رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَ مَالِیْ

”اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں، عفو اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں“

(ابوداؤد، السنن، ۴:۳۱۸، کتاب الادب، رقم: ۵۰۷۴)

بارہ ماہ کے اَوْرَاد و وَظائف

(اضافہ جدیدہ)

اور

عقائدِ صحیحہ و اعمالِ صالحہ

کا مختصر اور حسین مجموعہ

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

(بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

مؤلف

مفتی محمد راشد القادری

(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

(لیکچرار: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

آزاد پبلشرز

۵۶۔ اُردو بازار کراچی

☎: 32631839,32620178 FAX : (92-21) 32627659

website : www.azadpublishers.com

E-mail : azadpublishers@gmail.com

تقریظ مع اجازت نامہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی صدقے وطفیل یہ کتاب ”بارہ ماہ کے اَوراد و وَظائف“ مرتّب ہوکر آپ کے ہاتھوں میں آچکی ہے۔

اس کتاب میں روزمرّہ سے لے کر ہفتہ وار اور ماہ وار کے اَوراد و وَظائف کو مع نفلی عبادات کے مرتّب کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں موجود تمام اَوراد و وَظائف کی جائز کاموں کی نیّت کے ساتھ اجازت عام ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس سے مستفیض ہوکر قبر وحشر کی تیاری کے ساتھ ساتھ اپنے دینی و دنیاوی مسائل کو بآسانی حل کرسکیں۔

ربّ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ان اَوراد و وَظائف کا معمول بنانے والوں پر اپنی خصوصی رحمت و رضوان کی برسات عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امّت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

العارض:

محمد بشیر فاروق قادری

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

کتاب ---------- بارہ ماہ کے اَوْرَاد و وَظَائِف

بفیضانِ نظر -------- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ---------- مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کتاب ڈیزائنگ ------ سید سمیر حسین

ٹائیٹل ڈیزائنگ ------ محمد فیصل عطاری

ناشر --------- آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

website : www.azadpublishers.com

فہرست

عرض مؤلف

ایک بار پھر طباعت (Publication) کی دنیا میں ایک ایسا مجموعہ (Paragon Collection) جو مختصر بھی ہے اور جامع (Compendious) بھی جس میں روز مرّہ کے وظائف سے لے کر بارہ (۱۲) ماہ تک کے اوراد و وظائف، اور ساتھ ہی دنوں، مہینوں کی فضیلتیں اور ان کے اہم واقعات و شخصیّات کا تذکرہ موجود ہے۔

الحمد للہ ربّ العالمین اِس مجموعہ (Paragon Collection) کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بارہ ماہ کے اوراد و وظائف (Mediumism and Benefices) کے ساتھ ساتھ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کا بھی ذکر ہے۔ یوں تو اوراد و وظائف اور پنج سورہ، دہ سورہ کی طباعت کا سلسلہ تقریباً سوا چار سو سال سے جاری و ساری ہے، اور مسلمان ان کو پڑھ کر فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔

مگر ان شاء اللہ عزوجل ربّ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ یہ مجموعہ بھی ان مقبول اوراد و وظائف میں اپنی حیثیت آپ کا حامل ہوگا۔

میں حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اوراد و وظائف جمع کرنے میں میری مدد فرمائی، اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

مفتی محمد راشد القادری

(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

(لیکچرار: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فضائلِ ایّام

سات دنوں کے وظائف

حُجّۃُ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ان اوراد سے بہت کچھ پایا۔

جمعة المبارک : جمعہ کے دن اَللّٰهُ ھُو (سو۱۰۰) مرتبہ پڑھنے سے تنگی دور ہوجائے گی۔

ھفتہ: ہفتہ کے دن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (سو۱۰۰) مرتبہ پڑھنے سے تمام غم دور ہوجائیں گے۔

اتوار: اتوار کے دن یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (ایک ہزار ۱۰۰۰) مرتبہ پڑھنے سے غیب سے روزی ملے گی۔

پیر: پیر کے دن یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (ایک ہزار ۱۰۰۰) مرتبہ پڑھنے سے غیب سے روزی ملے گی۔

منگل: منگل کے دن صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (ایک ہزار ۱۰۰۰) مرتبہ پڑھنے سے ہر بلا ٹل جائے گی۔

بدھ: بدھ کے دن (ایک ہزار ۱۰۰۰) مرتبہ اِسْتِغْفَار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ) پڑھنے سے قبر کے عذاب سے نجات ملے گی۔

جمعرات : جمعرات کے دن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۔ (ایک ہزار ۱۰۰۰) مرتبہ پڑھنے سے مالا مال ہوجائیگا۔

اتوار کا دن

اتوار کی فضیلت

اتوار دنیا کے دنوں کا پہلا دن ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب محبوب خدا ﷺ سے اتوار کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

يَوْمُ غَرْسٍ وَّعِمَارَةٍ قَالُوْا كَيْفَ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ اِبْتِدَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلدُّنْيَا وَعِمَارَتُهَا

(غنیۃ الطالبین، ج ۲، ص ۷۳)

ترجمہ: ”یہ دن بونے اور عمارت بنانے کا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یہ کس طرح یارسول اللہ (ﷺ)؟ آپ نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اس کی عمارت کی ابتداء فرمائی“۔

اسی لئے اتوار کے دن کھیت بونا اور درخت لگانا اور مکان کی تعمیر کرنا باعث برکت ہے۔ اتوار نصرانیوں کی عید کا دن ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے قوم کو جمعہ کے دن عید منانے کا حکم فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہماری عید کے بعد یہودیوں کی عید ہو کیوں کہ یہودیوں کی عید ہفتہ کے روز ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اتوار کو عید کا دن بنایا کہ ان کے خیال کے مطابق یہ کاموں کی ابتداء کے لئے بہترین دن ہے۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۳)

اتوار کے دن کا روزہ

امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا!

صُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ وَخَالَفُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی

(غنیۃ الطالبین ص ۷۴)

ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھو اور یہودیوں اور نصرانیوں کی مخالفت کرو۔

اتوار کے دن کے نفل

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اتوار کے دن چار رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ''آمَنَ الرّسول'' سے لے کر (سورۂ بقرہ کے آخر تک) پڑھے۔ تو جس قدر نصرانی مردوں اور عورتوں کی تعداد ہے ان کی گنتی کے موافق اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نیکیاں عنایت فرماتا ہے اور اس کو ایک پیغمبر کا ثواب اور بھی مرحمت فرماتا ہے اور حج اور عمرہ کا ثواب بھی اس کے نام لکھ دیتا ہے۔ اور ہر ایک رکعت کے عوض میں ہزار نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر ایک حرف کے بدلے میں اس کو بہشت میں ایک شہر بخشتا ہے۔ جو مشک وازفر سے بھرا ہوا ہوگا۔

سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ سید الاولین والآخرین ﷺ نے فرمایا کہ اتوار کے دن نماز (نفل) بہت پڑھا کرو۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانو اور اگر کوئی اتوار کے دن نماز ظہر کے بعد یعنی جب فرض وسنتیں پڑھ چکے تو چار رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ السجدہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ ملک یعنی تبارک الذی پڑھے اور تشہّد کے بعد سلام پھیرے اور اس کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور اس کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ جمعہ پڑھے۔ سلام کے بعد جو حاجت رکھتا ہو، اپنے معبودِ حقیقی سے اس کی درخواست کرے اللہ کریم اپنے کرم سے اس کی وہ حاجت پوری فرمادے گا اور اسے دینِ نصاریٰ سے محفوظ رکھے گا۔

(غنیۃ الطالبین ص ۱۴۰، احیاء علوم الدین، ص ۲۰۴)

اتوار کی رات کے نفل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید الانس والجان ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی اتوار کی رات بیس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد یعنی سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ اور مُعَوِّذَتَیْن ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بعد از نماز سو مرتبہ اِستِغفار پڑھے اور سو مرتبہ اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے اِستِغفار کرے اور سید الانبیاء ﷺ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے اور خدا تعالیٰ کی طاقت اور قوت کی طرف متوجہ ہو اور پھر یہ پڑھے '' اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ اٰدَمَ صِفْوَۃُ اللّٰہِ وَفِطْرَتُہٗ وَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَ مُحَمَّدًا حَبِیْبُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ '' تو اس شخص کو ان لوگوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب دیا جائے گا جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹی ثابت نہیں کرتے۔

نیز اللہ کریم قیامت کے روز اس کو ان لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا جو امن پانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے کہ اسے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔ (احیاء علوم الدین جلد اول ص ۲۰۴، غنیۃ الطالبین جلد ثانی ص ۱۴۲)

پیر کا دن

پیر کے دن کی فضیلت اور اس کے اہم واقعات

پیر کا دن بڑا مبارک دن ہے۔ اس میں سفر اختیار کرنا اور تجارت وغیرہ کا کرنا باعث برکت ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ سے پیر

کے دن کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

يَوْمُ سَفَرٍ وَّتِجَارَةٍ كَيْفَ ذَالِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ سَافَرَ شِيْثُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلتِّجَارَةِ وَرَبِحَ فِيْ تِجَارَتِهٖ

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۴۳ ۷ کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۴۵)

”یہ سفر اور تجارت کا دن ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ! (ﷺ) یہ کس طرح؟ فرمایا۔ کہ حضرت شیث علیہ السلام نے اس روز تجارت کے لئے سفر اختیار فرمایا۔ اور تجارت میں (بڑا) نفع ہوا۔“

علماء حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے پیر کے دن کو سات فضیلتوں سے مخصوص فرمایا۔

۱۔ سیدنا ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیر کے روز آسمان کی طرف صعود فرمایا اور جنت میں داخل ہوئے۔

۲۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلی مرتبہ پیر کے روز طور پر تشریف لے گئے۔

۳۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ”وحدانیت“ پر دلیل پیر کے روز نازل ہوئی۔

۴۔ پیر کے دن سید العالمین ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

۵۔ پیر کے دن سیدنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام محبوب رب العالمین ﷺ پر پہلی مرتبہ وحی لائے۔

۶۔ امت کے اعمال پیر کے روز سید دوعالم ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں۔

۷۔ سید العالمین ﷺ نے پیر کے دن دارفانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرمائی۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ**۔ (کتاب السبعیات فی مواعظ البریات ص ۴۵)

محبوب رب العالمین ﷺ نے پیر کے روز مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور پیر کے

دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے (عجائب المخلوقات) اسی پیر مبارک کو مکہ معظّمہ فتح ہوا اور اسی روز سورۂ مائدہ نازل ہوئی (ماثبت بالسنۃ) پیر کا وہ مبارک روز ہے کہ جس میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور گنہگار مسلمانوں کی مغفرت ہوتی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید الانس والجان ﷺ نے فرمایا کہ جب پیر اور جمعرات کا روز آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور مولائے کریم ہر اس بندے کو جس نے شرک کا ارتکاب نہیں کیا ہوتا، بخش دیتا ہے۔ مگر جس آدمی کے دل میں اپنے بھائی کے ساتھ کینہ اور بغض ہوتا ہے اس کو مہلت دیتا ہے کہ وہ آپس میں صلح صفائی کرلیں۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۷۴)

پیر کے دن کا روزہ

قاعدہ ہے کہ اوقات فاضلہ اور ایام فاضلہ میں ہر عبادت کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ چونکہ پیر کا روز ایام فاضلہ میں سے ہے۔ یہی وہ دن ہے کہ جس میں مخلوقات کے لئے نعمت عظمیٰ نازل ہوئی۔ یعنی دونوں جہاں کے والی ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ خود سید العالمین محبوب رب العالمین ﷺ پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ (رواہ مشکوٰۃ شریف ۱۸۰)

رسالت مآب ﷺ سے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسی روز میری ولادت مبارک ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

نیز پیر کے روز لوگوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا اس روز روزہ رکھنا اللہ جلّ شانہٗ کو بہت پسند ہے۔ حدیث پاک میں ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرِضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے روز اعمال پیش کیے جاتے ہیں پس میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزہ دار ہوں۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۰)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ

رسول خدا ﷺ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(رواہ الترمذی والنسائی، مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۹)

پیر کے دن کے نفل

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ پیر کے روز جب آفتاب بلند ہو تو جو مسلمان اس وقت دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد ایک مرتبہ اور معوّذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دس مرتبہ استغفار پڑھے اور دس مرتبہ محبوبِ خدا ﷺ پر درود شریف بھیجے۔ تو خداوند کریم اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

اور ثابت بنانی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حبیب خدا شفیعِ روزِ جزاء ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی پیر کے روز بارہ رکعت نماز (نفل) پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر بارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے اور بارہ مرتبہ استغفار پڑھے۔ تو قیامت کے دن

ایک صدا کرنے والا اس کو پکار کر کہے گا کہ فلاں بن فلاں کہاں ہے وہ حاضر بارگاہِ الٰہی ہو اور بارگاہِ ایزدی سے اپنے ثواب کا حصہ حاصل کرے۔

جب وہ شخص حاضر ہوگا تو اس کو ایک ہزار بہشتی جوڑے دیئے جائیں گے اور اس کے سر پر بزرگی کا تاج رکھا جائے گا اور پھر اسے کہا جائے گا کہ بہشت میں داخل ہو۔ تو لاکھ فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک فرشتہ کے ہاتھ میں تحفہ ہوگا اور یہ فرشتے اس کے پیچھے چلیں گے یہاں تک کہ وہ ایک ہزار نورانی محلات سے گزرے گا۔

(احیاء علوم الدین، ج ۱ ص ۲۰۴ غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۴۰)

پیر کی رات کے نفل

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید الانس والجان ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پیر کی رات چار رکعت نماز نفل پڑھے۔

پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد دس بار پڑھے۔

دوسری رکعت میں الحمد شریف ایک بار اور قل ھو اللہ احد بیس مرتبہ پڑھے۔

تیسری رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد تیس مرتبہ پڑھے۔

چوتھی رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ احد چالیس مرتبہ پڑھے۔

پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے اور پچھتر مرتبہ سرور دو جہاں ﷺ پر درود شریف پڑھے۔ پھر بارگاہِ خداوندی میں اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے اس کی حاجت پوری فرمادے گا اور اس نماز کا نام نمازِ حاجت ہے۔

نیز سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی پیر کی رات اس طرح دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک بار اور قل ھو اللہ احد پچیس مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد پندرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ اور

پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا نام جنتیوں کی فہرست میں لکھ دے گا اگرچہ وہ دوزخ کے قابل ہو اس کے سب ظاہری گناہ بخش دے گا اور ہر آیت کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب لکھ دے گا۔ اگر وہ اس پیر سے لے کر دوسرے پیر کے درمیان مر گیا تو شہیدوں میں داخل ہوگا۔ (احیاء علوم الدین، جلد ا ص ۲۰۶۔ غنیۃ الطالبین جلد ۲ ص ۱۴۳)

منگل کا دن

منگل کا دن یومِ امراض ہے۔ اسی روز اللہ تبارک وتعالیٰ نے امراض کو پیدا کیا جیسا کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔

خَلَقَ اللّٰہُ الْاَمْرَاضَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَفِیْہِ اُنْزِلَ اِبْلِیْسَ اِلَی الْاَرْضِ وِفِیْہِ خَلَقَ اللّٰہُ جَھَنَّمَ وَفِیْہِ سَلَّطَ اللّٰہُ مَلَکُ الْمَوْتِ عَلٰی اَرْوَاحِ بَنِیْ اٰدَمَ وَفِیْہِ قَتَلَ قَابِیْلُ ھَابِیْلَ وَفِیْہِ تُوُفِّیَ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ وَفِیْہِ اِبْتَلٰی اَیُّوْبَ۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر للعلامۃ المنادی جلد اول ۴۷)

''اللہ تعالیٰ نے منگل کے روز امراض کو پیدا کیا اور منگل کے دن ابلیس زمین کی طرف اتارا گیا اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بنی آدم پر مسلّط کیا اور منگل کے روز قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور اسی روز سیدنا موسیٰ و سیدنا ہارون علیٰ نبینا وعلیہما السلام نے وفات پائی اور اسی دن میں سیدنا ایوب علیہ السلام مرض میں مبتلا ہوئے۔

نیز منگل کا دن خون کا دن ہے۔ کیونکہ اس دن خون جوش میں ہوتا ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اگر کوئی اس میں سینگی لگوائے یا فصد کرائے تو خون بند نہیں ہوتا اور بسا اوقات آدمی مر جاتا ہے۔

ابن جریر فرماتے ہیں کہ زہیر نے فرمایا ہے کہ ہمارے علم میں ہے کہ تین شخصوں نے

منگل کے روز سینگی لگوائی اور مر گئے مگر اس ساعت کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ لوگ سینگی لگوانے سے سارا دن پرہیز کریں تاکہ مصائب کا مقابلہ نہ کرنا پڑے۔ (فیض القدیر، جلد ثانی: ص ۵۴۹)

حدیث پاک میں ہے۔

اِنَّ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ یَوْمُ الدَّمِ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَایَرْقَاءُ

منگل کا روز خون کا دن ہے۔ اس میں ایک ساعت (لحظہ) ہے جس میں خون نہیں تھمتا۔ (جامع صغیر جلد ثانی ص ۹۴۵)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید العرب والعجم ﷺ سے منگل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

یَوْمُ دَمٍ قَالُوْا وَکَیْفَ ذَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِیْہِ حَاضَتْ حَوَّآءُ وَقَتَلَ اِبْنُ اٰدَمَ اَخَاہُ

خون کا دن ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس لئے کہ منگل کے روز حواء کو خون حیض جاری ہوا۔ اور آدم کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۳۷)

منگل کے دن کے نفل

یزید رقاشی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پُر نور شافع یوم النّشور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی آدمی منگل کے دن جب آفتاب بلند ہو تو دس رکعت نماز پڑھتا ہے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے تو ستّر دن تک اس آدمی کے اعمال نامہ میں اس کا کوئی گناہ درج نہیں ہوتا اور اگر ستّر دن کے اندر مر جائے تو اس کو شہید کا رتبہ عطا کیا جاتا ہے اور

اس کے ستّر برس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(احیاءعلوم الدین، جلداول، ص ۲۰۴، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۰)

منگل کی رات کے نفل

حبیب خدا شفیع روز جزا ﷺ نے فرمایا کہ جو منگل کی رات میں بارہ رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور اِذَاجَآءِ پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک ایسا محل بناتا ہے جس کے عرض وطول میں دنیا کی سات مثلیں سما جائیں۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۳)

احیاءعلوم الدین میں ہے کہ جو شخص منگل کی رات دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پندرہ مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پندرہ مرتبہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد پندرہ مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے تو اسے بہت ثواب ملے گا۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص منگل کی رات دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادے گا اور قیامت کے روز جنت میں داخل کرے گا۔ (احیاءعلوم الدین، جلداول ص ۲۰۴)

بدھ کا دن

بدھ کا روز (کفار کے لئے) منحوس ہے۔ سیدنا علی اور سیدنا جابر اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعاً روایت ہے کہ بدھ کا دن منحوس ہے اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مہینہ کا آخری بدھ دائمی منحوس ہے اور سیدنا انس بن

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ قَالَ نَحْسٌ قِيْلَ وَكَيْفَ ذَالِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَرَقَ اللّٰهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَاَهْلَكَ عَادًا وَّثَمُوْدَ

رسولِ خدا ﷺ سے بدھ کے دن کے متعلق دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ یہ دن منحوس ہے عرض کیا گیا کہ یہ کس طرح یارسول اللہ؟ (ﷺ) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس دن فرعون کو غرق کیا اور عاد اور ثمود کو ہلاک کیا۔ (مدارک، غنیۃ الطالبین ص ۳۷)

علمائے شرع فرماتے ہیں کہ بدھ کا دن منحوس ہے مگر کافروں کے لئے منحوس ہے اور مسلمانوں کے لئے مبارک دن ہے۔ (تفسیر صاوی جلد چہارم ص ۱۲۵)

کیونکہ بدھ کے دن کو یوم نور فرمایا گیا ہے۔ واقعی مسلمانوں کے لئے یوم نور ہے۔ اسی لئے بزرگان دین تدریس کی مجلس کا انعقاد بدھ کے روز فرماتے ہیں کیونکہ علم نور ہے۔ تو اس کی ابتداء نور کے روز ہی مناسب ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ بدھ کے روز ناخن تراشنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

بدھ کا روزہ

حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے گا تو اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت وزمرد سے محل تیار کیا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۷۳)

بدھ کے دن کے نفل

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربّ العالمین امام المتّقین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی بدھ کے روز جب آفتاب بلند ہو بارہ رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک مرتبہ آیت الکرسی اور تین

بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور تین مرتبہ معوّذتین پڑھے تو اس آدمی کو عرشِ الٰہی کے پاس سے ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے۔ اے خدا کے بندے ! تیرے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور قبر کے عذاب کی تنگی اور تاریکی بھی دور کر دی گئی ہے اور قیامت کی سختی سے بھی تجھے محفوظ رکھا گیا ہے اب تو آئندہ کے واسطے نیک عمل کر اور پھر اس دن اس کا عمل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔ (احیاء علوم الدین، جلد اول ص ۲۰۵، غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۴۱)

بدھ کی رات کے نفل

۱۔ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات دو رکعت نماز پڑھے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ دس بار پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ دس مرتبہ پڑھے تو ستر (۷۰) ہزار فرشتے ہر آسمان سے اترتے ہیں اور اس کا ثواب قیامت کے دن تک لکھتے رہیں گے۔ (احیاء علوم الدین، جلد اول ص ۲۰۶، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۳)

۲۔ سید دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات چھ رکعت پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ آخر آیت تک پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے: جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَاهُوَ اَهْلُهٗ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے ستر (۷۰) سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے دوزخ سے آزادی کی سند لکھ دیتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، جلد اول ص ۲۰۶)

جمعرات کا دن

جمعرات کی فضیلت

جمعرات کا دن ہفتہ بھر میں فضیلت والا دن ہے۔ حدیث پاک میں اس کی رات

کو روشن رات فرمایا گیا ہے۔ محبوبِ رب العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا۔

لَيْسَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمٌ وَّلَا لَيْلَةٌ تَعْدِلُ اللَّيْلَةَ الْغَرَّآءَ وَالْيَوْمَ الْاَزْهَرَ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن اور رات جمعرات اور جمعہ کے برابر نہیں۔

(جامع صغیر، جلد ۵ ص ۳۷۲)

اللہ تعالیٰ ہر ایک ہفتہ میں ۶ لاکھ کافروں کو اسلام کی توفیق عطا فرماتا ہے

حدیث شریف میں ہے کہ جمعرات اور جمعہ میں چوبیس ساعتیں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر ساعت میں چھ لاکھ کافروں کو اسلام کی توفیق دے کر دوزخ سے آزادی عطا فرماتا ہے۔

(فیض القدیر جلد ۵ ص ۳۹۵)

جمعرات کے روز بندوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں۔ تو اللہ کریم اپنے کرم سے ان کی مغفرت فرماتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو آپس میں بغض و عناد رکھتے ہیں یا قاطع رحم ہوں۔

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ
فَيَغْفِرُ اللّٰهُ اِلَّا مَاكَانَ مِنْ مُّتَشَاحِنِيْنَ اَوْقَاطِعُ رَحِمٍ

بروز پیر اور جمعرات اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتا ہے مگر بغض و عناد رکھنے والوں اور قطع رحم کرنے والوں کی مغفرت موقوف رکھتا ہے جب تک وہ باز نہ آئیں۔ (جامع صغیر جلد ۳ ص ۲۵۰)

اسی طرح جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر مومن بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے۔ سوائے اس شخص کے جو کسی بھائی سے عناد رکھتا ہو۔ حدیث پاک میں ہے۔

تُفۡتَحُ اَبۡوَابُ الۡجَنَّةِ یَوۡمَ الۡاِثۡنَیۡنِ وَیَوۡمَ الۡخَمِیۡسِ فَیَغۡفِرُ فِیۡهِمَا لِکُلِّ عَبۡدٍ لَا یُشۡرِكُ بِاللّٰهِ شَیۡئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتۡ بَیۡنَهٗ وَبَیۡنَ اَخِیۡهِ شَحۡنَاءُ فَیُقَالُ اُنۡظُرُوۡا هٰذَیۡنِ حَتّٰی یَصۡطَلِحَا

ترجمہ: بروز پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر مومن غیر مشرک کی مغفرت کی جاتی ہے سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض ہو۔ کہا جاتا ہے ان کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۴۲۷۰)

جمعرات کے روز جو کام باعث برکت ہیں

جمعرات کا دن اتنا بابرکت ہے کہ اس دن سفر پر جانا باعثِ ظفر و کامیابی ہوتا ہے۔ شہنشاہِ دو عالم ﷺ جنگ کے لئے جمعرات کے روز سفر کرتے تھے۔

کَانَ یُحِبُّ اَنۡ یَّخۡرُجَ اِذَا غَزَا یَوۡمَ الۡخَمِیۡسِ

سردار دو جہاں سید کون و مکاں ﷺ جب جنگ کے لئے جانا چاہتے تو جمعرات کے دن کو دوست رکھتے تھے۔

اور عام سفر بھی حضور اقدس ﷺ جمعرات کو اختیار فرماتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

کَانَ یَسۡتَحِبُّ اَنۡ یُّسَافِرَ یَوۡمَ الۡخَمِیۡسِ

حبیب خدا ﷺ جمعرات کے روز کو سفر کرنا دوست رکھتے تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سید العالمین ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری امت کو دشواری نہ ہوتی تو میں اس کو حکم دیتا کہ بدھ کے دن سفر نہ کریں بلکہ جمعرات کے روز سفر اختیار کریں مجھے یہی بات محبوب ہے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر جلد اول ص ۴۶)

امام قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعرات کا دن بڑا مبارک دن ہے خاص کر طلب حاجت اور ابتدائے سفر کے لئے اور صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعرات کو سفر پر جاتے تھے اور بڑے مال دار بن گئے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر جلد ثانی ص ۱۰۴)

اگر کسی شخص کی حاجت پوری نہ ہوتی ہو تو اسے جمعرات کے روز طلب کر لے ان شآء اللہ تعالیٰ ضرور پوری ہوگی۔

حدیث شریف میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا کہ جمعرات کا روز حاجتوں کے پورا ہونے کا دن ہے۔ جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ صلوات اللہ وسلامہ بادشاہ مصر کے پاس جمعرات کے دن تشریف لے گئے تو اس نے آپ کی حاجت پوری کی اور آپ کو ہاجرہ عطا کی۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۷۳)

علم حاصل کرنے کے لئے صبح سویرے بیٹھنا مندوب ہے۔ اور علم کا شروع کرنا یعنی کسی دینی کتاب کی ابتداء کرنی جمعرات کے روز خصوصاً صبح سویرے بہت بہتر ہے۔ اگرچہ بزرگان دین نے علم کی ابتداء بروز بدھ فرمائی ہے۔ کیونکہ بدھ یوم نور ہے اور علم بھی نور ہے۔ تاہم جمعرات کے دن علم کو شروع کرنا باعث برکت ہے۔ (فیض القدیر جلد دوم ص ۱۷)

بعض جامع علم و ولایت وصیت فرماتے ہیں کہ تالیف و قرأت کی ابتداء بروز پیر اور جمعرات ہونی چاہئے۔ (فیض القدیر جلد دوم ص ۱۷)

جمعرات کے دن ناخن اتارنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا اور پیڑو کے بال اکھیڑنا، یعنی پاکی حاصل کرنا، جمعرات کے دن اور غسل، خوشبو اور نیا لباس پہننا جمعہ کے دن۔ (جامع صغیر)

اور جمعہ کی رات سورۂ دخان کی تلاوت باعثِ برکت ہے اس سے پڑھنے والے کی بخشش ہوتی ہے اور اس کے لئے جنت میں محل تیار ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ اَوْیَوْمَ جُمُعَةٍ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ۔ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ۔

جوشخص سورۂ حم دخان جمعہ کی رات یا جمعہ کے روز پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں (عالی شان) محل تیار فرماتا ہے۔ (جامع صغیر جلد ۶ ص ۲۰۰)

جو جمعہ کی رات حٰمٓ دخان پڑھے گا اس کی بخشش کی جائے گی۔

جمعرات کا روزہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہفتہ میں تین دن بڑے شرف وفضل والے ہیں۔ وہ پیر، جمعرات اور جمعہ ہیں۔ ان میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ جس کا اجر و ثواب ان کی برکت سے بہت ملتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، جلد اول ص ۲۴۴)

حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ بروز پیر اور جمعرات روزہ رکھتے تھے۔ جب اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ پیر اور جمعرات بندگانِ خدا کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کی مغفرت کی جاتی ہے۔ سوائے ان دو کے جو آپس میں (کسی دنیاوی غرض سے) قطع تعلق رکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کرلیں۔ (جامع صغیر جلد ۵ ص ۱۶۸)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

جمعرات کے دن کے نفل

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا

کہ جوشخص جمعرات کے روز ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے اور پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیۃ الکرسی سو مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو رجب اور شعبان اور رمضان شریف کے روزہ رکھنے والوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔ نیز اس کو اتنا ثواب دیا جاتا ہے کہ جتنا خانہ کعبہ کے حاجیوں کو ملتا ہے اور اس کے واسطے اتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنے مومن ہیں۔

(احیاء علوم الدین جلد اول ص ۲۰۵، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۱)

جمعرات کی رات کے نفل

سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ جوشخص جمعرات کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ شریف اور پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پانچ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور پانچ مرتبہ معوذتین پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور ثواب اپنے والدین کو بخشے۔ تو ایسا کرنے سے اس نے اپنے ماں باپ کا حق ادا کر دیا اگرچہ وہ ان کا نافرمان بھی رہا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو صدیقوں اور شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(احیاء علوم الدین، جلد اول ص ۲۰۶، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۳)

۲۔ حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی جمعرات کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ شریف اور گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو گویا اس نے بارہ سال کے دنوں کا روزہ رکھا اور ان کی راتوں میں مصروفِ عبادت رہا۔ (احیاء علوم الدین جلد اول ص ۲۰۷)

جمعۃ المبارک کا دن

جمعہ کے دن کی فضیلت

جمعۃ المبارک کے فضائل بکثرت ہیں ان میں سے کچھ ذکر کیے جاتے ہیں۔

ا۔ قرآنِ مجید میں جمعۃ المبارک کا خصوصاً ذکر ہے جو اس کی فضیلت ظاہر کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O

اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (سورۂ جمعہ، آیت ۹)

۲۔ بخاری اور مسلم شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید الانس والجان ﷺ نے فرمایا ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے، سوا اس کے نہیں کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد۔ یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا۔ یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو۔ اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے فیصلہ ہو جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۹)

۳۔ مسلم اور ابوداؤد وترمذی اور نسائی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ سید دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اسی

میں سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۹)

۴۔ ابن ماجہ ابولبابہ بن عبد المنذر اور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ محبوبِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔

۲۔ اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔

۳۔ اور اسی میں انہیں وفات دی۔

۴۔ اور اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔

۵۔ اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی فرشتہ مقرب اور آسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۰)

۵۔ بخاری اور مسلم شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا۔

اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے، اس میں روایتیں بہت ہیں۔ ان میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضورِ اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت

ہے۔(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۰)

۶۔امام مالک اور ابوداؤد و ترمذی اور نسائی اور احمد سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں کوہِ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا۔ان کے پاس بیٹھا انہوں نے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کیں۔ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ حبیبِ خدا شفیعِ یومِ جزا ﷺ نے فرمایا بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انہیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوائے آدمی اور جنّ کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شئے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔

کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے سچ فرمایا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا یہ ہر سال میں ایک دن ہے۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔کعب نے غلط کہا ہے میں نے کہا۔پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کعب نے سچ کہا ہے۔پھر سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو۔کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہوسکتی ہے حضورِ

اقدس ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے اور وہ نماز کا وقت نہیں۔سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا حضورِ اقدس ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کسی مجلس میں انتظارِ نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا فرمایا تو ہے کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔(مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۹)

۷۔امام احمد اور ترمذی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعرات کی رات مرے گا اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے بچالے گا۔(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱)

۸۔ترمذی شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاط فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(سورۂ مائدہ، آیت ۳)

شانِ نُزول

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نُزول کو عید مناتے۔فرمایا کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ" پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل

ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نُزول کو بھی پہچانتا ہوں۔ وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا، آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔

خوشی کا دن منانے کا ثبوت

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے۔ ورنہ حضرت عمرو ابنِ عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ **اعظم نِعَمِ الٰهیّه** کی یادگار و شکر گزاری ہے۔

۹۔ جمعہ کا دن یوم غفران ہے حدیث شریف میں ہے۔

لَا یَتْرُكُ اللّٰهُ اَحَدًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا غُفِرَ

اللہ غفور جمعہ کے روز کسی (مسلمان) کو نہیں چھوڑتا مگر اس کی بخشش کی جاتی ہے۔
(جامع الصغیر جلد ۶ ص ۴۴۳)

۱۰۔ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے افضل ہے۔ حدیث مبارک میں ہے۔

اَفْضَلُ الْاَیَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

اللہ کریم کے نزدیک تمام دنوں سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ (جامع صغیر جلد دوم ص ۸۲)

جمعۃ المبارک کے روز نیک کام

چونکہ جمعہ کا روز تمام دنوں کا سردار ہے اور اس میں رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل کام باعث اجر و برکت ہیں۔

۱۔ درودِ رضویہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

یہ درود شریف اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن (سنِ وصال ۱۳۴۰ھ ہجری بمطابق 1921ء) نے یہ درود شریف ترتیب دیا ہے، اس کی خوبی یہ ہے کہ تین مختصر درودوں کو یکجا کر دیا گیا ہے لہذا جو شخص ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ حقیقتاً تین مرتبہ درود پڑھنے کے ثواب کا مستحق قرار پائے گا۔

یہ درود شریف ہر نماز کے بعد خصوصاً بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً وتکریماً) کی جانب منہ کر کے سو مرتبہ پڑھنے سے بے شمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ (الوظیفۃ الکریمۃ، صفحہ ۴۰) (پاک و ہند میں کعبہ شریف کی طرف رخ کرنے سے مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً وتکریماً) کی طرف بھی منہ ہو جاتا ہے)

اور جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں کے لوگ جمعہ کے دن فجر خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے، یونہی خواتین اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

چالیس (40) فائدے

اس کے چالیس فائدے جو معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں جو شخص رسولِ کریم ﷺ سے محبت، ذوق و شوق کی بناء پر پڑھے گا بے شمار برکتیں پائے گا۔

(۱) اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی تین ہزار ۳۰۰۰ رحمتیں اتارے گا۔

(۲) اس پر دو ہزار ۲۰۰۰ بار اپنا سلام بھیجے گا۔

(۳) پانچ ہزار ۵۰۰۰ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

(۴) اس کے پانچ ہزار ۵۰۰۰ درجے بلند فرمائے گا۔

(۵) اس کے پانچ ہزار ۵۰۰۰ گناہ معاف فرمائے گا۔

(۶) اس کے ماتھے (پیشانی) پر لکھ دیا جائے گا کہ یہ منافق نہیں ہے۔

(سعادۃ الدارین، ص ۲۳۹، القول البدیع ص ۱۰۳)

(۷) اس کے ماتھے (پیشانی) پر لکھ دیا جائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

(سعادۃ الدارین، ص ۲۳۹، القول البدیع ص ۱۰۳)

(۸) اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔

(سعادۃ الدارین، ص ۲۳۹، القول البدیع ص ۱۰۳)

(۹) پانچ ہزار فرشتے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ یا رسول اللہ ﷺ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا ہے، اور حضور اکرم ﷺ ہر مرتبہ کے درود پر ارشاد فرمائیں گے کہ فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

(۱۰) جب تک درود پڑھنے میں مشغول رہے گا اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔ (القول البدیع)

(۱۱) اللہ تعالیٰ اس کی تین سو حاجتیں پوری فرمائے گا دو سو دس (۲۱۰) حاجتیں آخرت کی اور نوّے (۹۰) حاجتیں دنیا کی۔ (القول البدیع ص ۱۰۲)

(۱۲) اس کے دین میں ترقی ہوگی۔ (افاداتِ رضویہ)

(۱۳) اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکات دے گا۔

(افاداتِ رضویہ، القول البدیع ص ۱۲۸)

(۱۴) اسے اپنا محبوب بنائے گا۔ (امام احمد رضا علیہ رحمۃ)

(۱۵) دلوں میں اس کی محبت رکھے گا۔ (القول البدیع ص ۱۰۲)

(۱۶) کسی رات خواب میں زیارتِ رسالت مآب ﷺ سے مشرّف ہوگا۔

(سعادۃ الدارین، ج ۱، ص ۲۹۵، ۲۹۴، القول البدیع ص ۱۰۲)

(۱۷) ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات)

(۱۸) اس کا دل منوّر ہو جائے گا۔

(۱۹) قبر و حشر کی ہولناکیاں (غم و پریشانیوں) سے پناہ میں رہے گا۔

(دلائل الخیرات)

(۲۰) قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوگا، جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (سعادۃ الدارین، ص ۲۰۶، القول البدیع ص ۱۰۲)

(۲۱) رسولِ کریم ﷺ کی شفاعت اس پر واجب ہوگی۔ (القول البدیع ص ۱۰۲)

(۲۲) رسولِ کریم ﷺ قیامت کے دن اس کے گواہ ہوں گے۔

(القول البدیع ص ۱۰۳)

(۲۳) میزان میں اس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری رہے گا۔ (القول البدیع ص ۱۰۲)

(۲۴) قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔ (شِفاء شریف)

(۲۵) حوضِ کوثر میں اس کے لئے نور ہوگا۔ (شِفاء شریف)

(۲۶) پل صراط پر آسانی سے گزرے گا۔ (دلائل الخیرات)

(۲۷) قبر و حشر میں اس کے لئے نور ہوگا۔ (دلائل الخیرات)

(۲۸) قیامت میں اس کے لئے نور ہوگا۔ (دلائل الخیرات، القول البدیع ص ۱۲۹)

(۲۹) رسولِ کریم ﷺ اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔ (القول البدیع)

(۳۰) اللہ تعالیٰ اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

اجتماعی طور پر پڑھنے کا حکم بھی حدیثِ مبارکہ میں ہے اور اس کے مزید فوائد یہ ہیں

(۳۱) فرشتے زمین سے آسمان تک (درودخوانوں) کے گرد جمع ہو کر سونے کے قلموں سے چاندی کے ورقوں پر ان کا درود لکھیں گے۔ (سعادۃ الدارین، ج ا ص ۲۰۳)

(۳۲) فرشتے کہیں گے ''ذکر کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے، زیادہ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ دے'' (سعادۃ الدارین، ج ا ص ۲۰۳)

(۳۳) ان کی دعا قبول ہوگی۔ (القول البدیع ص ۱۱۶)

(۳۴) حوران عین انھیں نگاہِ شوق سے دیکھیں گی۔ (القول البدیع ص ۱۱۶)

(۳۵) اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ رہے گا، یہاں تک کہ یہ کسی دوسری طرف متوجہ ہو جائیں یا باتیں کرنے لگیں۔ (سعادۃ الدارین، ج ا ص ۲۰۳)

(۳۶) جب اجتماعی طور پر مل کر درود شریف شروع کریں گے تو آسمان کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ (سعادۃ الدارین، ج ا ص ۲۰۳)

(۳۷) رحمتِ الٰہی انھیں ڈھانپ لے گی۔ (القول البدیع ص ۱۲۲)

(۳۸) سکینہ ان پر اترے گا، اللہ تعالیٰ عالمِ بالا میں ان کا ذکر فرمائے گا۔

(۳۹) سارا مجمع بخش دیا جائے گا۔

(۴۰) ان کی برکت ان کے ہم نشینوں کو بھی پہنچے گی اور وہ بھی بدبخت نہیں رہیں گے۔

(القول البدیع ص ۱۲۲)

نوٹ: خادمِ درودِ پاک (علّامہ مولانا محمد بشیر فاروق قادری سیلانی مدّظلہ العالی) کی یہ تمنّا ہے کہ ہر مسلمان اپنے گھر میں کچھ وقت نکال کر کم از کم آدھا گھنٹہ (یعنی قرآنِ

کریم کی تیس ۳۰ پاروں کی نسبت سے تیس ۳۰ منٹ) ایک چادر بچھا کر (ہو سکے تو دانے ڈال کر) گھر کے تمام افراد چھوٹے بڑے مل کر درودِ پاک کی محفل کو سجائیں، دانے وغیرہ ڈال کر ممکن نہ ہو تو تمام لوگ تسبیح لے کر اس محفل کو سجائیں اور برکتیں لوٹیں۔ اس محفل کی برکت سے وہ تمام فضیلتیں آپ کو عطا ہوں گی جو اوپر مذکور ہوئیں۔

۲۔ جمعہ کے دن اور اس کی رات کو بکثرت درود شریف پڑھنا چاہیے رحمۃ للعالمین ﷺ بہت خوش ہوتے ہیں۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ یَّشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَخْلُوْا مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ

فرمایا رسول خدا ﷺ نے جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں روزی دی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

حضور ﷺ کا عقیدہ

(کہ قبروں میں انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں)

مذکورہ حدیثِ مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں دنیاوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں اور

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس حدیث شریف کو روایت فرما کر اپنا (یعنی صحابہ) کا عقیدہ بھی ثابت کر دیا کہ ہم بھی انبیائے کرام علیہم السلام کو قبروں میں زندہ مانتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے

محدّثینِ کرام کا عقیدہ

امام ابن ماجہ علیہ الرحمۃ نے اپنی سنن میں اور علامہ خطیب تبریزی علیہ الرحمۃ نے مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کو روایت کر کے اپنا اپنا عقیدہ بھی ثابت کر دیا کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں دنیاوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔

(خصائص الکبریٰ، ج ۲ ص ۲۸۱)

اس سے معلوم ہوا کہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: بے شک حضور ﷺ باحیات ہیں انھیں روزی پیش کی جاتی ہے اور ان سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ا ص ۲۸۴)

سبحان اللہ! مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ نے بھی اپنا عقیدہ واضح کر دیا اور یہ بھی ثابت

کر دیا کہ حضور ﷺ حاجت طلب فرمانے والوں کی حاجت روائی بھی فرماتے ہیں۔

عقیدۂ اہلِ سنّت و جماعت

غزالیٔ زماں علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہمارا (اہلِ سنت و جماعت کا) عقیدہ یہ ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص رحمۃ للعالمین ﷺ حیاتِ حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں، اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں، سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، جانتے ہیں، کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کا جواب دیتے ہیں، چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرّفات فرماتے ہیں اور اپنے امتیوں کے احوال و اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ (مقالاتِ کاظمی، ج ۲ ص ۲)

۲۔ جمعہ کے دن یا رات کو سورۂ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے۔ نسائی و بیہقی بسند صحیح ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ جو شبِ جمعہ میں سورۂ کہف پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ معظّمہ تک نور روشن ہوگا۔

ابوبکر ابن مردویہ کی روایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت تک اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے وہ بخش دیئے جائیں گے۔

اور سورۂ حٰمٓ الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یا

رات میں سورۂ حٰمٓ الدخان پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کسی رات میں سورۂ حٰمٓ الدخان پڑھے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔ جمعہ کے دن یا رات میں جو سورۂ یٰسٓ پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم ص ۱۰۴)

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے تو دو جمعہ نہ گزریں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو غنی کر دے گا۔ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۰۸)

۳۔ جمعہ کے روز غرباء کو کھانا کھلانا باعث اجر وثواب ہے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے روز کسی غریب مسکین کو کھانا کھلائے پھر سویرے جامع مسجد کو جائے اور جب امام سلام پھیرے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ النَّارِ

پھر اپنی حاجت کے لیے دعا مانگے اس کی دعا قبول ہوگی۔ (نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۰۸)

۵۔ جمعہ کے دن بیمار پُرسی کرنا، جنازہ پڑھنا، صدقہ کرنا بہت ثواب کا باعث ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَصْبَحَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ صَائِماً وَعَادَ مَرِیْضاً وَشَهِدَ
جَنَازَةً وَتَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَقَدْ اَوْجَبَ

ترجمہ: جو جمعہ کے دن روزہ رکھے اور بیمار کی بیمار پُرسی کرے اور جنازہ میں حاضر ہو اور خیرات کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (جامع صغیر ج ۶ ص ۸۶)

۶۔ جمعہ مبارک کے روز ناخن ترشوانا بیماری سے شِفا ہے اور فقر و فاقہ دور ہوتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز ناخن تراشے تو اللہ تعالیٰ اس کی بیماری کو دور کرتا ہے اور صحت مرحمت فرماتا ہے۔

علامہ اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے روز ہاروں رشید کے پاس حاضر ہوا تو وہ ناخن تراش رہے تھے اور فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن ناخن تراشنا سنت ہے اور اس سے افلاس وغربت دور ہوتی ہے۔ میں نے کہا امیر المومنین! کیا تم بھی غربت سے ڈرتے ہو؟ تو کہا کہ مجھ سے زیادہ غربت سے ڈرنے والا کوئی نہیں۔ (عجائب المخلوقات ص ۴۳)

خود محبوب رب العالمین ﷺ جمعہ کے روز ناخن وغیرہ ترشواتے تھے اور امت کو اس کا حکم دیا ہے۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلُمُ اَظْفَارَهٗ وَيَقُصُّ
شَارِبَهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ يَّرُوْحَ اِلَى الصَّلٰوةِ

سرور کائنات ﷺ جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے ناخن تراشتے اور مونچھیں کاٹتے تھے۔ (جامع صغیر ج ۵ ص ۸۳۲)

اور فرمایا:

مَنْ قَلَمَ اَظْفَارَهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حُفِظَ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ

جو شخص یوم جمعہ ناخن ترشوائے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک محفوظ رہے گا۔
(نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۱۲)

۷۔ جمعہ کے دن غسل کرنا، خوشبو لگانا اور مسواک کرنا باعث ثواب اور سنت ہے۔ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا

يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيُدْهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْيَمَسَّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اِثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يَنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔

جوشخص جمعہ کے دن نہائے اور جس کوطہارت کی استطاعت ہوکرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دوشخصوں میں جدائی نہ کرے (یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں تو انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور جو نماز اس کے لیے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئی مغفرت کی جاتی ہے۔ (رواہ البخاری، مشکوۃ ص ۱۲۲)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِيْ قَبْلَهَا۔

ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو ملے پھر نماز جمعہ کو آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر نماز پڑھے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھی ہے پھر چپ رہے جب امام نکلے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو تو یہ ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی جو اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ میں ہوں۔ (رواہ ابوداؤد، مشکوۃ ص ۱۲۲)

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعہ میں فرمایا! کہ اے مسلمانوں کے گروہ! بے شک اس دن (جمعہ) کو اللہ تعالیٰ نے عید بنایا ہے۔ پس نہاؤ اور جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے مل لینا مضر نہیں یعنی خوشبو استعمال کرو اور مسواک لازم پکڑلو۔

(رواہ مالک، مشکوۃ ص ۱۲۳)

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا

رسول خدا ﷺ نے فرمایا! جو نہلائے اور نہائے جمعہ کے دن اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام کے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے ایک سال کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس کے لیے اجر ہے۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ، مشکوۃ ص ۱۲۲)

فائدہ: اس حدیث پاک میں آیا ہے کہ ''نہلائے''۔ اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ دوسرے مسلمان کو نہانے کا سامان، تیل صابن، پانی وغیرہ مہیا کرے تا کہ وہ نہا سکے اور دوسرا یہ کہ اپنی عورت سے جماع کرے۔ اہل علم حضرات کے نزدیک اس روز اپنی

عورت سے صحبت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ کی وضاحت

اگر غسل جنابت صبح کیا یا ایسے وقت غسل کیا کہ جس کے بعد جمعہ یا عیدین ادا نہ کر سکے تو پھر جمعۃ المبارک اور عیدین کے دن کے غسل کی فضیلت پانے کے لئے دوبارہ ایسے وقت میں غسل کریں کہ اسی غسل سے بآسانی نماز ادا کرلیں۔ درمختار وشامی ج ا ص ۱۵۸ میں ہے: جنب (جس پر غسل فرض ہو) نے جمعہ یا عید کے دن غسل جنابت کیا اور جمعۃ یا عید وغیرہ کی نیت بھی کرلی سب ادا ہو گئے اگر اُسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کرے۔

۸۔ جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو جمعہ کے روز پہنے اور چاہئے کہ پرانا کپڑا کسی غریب کو دے دے۔ محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْباً جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلَ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمِدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سَتْرِ اللّٰهِ حَیًّا وَمَیِّتًا

جو شخص نیا لباس پہنے پس کہے اللہ کی تعریف ہے جس نے مجھے وہ لباس پہنایا ہے جس سے میں اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے خوب صورتی حاصل کرتا ہوں پھر پرانے کپڑے کی طرف قصد کرے اور اس کو صدقہ کر دے تو وہ اللہ کی حفاظت اور حجاب میں ہوگا زندگی میں بھی اور موت میں بھی (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ص ۳۷۷)

۹۔ جمعہ مبارک کے دن بہترین لباس اپنی بساط کے مطابق پہن کر جامع مسجد جائے۔ کیونکہ جمعہ بھی عیدوں میں سے ایک عید کا دن ہے خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ ﷺ خود اچھا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے اور اپنے غلاموں کو بھی اچھا لباس پہننے کا حکم فرمایا کرتے

تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے واسطے دو کپڑے (خاص) تھے۔ جن کو جمعہ کے روز زیبِ تن فرمایا کرتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تو ہم ان کو لپیٹ کر رکھ دیتے تھے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر للمناوی جلد پنجم ص ۷۴)

اور سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کے لیے ایک خاص قسم کی چادر تھی جس کو آپ دونوں عیدوں اور جمعہ مبارک کے دن پہنا کرتے تھے۔
(جامع صغیر جلد ۵ ص ۱۷۴)

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰی اَحَدُكُمْ اِنْ وُجِدَ اَنْ یَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰی ثَوْبِیْ مِهْنَتِهٖ

رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا! تم پر کوئی حرج نہیں کہ اگر میسر ہوں تو دو کپڑے جمعہ کے دن کے لیے بنائے سوائے دو کپڑے خدمت کے (یعنی گھر میں کام کاج کے لیے جو کپڑے پہنے جاتے ہیں ان کے علاوہ) اچھے کپڑے جمعہ کے روز پہنے۔ (رواہ ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۲۲)

اور کپڑے صاف ستھرے ہوں اور سفید رنگ کے ہوں۔ کیونکہ ان میں نظافت اور پاکیزگی زیادہ ہوتی ہے محبوبِ رب العالمین ﷺ نے بھی سفید لباس پہننے کا حکم دیا ہے فرماتے ہیں۔

اَلْبِسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

سفید لباس پہنو۔ بے شک وہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ پسندیدہ ہے اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو۔ (رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

اور ہر روز بالعموم اور جمعہ مبارک کو بالخصوص دستار (عمامہ شریف) باندھنی چاہیے۔ یہ فرشتوں کی علامت ہے یوم بدر فرشتوں نے اپنے سروں پر دستار باندھی ہوئی

تھی۔رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عَلَيْكُمْ بِالْعَمَآئِمِ فَاِنَّهَا سِيْمَاءَ الْمَلَآئِكَةِ وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ

دستاروں کو لازم پکڑو بے شک یہ فرشتوں کی علامت ہے اور ان کی طرفوں کو پشت کی جانب چھوڑو۔(مشکوۃ شریف ص ۳۷۷)

اور فرمایا:۔

اِنَّ اللهَ وَمَلآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَصْحَابِ الْعَمَآئِمِ

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے عمامہ باندھنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(احیاء علوم الدین، جلد اول ص ۱۸۷)

اور علمائے دین فرماتے ہیں کہ دستار کے ساتھ ایک نماز پڑھنی پچیس نمازوں سے جو بغیر دستار کے ہوں، افضل ہے اور ایک جمعہ دستار کے ساتھ پڑھنا ستر جمعوں سے افضل ہے جو بغیر عمامہ کے ہوں۔(نزہۃ المجالس جلد اول ص ۱۱۲)

۱۰۔ جمعہ کی پہلی اذان سنتے ہی جمعہ پڑھنے کے لیے جامع مسجد میں پہنچ جانا چاہیے اس میں اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا اونٹ کی قربانی کا ثواب ہوتا ہے۔سرکارِ مدینہ ﷺ فرماتے ہیں۔

اِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَآئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمِثْلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِىْ يَهْدِىْ بُدْنَةً ثُمَّ كَالَّذِىْ يَهْدِىْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دُجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوُوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں۔سب سے پہلا پھر اس کے بعد والا سب سے اول آنے والا

ایسا ہوتا ہے کہ اونٹ کی قربانی کی ہو۔پھر اس کے بعد ایسا ہے کہ گائے کی قربانی کی ہو، پھر دنبہ، پھر مرغی، پھر انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔پھر جب امام خطبہ کو نکلا تو فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔(مشکوۃ ص ۱۲۲)

۱۱۔ جمعہ کے روز ہر مسلمان، آزاد، تندرست، عاقل، بالغ، شہری پر نمازِ جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔اس کے تارک پر شدید وعید ہے۔کہیں فرمایا گیا ہے کہ تارک کے دل پر مہر کر دی جائے گی اور کہیں فرمایا کہ وہ منافق ہے، البتہ عورت اور مسافر اور بچے اور غلام اور بیمار پر یہ نماز فرض نہ ہوگی۔(عام کتب فقہ)

۱۲۔ جمعہ کے روز نکاح کرنا باعثِ برکت ہے اور سنتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سردارِ دو جہاں سید کون و مکاں ﷺ سے جمعہ کے دن کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دن خطبہ پڑھنے اور نکاح کرنے کا ہے کیوں کہ اکثر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسی دن میں نکاح کیا۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۷۳)

علمائے دین ارشاد فرماتے ہیں کہ سات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام علیہم الرضوان نے جمعہ کے روز نکاح کیے۔

۱۔سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور اماں حواء رضی اللہ عنہا نے۔

۲۔سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت زلیخا رحمۃ اللہ علیہا نے۔

۳۔سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت صفورا رحمۃ اللہ علیہا نے۔

۴۔سیدنا سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ملکہ بلقیس رحمۃ اللہ علیہا نے۔

۵۔احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے۔

۶۔ سید العالمین و محبوب رب العالمین ﷺ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے۔

۷۔ سیدنا شیرِ خدا علی المرتضیٰ اور فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

(کتاب السبعیات، ص ۱۱۲ تا ۱۲۸)

جمعہ کے دن کے نوافل

سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوبِ رب العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا سارا دن نماز پڑھنے کے واسطے ہے جو مسلمان جب کہ آفتاب نیزہ بھر بلند ہو یا اس سے کچھ زیادہ تو اس وقت کامل وضو کرے اور ایمان و یقین سے ضحیٰ (چاشت) کی دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دو سو نیکیاں اس کو عطا فرماتا ہے اور اس کی دو سو برائیاں دور کر دیتا ہے۔

اگر کوئی چار رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے چار سو درجے بہشت میں بلند کرتا ہے۔

اگر کوئی آدمی آٹھ رکعت نماز پڑھے تو اللہ کریم اس کے لیے آٹھ سو درجے جنت میں بلند کرتا ہے اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

اگر کوئی بارہ رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دو ہزار اور دو سو نیکیاں مرحمت فرماتا ہے اور دو ہزار دو سو گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں دو ہزار دو سو درجے بلند کرتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، جلد اول ص ۲۰۵، غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیدِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے روز جامع مسجد میں داخل ہوا اور نماز سے پہلے چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچاس مرتبہ پڑھے تو مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لے گا۔ (احیاء علوم الدین، جلد اول ص ۲۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی

مسلمان جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر آفتاب نکلنے تک مسجد میں بیٹھا رہے اور خدا کو یاد کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اسے ستر درجے بہشت میں عطا فرمائے گا اور ہر درجہ کے درمیان اس قدر فاصلہ ہوگا جتنا کہ تیز رفتار گھوڑا جو ستّر ۷۰ سال دوڑ کر طے کرے۔

اور اگر کوئی جمعہ کی نماز با جماعت پڑھے تو اس کو بہشت میں پچاس درجے عطا کیے جائیں گے اور ہر درجہ کے درمیان اس قدر فاصلہ ہوگا جتنا تیز گام گھوڑا پچاس سال میں دوڑ کر فاصلہ طے کرتا ہے۔

اور جو کوئی عصر کی نماز با جماعت ادا کرتا ہے تو وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے آٹھ غلاموں کو آزاد کیا ہو۔

اور اگر کوئی مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو گویا وہ ایک مقبول حج اور مقبول عمرہ ادا کرتا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان جمعہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان دو رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پچیس مرتبہ پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بیس مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد پچاس مرتبہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" پڑھے تو یہ شخص اپنے مرنے سے پہلے خواب میں اپنے پروردگار کی زیارت کا شرف حاصل کر لے گا اور یہ بھی دیکھ لے گا کہ بہشت میں میری جگہ کہاں ہے۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۱)

ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! ﷺ ہم لوگ مدینہ طیبہ سے بہت فاصلہ پر ایک جنگل میں رہتے ہیں اور اتنی طاقت نہیں کہ ہر جمعہ میں ہم آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوسکیں۔ آپ مجھے کوئی ایسی تدبیر بتا دیں کہ میں اپنی قوم میں جمعہ کی فضیلت اور جماعت کی حاضری کی بزرگی حاصل کرسکوں اور اپنی قوم کے لوگوں کو بھی اس سے خبردار کروں۔

تو اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اعرابی! جمعہ کے دن جب آفتاب بلند ہو تو اس وقت دو رکعت نماز پڑھا کر اور اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھنا۔ سلام کے بعد بیٹھ کر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھنا اور اس کے بعد چار چار رکعت کر کے آٹھ رکعت نماز پڑھنا اور سلام کے بعد ستر مرتبہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِّیِ الْعَظِیْمِ" پڑھنا اس خدا کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جو مومن مرد یا عورت اس نماز کو ویسا ہی ادا کرے جیسا میں نے فرمایا ہے تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ بہشت میں داخل ہوگا اور ابھی وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ اللہ کریم اس کے ماں باپ کو بخش دے گا۔ جب کہ وہ مسلمان ہوں گے اور عرش کے نیچے سے ایک پکارنے والا یہ صدا دے گا کہ جس قدر تو نے پہلے گناہ کیے تھے وہ سب بخش دیئے گئے ہیں اور اب نئے سرے سے عمل شروع کر۔ (اور آپ نے اس نماز کی بڑی فضیلت بیان فرمائی)۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۱۴۲)

سنیچر (ہفتہ) کا دن

سنیچر کا دن یہودیوں کی عید کا اور عبادت کا دن ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ وہ ہفتہ بھر میں ایک دن ایسا مقرر کریں جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کریں۔ تو انہوں نے سنیچر کا دن عبادت کے لیے پسند کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دن اشیاء کو پیدا کرنے سے فراغت حاصل کی تھی۔ العیاذ باللہ۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۳)

گویا ان بدمذہبوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ سنیچر کے روز چھٹی کرتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ عقیدہ سراسر اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر روز نئے کام میں ہوتا ہے۔ سنیچر کا دن مکروفریب کا دن ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سرکارِ مدینہ ﷺ سے دنوں کے متعلق پوچھتے تھے۔ جب سنیچر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دن مکروفریب کا دن ہے۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے؟ تو فرمایا کہ اہلِ قریش نے اسی دن دارالندوہ میں میرے ساتھ مکروفریب کیا تھا۔ (غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۷۳)

دارالندوہ ایک سرائے کا نام ہے جس کو اہلِ مکہ نے تعمیر کیا تھا۔ اس میں قریش کے تمام سردار جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ کسی طرح رسول خدا ﷺ کو معاذ اللہ شہید کردیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ یہاں سے ہجرت کرجائیں۔

سنیچر (ہفتہ) کے دن کا روزہ

سنیچر کے دن روزہ رکھنے میں بڑا ثواب ہے۔ محبوب کبریا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! تم ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھو۔ اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔

(غنیۃ الطالبین جلد دوم ص ۷۴)

سنیچر (ہفتہ) کے دن کے نفل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمۃ لِّلعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سنیچر کے دن چار رکعت نماز ادا کرے اُسے ہر حرف کے عوض ایک سال کے دنوں کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام کا اجر، عنایت فرماتا ہے اور ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور قیامت کے روز انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداءِ عظام کے ساتھ عرشِ الٰہی کے نیچے جگہ پائے گا۔

(احیاءعلوم الدین، ج ۱ ص ۲۰۵ غنیۃ الطالبین)

سنیچر کی رات کے نفل

سید العالمین خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی سنیچر کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نفل ادا کرے تو اس کے لیے جنت میں محل تیار کیا جاتا ہے اور گویا اس نے ہر مومن مرد اور مومنہ عورت پر صدقہ کیا اور یہودیت سے بیزار ہو جاتا ہے اور اللہ کریم کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے۔

(احیاءعلوم الدین، ج ۱ ص ۲۰۷، غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۴۴)

فضائلِ شُہُور

بارہ مہینوں کا بیان

قرآنِ کریم فرقانِ حمید کے پارہ ۱۰ سورۂ توبہ کی آیت ۳۶ میں ربّ تعالیٰ نے بارہ مہینوں کا ذکر اس طرح فرمایا:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔ (سورۂ توبہ، آیت نمبر ۳۶)

چار حرمت و عزّت والے مہینے

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''خزائن العرفان فی تفسیر القرآن'' میں فرماتے ہیں: تین متّصِل ذوالقعدہ و ذوالحجّہ، محرّم اور ایک جدا رَجَب۔ عرب کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قِتال حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔

عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ ان مہینوں کی عزّت اور حرمت یہ ہے کہ ان میں عبادت کرنے کا بہت ثواب ملتا ہے اور اسی طرح ان میں گناہ کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان مہینوں میں کثرت سے عبادت کرنی چاہئے اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا

چاہئے۔زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگ ان کی حرمت کے قائل تھے اسلام نے اس حرمت کو باقی رکھا۔اہلِ عرب ان مہینوں میں تلواریں اپنے نیام میں ڈال دیتے تھے اور لوٹ مار سے رُک جاتے تھے۔لوگ اپنے دشمنوں سے بے خوف ہوجاتے تھے یہاں تک کہ آدمی اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے ملتا تھا تو وہ اس سے کچھ تعرض نہ کرتا تھا۔(عجائب المخلوقات)

اسلامی مہینوں کے نام

(۱) مُحرّم الحرام (۲) صفر المظفّر (۳) ربیع الاوّل (۴) ربیع الثانی
(۶) جمادی الاخریٰ (۵) جمادی الاولیٰ (۷) رَجَب المرجّب (۸) شعبان المعظّم
(۹) رمضان المبارک (۱۰) شوال المکرم (۱۱) ذوالقعدہ (۱۲) ذوالحجّہ

محرّم الحرام

اسلامی سال کے پہلے مہینہ کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے اور محرّم کو محرّم اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس ماہ میں جنگ وقتال حرام ہے۔یہ بہت ہی عظمت و برکت والا مہینہ ہے، جو ہمیں صبر و ایثار کا درس دیتا ہے۔اس ماہِ مبارک میں عبادت کرنے اور روزہ رکھنے کے بارے میں متعدد فضائل وارد ہوئے ہیں، نیز اسی ماہ میں یومِ عاشورہ ہے جو اپنی خصوصیات میں ممتاز ہے۔

محرّم الحرام کے اہم واقعات

عاشورہ (دس ۱۰ محرّم الحرام) کے دن:۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے عرش پر اپنی شان کے لائق استواء فرمایا۔

(۲) پہلی رحمت نازل ہوئی۔ (۳) اسی دن قلم

(۴) عرش (۵) کرسی

(۶) آسمان (۷) زمین

(۸) سورج (۹) چاند

(۱۰) ستارے (۱۱) جنت پیدا کیے گئے

(۱۲) پہاڑوں (۱۳) سمندروں کو پیدا کیا گیا۔

(۱۴) سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(۱۵) سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۱۶) سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کو جنت میں داخل کیا گیا۔

(۱۷) سیدنا نوح علیہ السلام کشتی سے سلامتی کے ساتھ اترے اور شکریہ کے طور پر روزہ رکھا، اور دوسروں کو روزہ کا حکم دیا۔

(۱۸) سیدنا ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(۱۹) سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر نارِ نمرودی گلزار ہوئی۔

(۲۰) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(۲۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔

(۲۲) سیدنا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے۔

(۲۳) سیدنا یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی۔

(۲۴) سیدنا یوسف علیہ السلام قید سے آزاد ہوئے۔

(۲۵) سیدنا یوسف علیہ السلام کنوئیں سے باہر تشریف لائے۔

(۲۶) سیدنا موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

(۲۷) سیدنا موسیٰ علیہ السلام جادوگروں پر غالب آئے۔

(۲۸) سیدنا ایوب علیہ السلام نے مرض سے شِفاء پائی۔

(۲۹) سیدنا یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آئی۔

(۳۰) سیدنا ادریس علیہ السلام کو جنت کی طرف اٹھایا گیا۔

(۳۱) سیدنا سلیمان علیہ السلام کو بادشاہی ملی۔

(۳۲) سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے مرتبۂ شہادت پایا۔

(۳۳) بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑا گیا۔

(۳۴) فرعون اور اس کا لشکر غرق ہوا۔

(۳۵) عاشورہ کے دن اصحابِ کہف کروٹیں بدلتے ہیں۔

(۳۶) آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی اور اسی دن کا روزہ گزشتہ امتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن کا روزہ رمضان المبارک سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا (مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۶۵۰)

(بحوالہ، فیض القدیر ج ۳، عجائب المخلوقات، ص ۴۴، غنیۃ الطّالبین، ج ۲ ص ۵۳)

عاشورہ کے دن کے نیک اعمال

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک ایک درجہ جنت میں بلند فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۵۳)

عاشور کے روز غسل کرنا مرض و بیماری سے بچاؤ کا سبب ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ
لَمْ یَمْرَضْ مَرَضاً اِلَّا مَرَضَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا تو وہ

مرضِ موت کے سوا کسی مرض میں مبتلا نہ ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۵۳)

عاشورہ کے روز گناہوں اور معاصی سے توبہ کا حکم

سیّدنا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی اور حکم ہوا۔

مُرْ قَوْمَكَ اَنْ یَّتُوْبُوْا اِلَیَّ فِیْ عَشْرِ الْمُحَرَّمِ فَاِذَا کَانَ
فِی الْیَوْمِ الْعَاشِرِ فَلْیَخْرُجُوْا اِلَیَّ اَغْفِرْ لَھُمْ۔

ترجمہ: اپنی قوم کو حکم دو کہ دس محرّم الحرام کو توبہ کریں اور جب عاشورہ کا دن ہو تو وہ میری طرف نکلیں (یعنی توبہ کریں) میں ان کی مغفرت فرمادوں گا۔

(فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ج ۳ ص ۴۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عاشورہ کے روز آنکھوں کا علاج

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنِ اکْتَحَلَ بِالْاِثْمِدِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ یَرْمِدْ اَبَداً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عاشورہ کے روز سرمۂ اثمد آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

(شعب الایمان، ج ۳ ص ۳۶۷)

وضاحت حضرت مولانا علی قاری رحمۃ اللہ الباری اپنی کتاب ''موضوعاتِ کبیر'' میں فرماتے ہیں کہ عاشورہ کے روز آنکھوں میں سرمہ لگانا خوشی کے اظہار کے لئے نہ ہو۔ کیونکہ یہ خارجی لوگوں کا فعل ہے کہ وہ اس میں خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ حدیث شریف پر عمل کرنے کے لئے آنکھوں میں سرمہ ڈالنا چاہیئے۔ (موضوعاتِ کبیر)

عاشورہ کے دن اہل وعیال پر خرچ کی برکات

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وُسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِی النَّفْقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ، وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَائِرَ سَنَتِہٖ قَالَ سُفْیَانُ : اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاہُ ، فَوَجَدْنَاہُ کَذٰلِکَ۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و برﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل وعیال کے کھانے پینے میں خوب زیادہ فراخی اور کشادگی کرے گا یعنی زیادہ کھانا تیار کرا کر خوب پیٹ بھر کر کھلائے گا اللہ تعالٰی سال بھر تک اس کے رزق میں وسعت اور خیر و برکت عطا فرمائے گا۔ (ماثبت من السنۃ اشہر المحرم، صفحہ ۱۷)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔

(مشکوۃ شریف، ص ۱۷۰)

حضرت محبوب سبحانی قطب ربّانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین، جلد ۲ صفحہ ۵۴ پر فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے پچاس سال اس کا تجربہ کیا تو وسعت ہی دیکھی۔

اسی طرح علامہ مناوی فیض القدیر جلد ۶ ص ۲۳۶ میں لکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو اس کو صحیح پایا اور سیدنا ابن عیینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے پچاس یا ساٹھ سال اس کا تجربہ کیا تو وسعت ہی پائی۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس دسویں محرم کو وسیع پیمانہ پر کھانا پکانا اور کھلانا چاہئے۔

عاشورہ کے دن بیمار پُرسی کا ثواب

مَنْ عَادَ مَرِیْضاً یَوْمَ عَاشُوْرَاءِ فَکَاَنَّمَا عَادَ وَلَدَ اٰدَمَ۔

ترجمہ: جو کوئی عاشورہ کے روز مریض کی بیمار پرسی کرے، گویا کہ اس نے تمام بنی آدم کی بیمار پرسی کی۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۵۴)

عاشورہ کے دن پانی پلانے کا ثواب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ : مَنْ سَقٰی شَرْبَۃً مِنْ مَّاءٍ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَکَاَنَّمَا لَمْ یَعْصِ اللّٰہَ طُرْفَۃَ عَیْنٍ۔

ترجمہ: رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عاشورہ کے دن لوگوں کو پانی پلایا گویا اس نے تھوڑی دیر کے لئے بھی اللہ تعالٰی کی نافرمانی نہیں کی۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۵۴)

عاشورہ کی خیرات کی برکات

عاشورہ کے روز ملک ''رے'' میں قاضی صاحب کے پاس ایک سائل آ کر عرض گزار ہوا: میں ایک بہت نادار وعیال دار آدمی ہوں آپ کو یوم عاشوراء کا واسطہ! میرے لیے دو سیر روٹی، پانچ سیر گوشت، اور دس درہم کا انتظام فرما دیجئے، اللہ تعالٰی آپ کی عزت میں برکت دے۔ قاضی صاحب نے کہا: ظہر کے بعد آنا۔ فقیر ظہر کے بعد آیا تو کہا: عصر کے بعد آنا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا۔ تب بھی کچھ نہیں دیا۔ خالی ہاتھ ہی ٹرخا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک نصرانی (کرسچین) کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مقدس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ جواب دیا: آج یوم عاشوراء ہے۔ یہ کہنے کے بعد عاشورہ کے کچھ فضائل بیان کیے۔ اس نے سن کر کہا کہ آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا، اپنی ضرورت بیان کیجئے۔ سائل

نے اس سے بھی وہی ضرورت بیان کر دی۔ اس آدمی نے دس بوری گیہوں، دو سیر گوشت اور بیس درہم پیش کرتے ہوئے کہا، یہ آپ کے اہل وعیال کے لیے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت وحرمت کے صدقے مقرر رہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے نظر اٹھا کر دیکھ! جب نظر اٹھائی تو دو عالی شان محل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سرخ یاقوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے مگر چونکہ تم نے اسے دھکے کھلانے کے باوجود بھی کچھ نہ دیا اس لیے اب یہ دونوں محل فلاں نصرانی (کرسچین) کے لیے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو نصرانی (کرسچین) کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی ''نیکی'' کی ہے؟ اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی نیکی مجھے بیچ دو۔ نصرانی نے کہا: میں روئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، رب العزت جلّ جلالہٗ کی رحمت وعنایت بہت خوب ہے۔ لیجئے میں مسلمان ہوتا ہوں یہ کہہ کر اس نے پڑھا: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد اس کے بندۂ خاص اور اس کے رسول (ﷺ) ہیں۔ (روض الریاحین، صفحہ ۱۵۲)

سارا سال امراض سے حفاظت

مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: محرم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا۔ بال بچوں کے لیے دسویں محرم کو خوب اچھے

اچھے کھانے پکائے تو ان شاء اللہ عزوجل سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر شہیدِ کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہت مجرب (یعنی مؤثر و آزمودہ) ہے۔ اسی تاریخ یعنی 10 محرم الحرام کو غسل کرے تو تمام سال ان شاء اللہ عزوجل بیماریوں سے امن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زمزم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے (روح البیان، جلد ۴، صفحہ ۱۴۲، کوئٹہ) سرورِ کائنات، شاہِ موجودات ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یومِ عاشوراء اثمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دکھیں گی۔

(شعب الایمان، جلد ۳، صفحہ ۳۶۷، حدیث ۳۷۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

محرّم الحرام میں ناجائز وممنوع افعال پر ایک نظر

عاشورہ کے دن سیاہ کپڑے پہننا، سینہ کوبی یعنی ماتم کرنا، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا، نوحہ کرنا، پیٹنا، چھری، چاقو سے بدن زخمی کرنا جیسا کہ رافضیوں وبعض جُہّال کا طریقہ ہے یہ سب کام حرام اور گناہ ہیں ایسے افعال شنیعہ سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

(موضوعاتِ کبیر)

ماتم کرنے، گریبان پھاڑنے، چیخ وپکار کرنے کے بارے میں سخت وعید

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُیُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہمارے طریقے پر نہیں جو رخساروں کو مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلوں کی طرح چیخ وپکار کرے۔ (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۴۳۶)

وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى قَالَا أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسٰى وَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ. قَالَا ثُمَّ أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اس کی زوجہ جس کی کنیت امّ عبداللہ تھی وہ روتی پیٹتی ہوئی آئی۔ جب ان کو افاقہ ہوا تو اسے خبر دیتے ہوئے فرمایا: کیا تو نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے بیزار ہوں جو (اظہارِ غم میں) بال منڈائے اور چیخ و پکار کرے اور کپڑے پھاڑے۔

(صحیح مسلم، ج ا ص ۷۰)

زمانۂ جاہلیّت کی چار چیزیں

عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں میری امّت میں زمانۂ جاہلیّت کی پائی جاتی ہیں۔ اپنے حسب ونسب میں فخر کرنا، دوسروں کے نسب میں لعن طعن کرنا، ستاروں سے بارش طلب کرنا، نوحہ کرنا اور فرمایا: نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے روز اس حال میں کھڑی ہوگی کہ گندھک کی قمیص اس کے جسم پر ہوگی اور ایک قمیص خارش والی ہوگی۔

(صحیح مسلم، ج ۳ ص ۴۵)

تعزیہ داری اور اس کی فضول رسومات

اس مسئلے کی وضاحت کے لئے امامِ اہلِ سنت، مجدّد دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ رضویہ سے چند اقتباسات نقل کئے جا رہے ہیں۔ جن سے اس مسئلے کے بارے میں مکمل رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ ''اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں،'' تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضۂ پُرنور حضور شہزادۂ گلگوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا اس میں شرعاً کوئی حرج نہ تھا مگر جُہّال بےخرد نے اس اصل جائز کو بالکل نیست و نابود کر کے صدہا خرافات وہ تراشیں کہ شریعت مطہرہ سے الامان الامان کی صدائیں آئیں اول تو نفسِ تعزیہ روضۂ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی ہر جگہ نئی تراش، نئی گھڑنت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ، نہ نسبت، پھر کسی میں پریاں، کسی میں براق، کسی میں اور بیہودہ طمطراق، پھر کوچہ بکوچہ ودشت بدشت اشاعتِ غم کے لئے ان کا گشت اور ان کے گرد سینہ زنی اور ماتم سازی کی شور افگنی، کوئی ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے۔ کوئی مشغول طواف، کوئی سجدہ میں گرا ہے۔ کوئی ان مایہ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ حضرت امام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر اس ابرک پنی سے مرادیں مانگتا منّتیں مانتا ہے۔ حاجت روا جانتا ہے۔ پھر باقی تماشے باجے، مردوں عورتوں کا راتوں کو میل اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل، ان سب پر طرہ ہیں عشرۂ محرّم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت تک نہایت بابرکت ومحل عبادت ٹھہرا ہوا تھا ان بیہودہ رسوم نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا۔ پھر وبال ابتداع کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا، ریا وتفاخر اعلانیہ ہوتا ہے۔ پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر

پھینکیں گے۔روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں، رزقِ الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے۔پیسے دیتے ہیں، گر کر غائب ہوتے ہیں، مال کی اضاعت ہو رہی ہے۔اب بہارِ عشرہ کے پھول کھلے تاشے باجے بجتے چلے، طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم، بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم، شہوانی میلوں کی پوری رسوم، جشن یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال، یہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ تصویریں بعینہا حضراتِ شہداء کے جنازے ہیں کچھ نوچ اتار، باقی توڑ تاڑ کر دفن کر دیئے یہ ہر سال اضاعتِ مال کے جرم و وبال جداگانہ رہے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۵۱۱ تا ۵۱۴ رضا فاؤنڈیشن)

نیز ان جھوٹے تعزیوں اور ان کی منتوں اور چڑھاووں کے بارے میں اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''یہ سب رسوم جہالت و حماقت و ممنوعاتِ بیہودہ ہیں'' نیز فرمایا ''تعزیہ رائجہ مجمع بدعات شنیعہ سیئہ ہے۔اس کا بنانا، دیکھنا جائز نہیں اور تعظیم و عقیدت سخت حرام و اشد بدعت'' نیز فرمایا ''تعزیہ ممنوع ہے۔شرع میں کچھ اصل نہیں اور جو کچھ بدعات ان کے ساتھ کی جاتی ہیں، سخت ناجائز ہیں۔مسلمان اتباعِ احکامِ شرع سے ہوتے ہیں نہ امور ناجائزہ سے۔تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہو جاتی مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز شرعی کی وقعت بڑھانے اور اس کے ترک میں اس سے نفرت دلانی ہے۔لہٰذا نہ کھائی جائے، ڈھول بجانا حرام ہے اور جس رات کا نام خدائی رکھا۔اس رات میں بجائے عبادت گناہ و معصیت کرنا، گویا گناہ کو معاذ اللہ عبادت ٹھہرانا ہے اور یہ اور زیادہ حرام ہے۔'' نیز فرمایا: مردوں، عورتوں کا اجتماع، یزید بننے پر فخر کرنا، تعظیم کے طور پر تعزیہ یا دلدل کو بوسہ دینا، عقیدت میں اس پر چڑھاوے چڑھانا، سب ناجائز و حرام ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۵۱۱ تا ۵۱۴ رضا فاؤنڈیشن)

لیکن! شہدائے کربلا رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے ایصالِ ثواب کے لئے کھیرا اور کھچڑا پکانا

اور شربت اور پانی کی سبیلیں لگانا جائز و مستحب ہے۔

تعزیہ داری کا آغاز

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''تعزیہ داری کہ اس کا آغاز اگرچہ یونہیں سنا کہ سلطان تیمور نے از آنجا کہ ہر سال حاضری روضۂ مقدسہ حضور سید الشہداء شہزادہ گلگوں قبا علی جدہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والثناء کو مخل امورِ سلطنت دیکھا بنظر شوق و تبرک تمثال روضۂ مبارک بنوائی۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۶۳)

اللہ تعالیٰ صدقہ حضرات شہدائے کربلا علیہم الرضوان والثناء کا ہمارے بھائیوں کو نیکیوں کی توفیق بخشے اور بُری باتوں سے توبہ عطا فرمائے آمین۔اب کہ تعزیہ داری اس طریقۂ نامرضیہ کا نام قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے۔ہاں اگر اہلِ اسلام صرف جائز طور پر حضرات شہدائے کرام علیہم الرضوان التام کی ارواحِ طیبہ کو ایصالِ ثواب کریں ثواب کی سعادت پر اقتصاء کرتے تو کس قدر خوب و محبوب تھا اور اگر نظر شوق و محبت میں نقل روضۂ انور کی بھی حاجت تھی تو اسی قدر جائز پر قناعت کرتے کہ صحیح نقل بغرض تبرک و زیارت اپنے مکانوں میں رکھتے اور اشاعتِ غم و تصنّع الم و نوحہ زنی و ماتم کنی و دیگر اور شنیعہ و بدعات قطعیہ سے بچتے اس قدر میں بھی کوئی حرج نہ تھا مگر اب ایسی نقل میں بھی اہل بدعت سے ایام شبہت اور تعزیہ داری کی تہمت کا خدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہلِ اعتقاد کے لئے ابتلائے بدعات کا اندیشہ ہے اور حدیث میں آیا اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّھَمِ اور وارد ہوا مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَقِفُ مُوَاقِفَ التُّھَمِ لہٰذا روضۂ اقدس حضور سید الشہداء کی ایسی تصویر بھی نہ بنائے بلکہ صرف کاغذ کے صحیح نقشے پر قناعت کرے اور اسے بقصد تبرک بے آمیزش منہیات اپنے پاس رکھے۔جس طرح حرمین محترمین سے کعبہ معظّمہ

اور روضہ عالیہ کے نقشہ آتے ہیں یا دلائل الخیرات شریف میں قبور پُرنور کے نقشے لکھے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۵۱۱ تا ۵۱۴ رضا فاؤنڈیشن) ملخصاً

سوگ کی غرض سے سیاہ، سبز و سرخ کپڑے پہننا حرام ہے

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: یونہیں عشرۂ محرم کے سبز رنگے ہوئے کپڑے بھی ناجائز ہیں یہ بھی سوگ کی غرض سے ہیں، سوگ میں اصل سیاہ لباس ہے وہ تو رافضیوں نے لیا اور انہیں زیبا بھی تھا کہ ایک تو ان کے دلوں کی بھی یہی رنگت ہے۔

سوگ و ماتم عورتوں ہی کو خوب آتے ہیں۔ ہمارے جاہل سنّی بھائی سیاہی سے تو بچے کہ رافضیوں کی مشابہت نہ ہو مگر اس سے قریب تر رنگت سبزی پائی اسے اختیار کیا، سبزی جب گہری ہوگی، سیاہی لے آئے گی ہلکی سیاہی کو سبزی کہتے ہیں، آسمان نیلا ہے اسے عربی میں خضراء، فارسی میں چرخ سبزہ فام، کہتے ہیں، اردو میں مسیں بھیگنے کو، اس وقت بالوں کی سیاہی خوب گہری نہیں ہوتی، سبزہ آغاز کہتے ہیں۔

لہٰذا اس نیت سے یہ بھی ناجائز، مسلمانوں کو چاہیے کہ عشرہ مبارک میں تین رنگوں سے بچے سیاہ، سبز، سرخ، سیاہ، سبز کی وجہیں تو معلوم ہوگئیں اور سرخ آج کل ناصبی خبیث خوشی کی نیت سے پہنتے ہیں، سیاہ میں اُودا، نیلا، کاسنی۔ سبز میں کاہی، دھانی، پستیئی۔ سرخ میں گلابی، عنابی، نارنجی، سب داخل ہیں۔ غرض جس پر ان میں کوئی رنگ صادق آئے اگر سوگ یا خوشی کی نیت سے پہنے جب تو خود ہی حرام ہے ورنہ ان کی مشابہت سے بچنا بہتر ہے۔

مرثیہ (نوحہ) سننا، ماتم کرنا حرام ہے

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: یونہیں جتنے

مرثیے فی زمانہ رائج ہیں سب حرام و ناجائز ہیں۔ حدیث میں ہے: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِيْ۔ رسول اللہ ﷺ نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۴ ص ۳۵۶)

اور ماتم کرنا، چھاتی پیٹنا بھی حرام ہے۔ نَطَقَتْ بِتَحْرِيْمِهٖ اَحَادِيْثُ بَالِغَةٌ حَدَّ الْاِشْتِهَارِ (درجہ شہرت تک پہنچی ہوئی حدیثیں اس کے حرام ہونے پر ناطق ہیں۔) حسّن حسّن بتشدید کہنا تو جہالت ہی تھا مگر ماتم سخت منع ہے۔ یونہیں علم، تعزیے، تخت، جریدے، باجے، کھیل، تماشے، سب بیہودہ و بدعت و ممنوع ہیں۔ یونہیں تعزیہ، چڑھاوا، امام باڑے کا مکان، اس کی نوبت، روشنی، آرائش سب بشرح صدر، غم والم کا نام اور لہو و لعب کی یہ دھوم دھام اور اس پر امید خوشنودی حضرت امام اور اس الٹی مت کا کیا ٹھکانا کہ یہ تو تعزیہ کی وہ تعظیم کہ گویا معاذ اللہ بعینہٖ یہی نعش مبارک حضور پُرنور امام عالی مقام ہے بلکہ اس سے بھی زائد، یہاں تک کہ اسے سجدہ کرنے سے بھی باک نہیں اور کہاں یہ حرکت کہ کہار بیلدار وغیرھم کفار اسے اٹھائے پھریں اور اس پر پڑھا یہ جائے کہ اے مومنو! اٹھاؤ جنازہ حسین کا۔ استغفر اللہ، پھر گلی کوچوں میں گشت، پھر توڑ تاڑ کر دبا دینا کتنی شتر گربگی ہے، پھر مصنوعی کربلا میں جسے حقیقی کے مثل ٹھہراتے ہیں، کوئی دقیقہ لغویات و ممنوعات کا اٹھا نہیں رکھتے، رنڈیوں کے جھولے تک ہوتے ہیں بلکہ تختوں پر ایک ایک رنڈی جلوہ گر ہوتی ہے، کہاں امام عالی مقام کی طرف نسبت اور کہاں یہ سخت شنیع حرکت، کاش اللہ عزوجل ہمارے بھائیوں کو سمجھ دیتا کہ ہزاروں روپے جو یوں نیکی برباد، گناہ لازم، میں تباہ کرتے۔ انہیں حضرات شہیدان پاک کے نام پر تصدّق کرتے، مساکین کو دیتے۔ جاڑے میں ان کے لحاف رضائی گرم کپڑے بناتے وغیرہ وغیرہ افعال حسنہ کرتے تو کتنا بہتر ہوتا۔ اللہ ہدایت دے آمین! واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴ ص ۴۹۲ تا ۴۹۶)

خلاصہ فتاویٰ

ماتم کرنا، چھاتی پیٹنا حرام ہے۔ اسی طرح علَم، تعزیے، تخت، جریدے، باجے، کھیل تماشے سب بیہودہ و بدعت وممنوع ہیں۔ جو نوحہ مرثیے فی زمانہ رائج ہیں سب حرام وناجائز ہیں۔ محرم کے بالخصوص دس دنوں میں سوگ کی نیت سے سبز، سیاہ کپڑے پہننا بھی ناجائز ہے۔ تعزیہ ممنوع ہے اور فی زمانہ جو تعزیہ رائج ہے یہ بدعات کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا اس کا بنانا، دیکھنا جائز نہیں اور اس کی تعظیم وعقیدت سخت حرام۔ شدید ترین بدعت ہے اور جو کچھ بدعات ان کے ساتھ کی جاتی ہیں سخت ناجائز ہیں اور شرع میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ان خرافات سے بچیں اور احکام شرع کی اتباع کریں۔

رمضان کے بعد افضل روزے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، شافعِ امم ﷺ فرماتے ہیں: ''رمضان کے بعد محرم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلوٰۃ الّیل (یعنی رات کے نوافل) ہے۔'' (صحیح مسلم، صفحہ ۵۹۱، حدیث ۱۱۶۳)

ایک مہینے کے روزوں کے برابر

طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیب لبیب عزوجل ﷺ کا فرمان رحمت نشان ہے: محرم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی، جلد ۲، صفحہ ۷۱)

''امام حسین'' کے آٹھ حروف کی نسبت سے
عاشورہ کے روزے کے 8 فضائل

(1) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد گرامی ہے:

رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) جب مدینۃ المنورہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) میں تشریف لائے، یہود کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی: یہ عظمت والا دن ہے کہ اس میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہٰذا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور شکرانہ اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حق دار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو سرکار ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔ (صحیح البخاری، جلد ۱، صفحہ ۶۵۶، حدیث ۲۰۰۴)

(2) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے سلطان دوجہاں، شہنشاہِ کون ومکان، رحمت عالمیان ﷺ کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشورہ کا دن اور یہ کہ رمضان کا مہینہ''۔
(صحیح البخاری، جلد ۱، صفحہ ۶۵۷، صفحہ ۲۰۰۴)

(3) نبیٔ رحمت، شفیعِ امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوم عاشورہ کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد، جلد ۱، صفحہ ۵۱۸، حدیث 2154)

یعنی عاشورہ کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارھویں محرم الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

(4) سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ عزوجل و ﷺ فرماتے ہیں: مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔
(صحیح مسلم، صفحہ ۵۹۰، حدیث ۱۱۶۲)

(5) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی محرم

کے پہلے جمعہ کو روزہ رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (نزہۃ المجالس، ج ا ص ۱۴۵)

(6) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی محرّم کے تین دن جمعرات، جمعہ، ہفتہ کے روزے رکھے تو اس کے لئے نو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(نزہۃ المجالس، ج ا ص ۱۴۵)

(7) طبرانی کی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص محرّم کے روزے رکھے تو ایک دن کے روزہ کا ثواب تیس ۳۰ دن کے روزوں کے برابر ہے۔

(نزہۃ المجالس، ج ا ص ۱۴۵)

(8) سیدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی محرّم کے پہلے دس ۱۰ دن عاشورہ تک روزے رکھے تو وہ فردوس اعلیٰ کا وارث و مالک ہوگا۔ (نزہۃ المجالس، ج ا ص ۱۴۵)

یکم محرّم الحرام کا وظیفہ

(عمر بھر ہر بلا و برائی اور مصیبت سے حفاظت کا نسخہ)

یکم محرم الحرام کو "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" 130 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سلوا کر پہن لے) ان شاء اللہ عزوجل عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی برائی نہ پہنچے۔

(شمس المعارف مترجم، ص ۸۳)

محرّم الحرام کی پہلی رات کے نوافل

محرّم الحرام کا چاند نظر آئے تو دو رکعت نفل اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ سلام کے بعد یہ پڑھے:-

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحُ

تو اجرِ عظیم کا مستحق قرار پائے گا۔

ایک اور نماز جو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد میں لکھی ہے وہ بھی دو رکعت نفل ہیں، اس میں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ یٰسٓ شریف پڑھیں۔

دوسری روایتوں میں چھ نفل کا ذکر بھی موجود ہے۔ ان کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ کریم بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ اور ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے اور ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہوگا۔ اس تخت پر ایک حور بیٹھی ہوگی۔ اور اس کے علاوہ چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

(راحۃ القلوب، جواہر غیبی)

محرّم الحرام کے پہلے دن کے نفل

روزی و روزگار میں فرشتوں کے ذریعے مدد

یکم محرّم الحرام کے دن دو رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَّمِنَ الْبَلَاۗءِ وَالْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْۗءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جو شخص اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتے مقرّر کر دے گا تاکہ وہ اس کے کاروبار میں اس کی مدد کریں۔ اور شیاطین لعین کہتا ہے کہ افسوس میں اس شخص سے تمام سال ناامید ہوا۔ (راحۃ القلوب، جواہر غیبی)

شب عاشورہ کے نوافل

عاشورہ کی رات میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ گناہوں سے پاک ہوگا اور بہشت میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔ (جنتی زیور، صفحہ ۱۵۷)

جو شخص اس رات میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ پڑھے تو ربّ العزّت اس کے پچاس برس گزشتہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے ملاءِ اعلیٰ میں ایک ہزار محل تیار کرتا ہے۔
(ما ثبت من السنۃ، ص۱۶، غنیۃ الطالبین، ج۲ ص۵۴)

اسی رات میں دو رکعت نفل قبر کی روشنی کے لئے پڑھے جاتے ہیں جن کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے۔ جو شخص اس رات میں یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت تک اس کی قبر روشن رکھے گا۔ (جواہر غیبی)

عاشورہ کے دن کے نوافل

حدیث شریف میں ہے: جو آدمی عاشورہ کے روز چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بخش دے گا۔ اور اس کے لئے ایک نورانی منبر بنائے گا۔
(نزہۃ المجالس، ج۱ ص۱۴۶)

دعائے عاشورہ کے طفیل ایک سال تک زندگی کا بیمہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرّم کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعائے عاشورہ کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو ان شاء اللہ عزوجل یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کی حفاظت ہوگی اور موت نہ آئے گی اور اگر موت آنی ہی ہوگی تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔ (مجموعہ وظائف)

دعائے عاشورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
يَا فَارِجَ كَرْبِ ذِي النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
يَا رَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِي النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِيْ
طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ
وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ
وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ

پھر سات بار پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَ مُنْتَهَى الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

محرّم الحرام کا خصوصی وظیفہ

700 مرتبہ روزانہ ''سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ''

ایک پرندہ جو خاص صرف اس تسبیح کے لئے پیدا کیا گیا

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ دِيْكًا جَاهُ مُوْشِيَانِ بِالزَّبَرْجَدِ وَاللُّؤْلُوءِ وَالْيَاقُوْتِ، جَنَاحٌ لَهٗ فِي الْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَهٗ فِي الْمَغْرِبِ وَقَوَائِمُهٗ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى وَرَاْسُهٗ مَثْنِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَاِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ الْاَعْلٰى خَفَقَ بِجَنَاحَيْهِ ثُمَّ قَالَ: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَضْرِبُ الدِّيَكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا وَتَصِيْحُ ،فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اللّٰهُ لَهٗ، ضُمَّ جَنَاحَكَ وَغُضَّ صَوْتَكَ فَيَعْلَمُ اَهْلُ السَّمَاوَاتِ

ترجمہ: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک ایسے پرندہ کو پیدا فرمایا ہے کہ جس کے دونوں بازو زَبَرجَد، اور موتی و یاقوت سے مزیّن ہیں۔ ایک بازو مشرق میں، دوسرا مغرب میں، ہے۔اس کے پاؤں زمین کے نیچے ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے۔ جب سحر کا وقت ہوتا ہے تو وہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے پھر کہتا ہے: اے ہمارے پاک و پاکیزہ ربّ، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر اسی طرح وہ پرندہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے اور پکارتا ہے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اپنے پروں کو جھاڑ اور صدا لگا تو آسمان والے پہچان لیں گے۔ (کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۳۴)

(دوسرا مہینہ) صفر المظفّر

اسلامی تاریخ کا دوسرا مہینہ صفر المظفّر ہے یہ صِفر سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے خالی۔ کیونکہ اس ماہ میں عرب لوگ جنگ کے لئے گھروں کو خالی چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔

غلط عقیدہ اور اس کی وضاحت

ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں، اور اسے تیرہ تیزی کا مہینہ کہتے ہیں اور شروع کے تیرہ ۱۳ دنوں کو بالخصوص منحوس سمجھتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے حوالے سے سفید کابلی چنوں کی نیاز بھی کی جاتی ہے، اگرچہ نیاز و فاتحہ کرنا مستحب اور باعثِ اجر عمل ہے مگر اس نیاز سے یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی نیاز نہ کی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہوگا۔ یہ باطل نظریہ ہے۔ اور افسوس ناک پہلو یہ کہ ان جاہلانہ نظریات پر اتنا اندھا اعتماد کیا جاتا ہے کہ شادی بیاہ، بچیوں کی رخصتی، سفر کرنا، حتّٰی کہ نیا کام شروع کرنے سے ڈرتے اور گھبراتے ہیں، اور اسے بلاؤں و مصیبتوں کا مہینہ کہتے ہیں۔

اور بعض لوگ ماہِ صفر کے آخری بدھ کو خوشیوں کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ

کاروبار بند کر کے، نہاتے دھوتے ہیں، حلوے پوریاں پکاتے ہیں اور گھومنے پھرنے، سیرو تفریح کو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس دن حضور ﷺ صحت یاب ہوئے اور غسلِ صحت فرمایا۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ اور بے اصل اور بے بنیاد ہیں۔

انہیں چند باتوں سے متعلق اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک استفتاء طلب کیا گیا۔ آپ نے اس کا مختصر و مدلّل جواب عنایت فرمایا۔ جو یہ ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ صفر کے اخیر چہار شنبہ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز نبی ﷺ نے مرض سے صحت پائی تھی بنابریں اس کے اس روز کھانا اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں علیٰ ہذا القیاس۔ مختلف جگہوں میں مختلف معمولات ہیں، کہیں اس روز کو نحس و نامبارک جان کر گھر کے پرانے برتن گلی میں تڑوا لیتے ہیں اور تعویذ و چھلّہ و چاندی کہ اس روز کی صحت بخشی جناب رسول اللہ ﷺ میں مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ یہ جملہ امور بر بنائے صحت یابی ﷺ عمل میں لائے جاتے ہیں لہذا اصل اس کی شرع میں ثابت ہے کہ نہیں؟ اور فاعل عامل اس کا بر بنائے ثبوت یا عدم ثبوت گرفتار معصیت ہوگا یا قابل ملامت و تادیب؟ بینوا و توجروا

الجواب: آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں۔ نہ اس دن صحت یابی حضور سید عالم ﷺ کا کوئی ثبوت، بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی۔ اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے:

آخِرُ اَرْبَعَاءَ فِی الشَّھْرِ یَوْمَ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ

ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ دائمی نحوست والا دن ہے۔

(کنز العمال، ج ۲ ص ۱۱، حدیث ۲۹۳۱ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

اور مروی ہوا کہ ابتداء ابتلائے سیدنا ایوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اسی دن تھی اور

اسے منحوس سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہ و اضاعتِ مال ہے۔ بہر حال یہ سب باتیں بے اصل و بے معنی ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

آیئے! اب ہم اپنی اصلاح کے لئے دربار رسالت ﷺ میں حاضری دیتے ہیں اور اصلاح کا سوال کرتے ہیں۔

الحمد للہ ہماری اصلاح ہمارے رؤف و رحیم آقا ﷺ نے آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے ہی فرما دی تھی۔

نحوست صرف تین چیزوں میں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِی ثَلَاثَۃٍ اَلْمَرْاَۃُ وَالْفَرَسُ وَالدَّارُ

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک نحوست تین چیزوں، عورت، گھوڑا، اور گھر میں ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۷ ص ۳۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔ یہاں عورت کے بدلہ غلام کا ذکر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنْ کَانَ فِی شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ

اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی۔ (صحیح مسلم، ج ۷ ص ۳۴)

حدیث شریف کی وضاحت

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان احادیث میں امام مالک نے فرمایا کہ کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے یا اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں سے ہو جاتی ہے۔

امام خطابی و دیگر علمائے کرام نے فرمایا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا

منع ہے مگر جب کوئی گھر میں رہنا پسند نہ کرے یا عورت سے صحبت وقربت کو مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو ان کو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے۔ (شرح صحیح مسلم النووی)

کوئی مہینہ منحوس نہیں

صحیح بخاری کی روایت میں ہے:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ نہ بیماری متعدی ہے، اور نہ بدفالی، نہ اُلو، اور نہ صفر۔ اور مجذوم (کوڑھ کے مریض) سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ (صحیح بخاری، ج ۵ ص ۲۱۷۷ طبع دار ابن کثیر یمامۃ)

صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ نہ بیماری متعدی ہے، اور نہ اُلو، اور نہ منزل قمر نہ صفر۔ (صحیح مسلم، ج ۷ ص ۳۲)

صحیح بخاری کی روایت کی تشریح

مذکورہ روایت میں پانچ چیزوں کا ذکر فرمایا گیا۔

ا۔ سب سے پہلے فرمایا: لا عدویٰ: یعنی ایک بیماری دوسرے کو نہیں لگتی، کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ جو شخص بیمار کے ساتھ بیٹھتا ہے، یا کھاتا پیتا ہے تو وہ بیماری اس کو بھی لگ جاتی ہے۔

مگر حکیموں کے حکیم، اپنی امت پر کریم آقا ﷺ نے اسے باطل قرار دیا اور ارشاد فرمایا: کوئی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی جو قادر مطلق پہلے کو مرض میں مبتلا کرتا ہے وہی دوسرے کو بھی کرتا ہے، دوسری روایت میں ہے کہ اعرابی نے عرض کیا کہ جب خارش والا اونٹ دوسرے تندرست اونٹ کے ساتھ بیٹھتا ہے تو اس کو بھی خارش زدہ کر دیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " فمن اعدی الاوّل " یعنی پہلے کو کس نے مرض لگا دیا۔ مطلب یہ ہے اگر دوسرے کو پہلے کی وجہ سے بیماری لگی تو پھر پہلے کو بیماری کس کی وجہ سے لگی؟ معلوم ہوا جو جس مرض میں بھی مبتلا ہو، جذام، خارش، چیچک، آبلہ، گندہ دہنی، یا پھر امراض وبائیہ، ان کے ساتھ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے سے کچھ نہیں ہوتا اور ایسے شخص کو برا جاننا بھی مکروہ یعنی ناپسندیدہ فعل ہے اور اس طرح ان کی دل آزاری بھی ہوتی ہے۔

اسی حدیث کی شرح میں مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: اہل عرب کا عقیدہ تھا کہ بیماریوں میں عقل و ہوش ہے جو بیمار کے پاس بیٹھے اسے بھی اس مریض کی بیماری لگ جاتی ہے، وہ پاس بیٹھنے والے کو جانتی پہچانتی ہے۔ یہاں اس عقیدے کی تردید ہے موجودہ حکیم ڈاکٹر سات بیماریوں کو متعدی مانتے ہیں:۔ جذام، خارش، چیچک، موتی جھرہ، منہ کی یا بغل کی بو، آشوب چشم، وبائی بیماریاں۔ اس حدیث میں ان سب وہموں کو دفع فرمایا گیا ہے۔ اس معنی سے مرض کا اڑ کر لگنا باطل ہے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ کسی بیمار کے پاس کی ہوا متعفن ہو اور جس کے جسم میں اس بیماری کا مادہ ہو وہ اس تعفن سے اثر لے کر بیمار ہو جائے۔ اس معنی سے تعدی ہوسکتی ہے اس بنا پر فرمایا گیا کہ جذامی سے بھاگو لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں غرضیکہ عدوی یا تعدی اور چیز ہے کسی بیمار کے پاس بیٹھنے سے بیمار ہو جانا کچھ اور چیز ہے۔

۲۔ پھر فرمایا: **ولا طیرۃ**: یعنی شگون لینا کچھ نہیں۔ مطلب یہ کہ شگون بدلینے کو حصول منفعت اور دفع ضرر میں کوئی تاثیر نہیں ہے۔

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: غالباً یہاں طیرہ سے مراد بدفالی لینا ہے خواہ پرندے سے ہو یا چرند، جانور سے، یا کسی اور چیز سے، کیونکہ بد فالی مطلقاً ممنوع ہے۔ قرآن مجید میں تطیر اور طائر بمعنی بدفالی آیا ہے۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: **قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ**۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا: **قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ**۔ مقصد یہ ہے کہ اسلام میں بدفالی کوئی شئے نہیں کسی چیز سے بدفالی نہ لو۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶ ص ۲۵۶)

عرب لوگ جب کسی کام کا قصد کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرندہ یا ہرن کو بھاگنے پر مجبور کرتے اور جب وہ دائیں طرف بھاگتا تو اسے مبارک جانتے، اور نیک فال لیتے اور اگر بائیں طرف بھاگتا تو اسے منحوس جانتے اور اس کام سے ناامید ہوجاتے اور اس کام سے باز رہتے۔

صاحبِ شریعت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**ولا طیرۃ**'' یعنی اس طرح کی فال میں اچھے و برے، نفع و نقصان کی کوئی تاثیر نہیں اور اس عقیدے کو باطل قرار دیا۔

فال کیا ہے؟

فال سے متعلق اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک فتویٰ آپ کے فتاوی میں موجود ہے:

سوال: فال کیا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ سعدی وحافظ وغیرہ کے فالنامے صحیح ہیں یا نہیں؟

الجواب: فال ایک قسم کا استخارہ ہے، استخارہ کی اصل کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے مگر یہ فالنامے جو عوام میں مشہور اور اکابر کی طرف منسوب ہیں، بے اصل و باطل ہیں، اور قرآن عظیم سے فال کھولنا منع ہے۔ اور دیوان حافظ وغیرہ سے بطور تفاول

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲۳ ص ۳۹۶، رضا فاؤنڈیشن)

نیک فال

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَاْلَ الصَّالِحَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیماری کا لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں، فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۷ ص ۳۳)

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَيُعْجِبُنِي الْفَاْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

ترجمہ: اور مجھے اچھی فال پسند ہے یعنی نیک کلمہ، اچھا کلمہ۔ (صحیح مسلم، ج ۷ ص ۳۳)

نیک فال لینا سنّت کریمہ سے ثابت ہے، حضور ﷺ نیک فال اکثر ناموں سے اور جگہوں سے لیا کرتے تھے۔ صرف بدشگونی اور بدفالی منع ہے جن کا بیان گزرا۔

حدیث شریف میں ہے: نبی کریم ﷺ جب کسی کام کے لئے نکلتے تو یہ بات حضور ﷺ کو پسند تھی کہ ''**یا راشد**'' ''**یا نجیح**'' سنیں۔ (مشکوۃ المصابیح، ۳۹۲)

مطلب یہ کہ اگر کوئی اس وقت ان ناموں سے کسی کو پکارتا تو حضور ﷺ اس کو اچھا سمجھتے کہ یہ کامیابی اور نیک فال ہے۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے: حضور ﷺ کسی بستی کا نام پوچھتے اگر پسند ہوتا تو خوشی کا اظہار فرماتے اور اگر ناپسند ہوتا تو چہرۂ انور پر کراہت کے آثار ظاہر ہوجاتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اچھی فال لینا جائز ہے، اور کامیابی کی دلیل ہے، مگر بری فال اور بدشگونی جائز نہیں، کہ یہ رسمِ کفّار ہے۔

۳۔ پھر فرمایا: **ولا ھامّۃ**: ہامہ کے معنی سر کے ہیں۔ اور یہاں مراد ایک جانور کا نام ہے۔ چونکہ عرب لوگوں کا یہ گمانِ باطل تھا کہ یہ جانور میت کی ہڈیوں سے پیدا ہوتا ہے، اور اڑتا ہے۔

اور یہ بھی کہتے کہ مقتول کے سر سے ایک جانور نکلتا ہے، اس کا نام ہامہ ہے، اور وہ ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ مجھ کو پانی دو، یہاں تک کہ اس کا مارنے والا مارا جاتا ہے۔

اور بعض کہتے تھے کہ مقتول کی روح جانور بن جاتی ہے، وہ بھٹکتی رہتی ہے، اور فریاد کرتی ہے، جب تک بدلہ نہ لے لے اور جب بدلہ لے لے تو اڑ جاتی ہے۔

اور بعض نے کہا کہ ہامّہ الو ہے۔ جس وقت گھر پر بیٹھتا ہے، یا بولتا ہے تو گھر ویران ہو جاتا ہے، یا کوئی مر جاتا ہے۔

فی زمانہ (*Hunduism*) ہندو مذہب کے لوگ ان عقائد کے آج بھی قائل ہیں۔ اور علم دین سے دوری کی بناء پر کچھ ناواقف مسلمان بھی اس قسم کے عقائد رکھتے ہیں تو وہ اپنی اصلاح کرلیں، صاحبِ شریعت ﷺ نے اس عقیدہ کو ''**لا ھامّۃ**'' کہہ کر باطل فرمادیا۔

۴۔ پھر فرمایا: **ولا صَفَرَ**: یعنی صفر (منحوس *Bodeful*) نہیں۔ عوام اس کو بلاؤں وحوادث اور آفات کا مہینہ جانتے ہیں۔ یہ اعتقاد بھی بے اصل و باطل ہے۔

بعض لوگ صفر سے پیٹ کے کیڑے یا سانپ مراد لیتے ہیں۔ جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''شرح صحیح مسلم'' میں ان کے باطل عقائد کے متعلق لکھا ہے:

کہ صفر وہ کیڑے ہیں جو بھوک کے وقت کاٹتے ہیں۔ کبھی اس سے آدمی کا بدن زرد ہو جاتا ہے اور کبھی آدمی مر جاتا ہے۔ پس صاحبِ شریعت ﷺ نے اس کو بھی ''**ولا صَفَر**'' کہہ کر باطل فرمادیا۔

۵۔ حدیث کے آخر میں فرمایا: **وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ**۔

یعنی کوڑھی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو، یہ اس لئے نہیں فرمایا کہ کوڑھ تم کو لگ جائے گا، بلکہ یہ اس لئے فرمایا کہ تم اس سے دور رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی طرف سے آزمائش آئے اور تمہیں بھی اسی مرض میں مبتلا کر دیا جائے تو تم کہو کہ اس کے پاس بیٹھنے یا کھانے پینے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے اس خیالِ فاسد سے بچنے کے لئے احتیاطاً دور رہنے کا حکم ارشاد فرمادیا۔

صحیح مسلم کی روایت میں (**وَلَا نَوْءَ**) کے الفاظ آئے ہیں: اس کی شرح میں مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: نوء کا معنی ہے برج اسکی جمع انواء ہے یہ برج اٹھائیس ۲۸ ہیں۔ چاند کی منزلیں اہل عرب بلکہ ہندوستان کے مشرکین بھی بارش کو چاند کے اثر سے مانتے ہیں کہ چونکہ چاند فلاں برج میں پہنچا لہٰذا بارش ہوئی ربّ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے اس لئے یہ ارشاد ہوا کہ برج وغیرہ کوئی چیز نہیں بارش محض عطائے الٰہی ہے۔

ماہ صفر کی پہلی رات کے نوافل

(ہر بلا سے حفاظت کیلئے)

ماہ صفر کی پہلی رات کو عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت اس طرح پڑھیں کہ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون ۱۵ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ۱۵

مرتبہ اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق ۱۵ مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس ۱۵ مرتبہ پڑھیں۔ سلام کے بعد سات مرتبہ

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

پڑھیں پھر ستر ۷۰ مرتبہ درود شریف پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو بہترین اجر عطا فرمائے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ (راحۃ القلوب)

ماہِ صفر کے آخری بدھ کے نفل

آخری بدھ کو صبح چاشت کے وقت دو نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد سورۂ الم نشرح اور سورۂ والتین اور سورۂ نصر (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) اور سورۂ ص، ان چاروں سورتوں کو اسّی (۸۰)، اسّی (۸۰) مرتبہ پڑھیں۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکت سے اس کے دل کو غنی کردے گا۔ (جواہر غیبی)

آخری بدھ کے دن صبح کے وقت غسل کرے اور چاشت کے وقت دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ستّر (۷۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

صَلَّ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور اس کے بعد یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَرِّفْ عَنِّيْ سُوْءَ هٰذَا الْيَوْمِ وَاعْصِمْنِيْ مِنْ سُوْئِهٖ وَنَجِّنِيْ عَمَّا اَصَابَ فِيْهِ مِنْ نُّحُوْسَاتِهٖ وَكُرُبَاتِهٖ بِفَضْلِكَ يَادَافِعَ الشُّرُوْرِ وَيَا مَالِكَ النُّشُوْرِ

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(جواہر غیبی، راحۃ القلوب)

ماہِ صفر کا خصوصی وظیفہ

۱۲۰۰ مرتبہ روزانہ "یَا رَحْمٰنُ یَا سَلَامُ"

(تیسرا مہینہ) ربیع الاوّل شریف

تیسرا اسلامی مہینہ ربیع الاول شریف ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس وقت موسم ربیع (بہار) کی ابتداء تھی۔

ماہ ربیع الاوّل شریف تو کیا آتا ہے ہر طرف موسم بہار آجاتا ہے۔ پیارے مکی مدنی مصطفیٰ ﷺ کے دیوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے بوڑھا ہو یا جوان، ہر حقیقی مسلمان گویا دل کی زبان سے بول اٹھتا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب کائنات میں کفر وشرک اور وحشت وبربریت کا گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ بارہ ربیع الاوّل شریف کو مکہ مکرمہ میں سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکانِ رحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا جس نے سارے عالم کو جگمگ جگمگ کردیا۔ سسکتی ہوئی انسانیت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی وہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزن جود وسخاوت، پیکر عظمت وشرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت عزوجل و ﷺ تمام عالمین کے لیے رحمت بن کر مادر گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے ﷺ
جناب رحمۃ للعالمین تشریف لے آئے ﷺ

ربیع الاوّل شریف کی اہم شخصیّات کے ایّام وواقعات

۸ تاریخ کو حضور ﷺ مدینہ منوّرہ تشریف لائے۔

۱۰ تاریخ کو حضور ﷺ نے امّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(عجائب المخلوقات، ص ۴۵)

۱۲ تاریخ کو محبوب خدا ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

صبحِ بہاراں

خاتم المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العالمین، جناب صادق و امین ﷺ قرار ہر قلب محزون و غمگین بن کر ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو صبح صادق کے وقت جہاں میں تشریف لائے اور آکر بے سہاروں، غم کے ماروں، دکھیاروں، دل فگاروں اور در در کی ٹھوکریں کھانے والے بے چاروں کی شام غریباں کو صبحِ بہاراں بنادیا۔

مسلمانو! صبحِ بہاراں مبارک　　وہ برساتے انوار سرکار آئے ﷺ

معجزات

۱۲ ربیع الاوّل شریف کو اللہ عزوجل کے نور ﷺ کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کفرو ظلمت کے بادل چھٹ گئے، شاہِ ایران ''کسریٰ'' کے محل پر زلزلہ آیا، چودہ کنگرے گر گئے، ایران کا جو آتش کدہ ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا، وہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہوگیا، کعبے کو وجد آگیا اور بت سر کے بل گر پڑے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

تاجدار رسالت ﷺ جہاں میں فضل و رحمت بن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ عزّوجل کی رحمت کے نزول کا دن خوشی و مسرت کا دن ہوتا ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: ''تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے''۔ (یونس:۵۸)

اللہ اکبر! رحمت خداوندی پر خوشی منانے کا قرآن کریم حکم دے رہا ہے۔ اور کیا ہمارے پیارے آقا ﷺ سے بڑھ کر بھی کوئی اللہ عزوجل کی رحمت ہے؟ دیکھئے مقدس قرآن میں صاف صاف اعلان ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ کنز الایمان: ''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے''۔ (الانبیاء:۱۰۷)

اور ارشاد فرمایا:

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔

غور کریں اس آیتِ مبارکہ میں فقط ذکر کرنے کا حکم نہیں دیا، کیونکہ ذکر تو دو چار آدمیوں کے درمیان بھی ہوجاتا ہے ۔ بلکہ فرمایا چرچا کرو ، اور چرچا بغیر محافل ، بغیر اعلانات ، بغیر اشتہارات ، اور بغیر لاؤڈ اسپیکر کے نہیں ہوسکتا۔ تاکہ جتنی بات مشہور ہوگی کہ محفلِ میلاد ہو رہی ہے اتنا ہی چرچے کے حکم پر عمل ہوگا اور اگر ہم مزید غور کریں تو ربّ نے فقط چرچا کرنے کا نہیں بلکہ خوب چرچا کرنے کا حکم دیا ہے، مطلب یہ کہ ربّ چاہتا ہے کہ

میری نعمتوں کا چرچا اس طرح ہو کہ ہر کسی کو پتا چل جائے کہ رب تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جب عام نعمتوں کا حکم اس قدر زیادہ ہے تو پھر نعمتِ عظمیٰ ﷺ پر کس قدر خوشی و مسرّت کا اظہار کیا جانا چاہیے اور کتنا چرچا کرنا چاہیے ہم خود فیصلہ کرلیں۔

ربّ تعالیٰ نے تو اپنے ذکر میلاد کا چرچا کردیا یہ فرما کر:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۔

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔

یصلون کی تفسیر میں امام بخاری علیہ رحمۃ نے اپنی صحیح میں ایک روایت درج فرمائی ہے: قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ ۔ یعنی حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں: درود بھیجنے کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی ثناء وتعریف کرنا فرشتوں کے سامنے۔ (صحیح بخاری، ج۲ ص۷۰۷)

معلوم ہوا چونکہ میلاد شریف میں مقصود حضور ﷺ کی ثناء خوانی، تعریف واوصافِ جمیلہ کا ذکر ہوتا ہے اور یہی کام مذکورہ روایت سے ثابت ہوئے تو معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ اپنے محبوب کی محافل عرش کی بلندیوں پر سجاتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میرے بندے زمین پر بھی اس محفل کو سجائیں اسی لئے حکم فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (56)

اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

تو ہمیں چاہیے کہ اس دن کا ادب کریں اور خوشی ومسرّت کا اظہار کریں اور زیادہ سے زیادہ جتنا ہو سکے درود پاک پڑھنے کو معمول بنائیں۔

شب قدر سے بھی افضل رات

سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''بے شک سرور عالم ﷺ کی شب ولادت شب قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ شب ولادت، سرکار مدینہ ﷺ کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے جب کہ لیلۃ القدر سرکار ﷺ کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظہور ذات سرور کائنات ﷺ کی وجہ سے مشرف ہو، وہ اس رات سے زیادہ شرف وعزت والی ہے جو ملائکہ کے نزول کی بناء پر مشرف ہے۔

(ماثبت من السنۃ صفحہ ۷۳ باب المدینہ کراچی)

ایمان کی حفاظت کا نسخہ

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی (النعمۃ الکبری صفحہ ۴۲) فرماتے ہیں، سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی نے فرمایا، محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ میں ادب وتعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

جشن ولادت منانے کا ثواب

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، سرکار مدینہ ﷺ کی ولادت کی رات خوشی منانے والوں کی جزاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل وکرم سے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد منعقد کرتے آئے ہیں اور ولادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خوب صدقہ وخیرات کرتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں نیز آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے ذکر کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو سجاتے ہیں اور ان تمام افعال حَسَنہ کی برکت

سے ان لوگوں پر اللہ عزّوجل کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ (ماثبت بالسنۃ، صفحہ ۷۴، مرکز الاولیاء لاہور)

پیارے بھائیو! ماہ ربیع الاوّل شریف میں خوب اجتماع ذکر و نعت کیجئے۔ اس ماہ میں درود پاک کی خوب کثرت فرمائیے۔ خوب خوب نوافل پڑھ کر اور دیگر نیک کام کر کے آقائے مدینہ قرار قلب وسینہ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایصال ثواب کیجئے۔

حضور ﷺ کا میلاد منانا

حضور ﷺ نے اپنا میلاد خود منایا اور اس کی صراحت حدیث مبارک سے ہوتی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ۔

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ پیر کے دن روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اسی روز میری ولادت ہوئی، اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، ج ۲ ص ۸۱۹)

حضور ﷺ کا بکرے ذبح کر کے میلاد منانا

حضور اکرم ﷺ نے خود اپنا میلاد اس طرح بھی منایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں بکرے ذبح فرمائے اور ضیافت کا اہتمام فرمایا۔

چنانچہ امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اپنی کتاب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' میں فرماتے ہیں: امام بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب آپ ﷺ کی پیدائش کے ساتویں روز آپ ﷺ کا عقیقہ فرما چکے تھے۔ اور عقیقہ دو (۲) بار نہیں ہوتا۔ پس یہ واقعہ اسی

پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو اللہ کی طرف سے رحمۃ للعالمین اور اپنی امت کے مشرّف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لئے خود عقیقہ کیا۔

اسی طرح حضور ﷺ ہر پیر کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت مناتے رہے، اور اظہارِ خوشی میں بکرے بھی ذبح فرمائے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم یاد مصطفی ﷺ میں ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو روزہ رکھ کر، اور صدقہ وخیرات کر کے اظہار تشکر کریں اپنے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادا کو ادا کریں۔

میلاد منانا ہی بدعت کیوں؟

بعض لوگ ہر جائز اور اچھے کام کو بھی بدعت اور گمراہی بتاتے پھرتے ہیں یا تو انہیں حقیقت سے آگاہی نہیں یا پھر محبوبانِ خدا سے بغض وعناد ہے، کہ ان کے فضائل یا ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی فضیلت کو ماننا ایسے لوگوں کے مذہب میں شرک وبدعت ہے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اس برے مذہب پر لعنت کیجئے

حضور ﷺ کا فرمان ہدایت نشان ہے:

مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ۔ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو اس کے لئے اس کے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ

ان کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ اور جس نے اسلام میں کسی بری بات کی ابتداء کی تو اس پر اپنے عمل کا بھی گناہ ہے اور جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان کا بھی گناہ ہے، بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، ج ۲ ص ۷۰۴)

شریعت میں بدعت کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ ۱۔ بدعت حسنہ (اچھی بدعت) ۲۔ بدعت سیۂ (بری بدعت)

حافظ ابنِ حجر عسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) بدعتِ حسنہ اور بدعتِ سیۂ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تحقیق یہ ہے کہ اگر بدعت کوئی ایسا کام ہو جو شریعت میں مستحسن امور میں شمار ہو تو وہ حسنہ ہے اور اگر وہ شریعت میں ناپسندیدہ امور میں شمار ہو تو وہ قبیحہ ہوگی۔

(فتح الباری، ج ۴ ص ۲۵۳)

یہ بھی یاد رہے کہ کوئی کام اس لئے ناجائز اور حرام نہیں ہو جائے گا کہ حضور ﷺ یا صحابہ کے دور میں نہیں تھا، کیونکہ اگر ایسا مان لیا جائے تو پھر فی زمانہ سارے کا سارا نظام ہی درہم برہم ہو جائے گا، کیونکہ جو کچھ اس دور میں ہو رہا ہے اور جن چیزوں کے ذریعے ہو رہا ہے تقریباً یہ چیزیں نئی ہیں۔ کیونکہ (Modern Technology) جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے، میڈیا عروج پر ہے۔ انٹرنیٹ (Internet) کے ذریعے اسلام کا پیغام بھی عام کیا جارہا ہے، مگر یہ سب کچھ دور نبوی، اور دور صحابہ میں نہیں تھا مگر آج مائک اور (Loud speaker) کے ذریعے دین کا اہم ترین کام مثلاً اذان، نماز، خطبہ، وعظ و تقریر ہو رہے ہیں اور (Telephonic) بیانات بھی (Relay) ہوتے ہیں کوئی ان کو حرام، ناجائز و بدعت نہیں کہتا بلکہ اگر لائٹ نہ ہو تو (UPS) یا جنریٹر (Generator) کے ذریعے اذانیں دی جاتی ہیں، بندہ اگر غور کرے تو یہ چیزیں بھی ان ادوار مقدسہ میں نہیں تھیں۔

اس موضوع کو سمجھنے کے لئے صرف ۱۲ مثالیں پیش کی جاتی ہیں، ورنہ تو ہزاروں ہیں۔ (۱) قرآن پاک پر نقطے اور اعراب حجّاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (۲) اسی نے ختم آیات پر علامات کے طور پر نقطے لگوائے۔ (۳) قرآن پاک کی چھپائی۔ (۴) مسجد کے وسط میں کھڑے رہنے کے لئے طاق نما محراب پہلے نہ تھی ولید مروانی کے دور میں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایجاد کی۔ آج کوئی مسجد اس سے خالی نہیں۔ (۵) چھ کلمے (۶) علمِ صرف ونحو (۷) علمِ حدیث اور احادیث کی اقسام (۸) درسِ نظامی (۹) شریعت وطریقت کے چار سلسلے (۱۰) زبان سے نماز کی نیّت (۱۱) ہوائی جہاز کے ذریعے سفرِ حج (۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔ یہ سارے کام اس مبارک دور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر میلاد منانا (جو کہ ثابت بھی ہے) اور اذان واقامت سے پہلے شہنشاہِ مدینہ ﷺ پر درود وسلام پڑھنا ہی کیوں بری بدعت اور گناہ ہو گیا؟ یاد رکھئے! کسی معاملے میں عدم جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے۔

آخر میں بدعت کا موضوع ختم کرتے ہوئے عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے الفاظ مبارک بھی سن لیں اور ملاحظہ فرمائیں کہ بدعت سے متعلق آپ کا کیا عقیدہ تھا۔

بدعت سے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور مبارک میں اجتہاد فرما کر سب کو ایک حافظ قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازِ تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم فرمایا۔ پھر صحابہ کو باجماعت نمازِ تراویح پڑھتا دیکھ کر عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ

''یہ کتنی اچھی بدعت ہے'' (صحیح بخاری، کتاب صلوٰۃ التراویح، ج ۲ ص ۷۰۷)

اس روایت میں نِعْمَ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ ہر بدعت، بدعت سیۂ نہیں ہوتی بلکہ بے شمار بدعات اچھی اور مستحسن ومحمود بھی ہوتی ہیں۔ تفصیل کے لئے کتاب ''جاء الحق''مصنّفہ: مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ کا مطالعہ فرمائیں۔

چاند رات کے خصوصی نوافل

کتاب الاوراد میں لکھا ہے: جب ربیع الاوّل کا چاند نظر آئے تو اس رات کو سولہ رکعت نوافل پڑھے۔ دو دو رکعت کر کے ہر نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ جب سولہ رکعت مکمل ہو جائیں تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

صَلَّ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

یہ نوافل اور ہزار مرتبہ درود پاک بارہ ۱۲ دن تک مستقل پڑھتا ہے تو ان شاء اللہ عزّوجل امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرّف ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ عشاء کے بعد ان نوافل اور درود پاک کو پڑھے اور پھر باوضو سو جائے۔ (فضائل شہور)

ربیع الاوّل کے خاص نوافل

پہلی تاریخ سے بارہویں تک ہر روز بیس ۲۰ رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اکیس ۲۱ مرتبہ پڑھے، اور ان کا ثواب حضور ﷺ کی نذر کرے۔ صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین ان رکعتوں کا ثواب حضور ﷺ کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔

اگر یہ نوافل روزانہ ممکن نہ ہوں تو ایک دن چھوڑ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے اس نماز کے پڑھنے والوں کو خواب میں جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ (جواہر غیبی)

ماہِ ربیع الاوّل کا خاص وظیفہ

۱۲۰۰ مرتبہ روزانہ ''درود شریف''

(چوتھا مہینہ) ربیع الآخر

اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ربیع الآخر ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس وقت موسم ربیع (بہار) کا آخر تھا۔

ربیع الآخر کی اہم شخصیّات کے ایّام و واقعات

۳ تاریخ کو حجّاج نے کعبۂ معظّمہ پر آگ پھینکی تھی۔ جس کی وجہ سے خانۂ کعبہ جل گیا تھا۔

مشہور قول کے مطابق ۱۱ گیارہویں تاریخ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے وصال کا دن ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ہمارے ملک میں آج کل (آپ کی تاریخ وصال) گیارہویں تاریخ مشہور ہے، اور ہمارے ہندوستان کے مشائخ اور ان کی اولاد کے نزدیک یہی متعارف (مشہور) ہے۔ (ماثبت من السنۃ، ص ۱۲۳)

ربیع الآخر کے نفل

اس مہینہ کی پہلی، پندرہویں، اور انتیسویں تاریخوں میں جو کوئی چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد پانچ پانچ مرتبہ پڑھے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے

لئے چار حوریں پیدا کی جاتی ہیں۔(جواہر غیبی)

ربیع الاٰخر کا خاص وظیفہ

۱۲۰۰ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ''

(پانچواں مہینہ) جمادی الاولیٰ

اسلامی تاریخ کا پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ ہے، اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا تو ایسا موسم تھا جب پانی جم جاتا تھا۔

جمادی الاولیٰ کی اہم شخصیّات کے ایّام، وواقعات

۸ تاریخ کو سیدنا علی المرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پیدا ہوئے تھے۔

۱۹ تاریخ کو حضرت سیِدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا کی ولادت ہوئی ہے۔

۱۵ تاریخ کو واقعہ جمل پیش آیا تھا۔(عجائب المخلوقات، ص ۴۵)

جمادی الاولیٰ کے نفل

پہلی تاریخ کو رات میں چار رکعت اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھیں۔تو اللہ تعالیٰ نوّے ہزار سال کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔اور نوّے ہزار برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹا دیتا ہے۔(جواہر غیبی)

جمادی الاولیٰ کا خاص وظیفہ

۱۲۰۰ مرتبہ ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ''

(چھٹا مہینہ) جمادی الاُخریٰ

چھٹا مہینہ جمادی الاُخریٰ ہے۔کیونکہ جب اس مہینہ کا نام رکھا گیا تھا اس وقت

موسم کا آخر تھا۔جس میں پانی جمتا تھا، اس وجہ سے اس کو جمادی الاُخریٰ کہا گیا۔

جمادی الاُخریٰ کی اہم شخصیّات کے ایّام، وواقعات

پہلی تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس پہلی مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تھے۔

۹ تاریخ کو سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ولادت پاک ہوئی۔

۱۴ تاریخ کو موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

۱۵ تاریخ کو سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کعبہ معظّمہ کو گرایا تھا، اور اسی ہیئت پر لوٹایا تھا جس پر ابراہیم علیہ السلام کے زمانۂ مبارکہ میں تھا۔

۲۰ تاریخ کو سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

۲۲ تاریخ کو عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے۔

جمادی الاُخریٰ کے نوافل

پہلی تاریخ کو چار رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۱۳ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھیں، تو اس شخص کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور ایک لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

دوسری اہم نماز وہ ہے جس کو سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ پڑھا کرتے تھے، وہ یہ ہے کہ پہلی شب میں بارہ ۱۲ رکعت پڑھا کرتے تھے اس میں کوئی خاص سورت مقرر نہیں ہے۔(عام طریقے سے چھ سلام کے ساتھ ۱۲ رکعتیں پڑھی جائیں گی)

جمادی الاُخریٰ کا خاص وظیفہ

۱۰۰ مرتبہ روزانہ ''سورۂ فاتحہ''

(ساتواں مہینہ) رجب

اسلامی تاریخ کا ساتواں مہینہ رجب المرجب ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رجب ''ترجیب'' سے ماخوذ ہے۔ترجیب کے معنی تعظیم کے ہیں۔اہل عرب اس مہینہ کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ کہتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اس لئے اس کو رجب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔رجب کو اصم (بہرہ) بھی کہا جاتا ہے۔کیونکہ اس میں کسی فریادی کی آواز نہیں سنی جاتی تھی۔

رجب المرجب کے اہم واقعات

پہلی تاریخ کو سیدنا نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے۔

چار تاریخ کو جنگِ صفین کا واقعہ پیش آیا۔

۱۳ تاریخ ولادت امیر المؤمنین علی کرّم اللہ وجہہ الکریم

ستائیسویں شب کو محبوبِ کبریا ﷺ جسمانی معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔جس میں آسمانی سیر اور جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمایا اور دیدارِ الٰہی سے مشرّف ہوئے۔

اٹھائیسویں تاریخ کو حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا۔(عجائب المخلوقات، ص ۴۵)

جنت کی نہر

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک نہر ہے جسے ''رجب'' کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رجب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ عزوجل اسے اس نہر سے سیراب کرے گا''۔

(شعب الایمان، جلد ۳، صفحہ ۳۶۷، حدیث ۳۸۰۰)

جنت کا محل

سیدنا ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رجب کے روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک محل ہے۔(شعب الایمان، جلد ۳، صفحہ ۳۶۸، حدیث ۳۸۰۲)

ستائیسویں شب کی فضیلت

رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔جو اس میں بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سی ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد ۱۰۰ بار یہ پڑھے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، استغفار سو بار، درود شریف سو بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت میں سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے گا سوائے اس دعا کے جو گناہ کے لیے ہو۔

(شعب الایمان، جلد ۳، صفحہ ۳۷۴، حدیث ۳۸۱۲)

ستائیسویں رجب کے روزے کی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رسالت، مجدد دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ ''فوائد ہناد'' میں سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ کریم، رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ستائیس رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے، دس برس کے گناہوں کا کفّارہ ہو''۔(فتاویٰ رضویہ مخرجہ، جلد ۱۰، صفحہ ۶۴۸)

سوسال کے روزے کا ثواب

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزّوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے: ''رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اس نے سوسال کے روزے رکھے اور یہ رجب کی ستائیس تاریخ ہے۔ اسی دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزّوجل نے مبعوث فرمایا''۔

(شعب الایمان، جلد ۳، صفحہ ۳۷۴، حدیث ۳۸۱۱)

رجب المرجب کی پہلی رات کے خصوصی نوافل

شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! رجب کا چاند طلوع ہوگیا اگر اس مہینے میں کوئی مؤمن مرد یا عورت بیس ۲۰ رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو محو فرمادیتا ہے اور اس کو اتنا اجر عطا فرمائے گا کہ جیسے اس نے پورے مہینے کے روزے رکھے۔ اور اس کا شمار آئندہ سال تک نماز پڑھنے والوں میں ہوگا۔ (یعنی اس کو سال بھر کی نمازوں کا ثواب ملے گا) (غنیۃ الطالبین، صفحہ ۳۶۰)

لیلۃ الرغائب کے نوافل

ماہِ رجب کی پہلی جمعرات کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں۔

اس رات میں مغرب کی نماز کے بعد بارہ رکعت نفل چھ سلام سے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص بارہ (۱۲) بارہ (۱۲) مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ درود شریف ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

پھر سجدے میں جاکر ستر (۷۰) مرتبہ یہ پڑھے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحُ

اور سجدے سے سر اٹھاکر ستر (۷۰) مرتبہ یہ پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ۔

پھر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی سجدۂ اوّل والی دعا پڑھے۔ اور پھر سجدہ میں رہ کر جو دعا مانگے گا وہ قبول ہوگی۔ (ماثبت من السنۃ، ص ۱۳۶)

۲۷ رجب المرجب شبِ معراج کے نوافل

رجب کی ستائیسویں شب کو دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد اکیس مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس ۱۰ مرتبہ درود پاک پڑھیں، اور پھر کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُشَاھَدَۃِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَبِالْخَلْوَۃِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِھَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِہٖ لَیْلَۃَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبُ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ اور جب دوسروں کے دل مُردہ ہوجائیں گے تو اس کا دل زندہ رکھے گا۔ (نزھۃ المجالس، ج ۱ ص ۱۳۰)

رجب المرجّب کا خصوصی وظیفہ

روزانہ ۱۲۰۰ مرتبہ ''اَللّٰہُ الصَّمَدُ'' پڑھنا ہے

(آٹھواں مہینہ) شعبان

اسلامی تاریخ کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شعبان ''تشعب'' سے ماخوذ ہے۔اور تشعب کے معنیٰ تفرق کے ہیں۔چونکہ اس ماہ میں بھی خیرِ کثیر متفرق ہوتی ہے، نیز بندوں کو رزق بھی متفرق تقسیم ہوتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ شعبان اس لئے شعبان ہے کہ اس میں روزہ دار کے لئے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے۔یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔(ماثبت بالسنۃ)

شعبان المعظم کے مشہور واقعات

پہلی یا تیسری تاریخ کو سیدنا امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

چوتھی تاریخ کو حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

پندرہویں تاریخ کو شبِ برأت جسے لیلۃ المبارکہ بھی کہتے ہیں جس میں امتِ مسلمہ کے کثیر افراد کی مغفرت ہوتی ہے۔

سولہویں تاریخ کو تحویلِ قبلہ کا حکم ہوا۔(عجائب المخلوقات، ص ۷۴)

شعبان المعظم کی فضیلت

رسول اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، شافع امم ﷺ کا شعبان المعظم کے بارے میں فرمان مکرم ہے:

شَعبَانُ شَهرِی وَرَمَضَانُ شَهرُ اللّٰهِ

شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک اللہ عزوجل کا مہینہ ہے۔

(الجامع الصغیرالحدیث، ۴۸۸۹، صفحہ ۳۰۱)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

فَضْلُ رَجَبَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ الْقُرْآنِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ وَفَضْلُ شَعْبَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِیْ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ

ترجمہ: رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی قرآن مجید کی فضیلت باقی کلام پر اور شعبان کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت باقی انبیاء پر اور رمضان کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اس کی مخلوقات پر۔

(غنیۃ الطالبین، ص ۳۷۲، نزہۃ المجالس)

شعبان میں پانچ حروف ہیں: ۱۔ش سے شرف۔ ۲۔ع سے علو۔ ۳۔ب سے بِر (احسان و بھلائی) ۴۔الف سے الفت اور ۵۔ن سے نور ہے۔یہ پانچوں حروف بارگاہ الٰہی میں بندے کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، اس ماہ میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔برکتوں کا نزول ہوتا ہے، خطاؤں کو معاف کیا جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ پر درود کی کثرت کی جاتی ہے۔درود بھیجنے کا یہ خاص مہینہ ہے۔(غنیۃ الطالبین، ص ۳۷۲)

رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟

مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عزوجل و ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کی گئی کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ''تعظیم رمضان کے لیے شعبان کا''۔پھر عرض کی گئی کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: رمضان کے مہینہ میں صدقہ کرنا۔

(سنن الترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۴۶، حدیث ۶۶۳)

بھلائیوں والی راتیں

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: میں نے نبیٔ کریم، رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ عزوجل (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے (1) بقرہ عید کی رات (2) عید الفطر کی رات (3) شعبان کی پندرھویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رزق اور (اس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں (4) عرفہ (نو ذوالحجہ) کی رات، اذان (فجر) تک۔ (الدر المنثور، جلد ۷، صفحہ ۴۰۲)

سب سے محبوب مہینہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ قَیْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ کَانَ أَحَبَّ الشُّهُوْرِ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ یَّصُوْمَهٗ شَعْبَانَ ثُمَّ یَصِلُهٗ بِرَمَضَانَ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی قیس سے مروی ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ مہینہ شعبان کا تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رمضان سے ملا دیتے۔ (سنن ابوداؤد، ج ۲ ص ۲۹۹)

شبِ برأت میں عبادت اور پندرہ شعبان کا روزہ

عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ مشکل کشا سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ کا فرمان عظیم ہے۔ جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۱۶۰)

معلوم ہوا کہ یہ رات صرف عبادت کی رات ہے۔ اس میں اپنا وقت ذکر اللہ، تسبیح تہلیل، تحمید، تقدیس، تلاوت قرآن، درود پاک، اور نوافل کی کثرت میں گزارنا چاہئے۔ اور دن روزے جیسی عظیم باطنی عبادت میں گزارنا چاہئے۔

پورے مہینے کے روزے

عَنْ أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَرَكَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِّنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ یُّغْفَلُ النَّاسُ عَنْهُ بَیْنَ رَجَبٍ وَّرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِیْهِ الْاَعْمَالُ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَأُحِبُّ أَنْ یُّرْفَعَ عَمَلِیْ وَأَنَا صَائِمٌ

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ ﷺ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رجب و رمضان کے درمیان میں شعبان وہ مہینہ ہے کہ لوگ اس (کی اہمیت و شان) سے غافل ہیں۔ اس میں بندوں کے اعمال ربّ تعالیٰ کے حضور اٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھیں کہ میں روزہ دار ہوں۔ (مصنف لابن ابی شیبہ، ج ۲ ص ۳۴۶)

پہلی اور آخری جمعرات کا روزہ

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شعبان کی پہلی اور آخری جمعرات کو روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اس کو جنّت میں داخل کرے۔ (نزہۃ المجالس)

اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو

اُمّ المُؤمنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان

سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ پورے شعبان کے ہی روزے رکھ لیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے کہ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو۔ اللہ عزّوجل اس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۲۹۸)

مرنے والوں کے نام

سَیِّدَتُنَا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا سب مہینوں میں آپ ﷺ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو محبوب ربُّ العباد ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقت رخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔ (مسند ابو یعلی، ج ۴ ص ۲۷۷)

قرآن کریم سے شبِ برأت کی فضیلت

یوں تو ماہِ شعبان کا ہر دن اپنی فضیلت وقدر ومنزلت کے اعتبار سے باعثِ برکت وباعثِ سعادت ہے۔ مگر اس میں خصوصیت کے ساتھ پندرہویں شعبان یعنی شبِ برأت جو کہ لیلہ مُبارکہ کہلاتی ہے سب سے زیادہ افضل واعلیٰ شب ہے۔ حتّٰی کہ ربّ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں اس کی تعریف اس انداز میں فرمائی:۔

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

’’قسم اس روشن کتاب کی بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بیشک ہم ڈرسنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم

سے بیشک ہم بھیجنے والے ہیں۔ تمہارے رب کی طرف سے رحمت، بیشک وہی سنتا جانتا ہے‘‘۔ (پارہ ۲۵ سورۂ دخان، آیت ۱ تا ۶)

امام بغوی، امام طبری، امام قرطبی، امام رازی، امام خازن، امام قشیری، امام زمخشری صاحب کشاف، صاحبین تفسیر جلالین اور دیگر جلیل القدر مفسّرین کرام رحمہم اللہ علیہم فرماتے ہیں لیلہ مبارکہ سے مراد شبِ برأت ہے اور اس بابرکت رات میں ہر شخص کا رزق لکھ دیا جاتا ہے کہ کس قدر اس کو ملے گا اور اتنا استعمال کرے گا۔ اسی طرح موت کا وقت بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص اتنی مدت تک زندہ رہے گا اور فلاں وقت میں انتقال کرے گا۔ اسی طرح جو کام اگلے سال تک ہونے والا ہوتا ہے وہ سب لکھ دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ اس رات میں نئی فہرستیں مرتّب ہوتی ہیں اور بارگاہ الٰہی میں پیش کردی جاتی ہیں۔

گنہگاروں پر کرم

سَیِّدَتُنَا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

(شعب الایمان، ج ۳ ص ۳۸۳)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر ابن زید رضی اللہ عنہما سے جو روایت نقل کی اس میں قاتل کا بھی ذکر ہے۔ (مسند امام احمد، ج ۲ ص ۵۸۹)

تمام زمین والوں کی بخشش

حضرت سیدنا مُرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزّوجل شعبان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافر اور عداوت والے کے۔ (اَلمُتجَر الرّابح ص ۳۷۶)

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ مشکل کشا سیدنا علیِ المرتضیٰ شیر خدا کرّم اللہ تعالی وجہہُ الکریم پندرہویں شعبان المعظّم کی رات اکثر باہر تشریف لاتے۔ ایک بار اسی طرح شبِ برأت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرت سیدنا داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پندرہویں شعبان کی رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں جس شخص نے جو بھی دعا اللہ عزّوجل سے مانگی اس کی دعا اللہ عزّوجل نے قبول فرمائی۔ اور جس نے مغفرت طلب کی اللہ عزّوجل نے اس کی مغفرت فرمادی۔ بشرطیکہ دعا کرنے والا عُشّار (یعنی ظلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہن، نجومی، (ظالم) پولیس والا، حاکم کے سامنے چغلی کھانے والا، گویّا اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاؤدَ اِغْفِرْ لِمَنْ دُعَاكَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوِ اسْتَغْفَرَكَ فِیْھَا

یعنی اے اللہ عزّوجل! اے داؤد علیہ السلام کے ربّ جو اس رات میں تجھ سے دعا کرے یا مغفرت طلب کرے تو اس کو بخش دے۔ (مَاثَبتَ بِالسُّنَّۃ، ص ۳۵۴)

محروم و بدنصیب لوگ

حُجّۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شراب کا عادی، زنا کا عادی، ماں باپ کا نافرمان، قطعِ تعلّق کرنے والا، فتنہ باز، چغل خور کی اس رات بخشش نہیں۔

ایک روایت میں فتنہ باز کی جگہ تصویریں بنانے والا آیا ہے۔ (مُکاشَفۃُ القلوب، ص ۳۰۴)

پندرہویں شب میں تجلّی

اُمّ المُؤمنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، سراپا رحمت، محبوب ربّ العزت عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزّوجل شعبان کی پندرہویں شب میں تجلّی فرماتا ہے۔ استغفار (یعنی توبہ) کرنے والوں کو بخش دیتا اور طالبِ رحمت پر رحم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔"

(شعب الایمان، جلد ۳، صفحہ ۳۸۳، حدیث ۳۸۳۵)

آسمانِ دنیا پر تجلّی

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا نَھَارَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ فِیْہَ الْغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مُسْتَغْفِرٌ فَاَغْفِرُ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاَعَافِیَہٗ اَلَا سَائِلٌ فَاُعْطِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلِعَ الْفَجْرُ

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ مشکل کشا سیدنا علیِّ المرتضیٰ شیر خدا کرّم اللہ تعالی وجہہُ الکریم سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظیم ہے۔ جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالی غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے عافیّت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر

طلوع ہوجائے۔(سنن ابن ماجہ، ج ۱ ص ۴۴۴)

شعبان المعظّم کی پہلی شب کے نوافل

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو یکم شعبان کی رات بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ ۵ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بارہ ہزار شہید کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے گا کہ گویا کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اسّی (۸۰) دن تک کے گناہ نہ لکھے جائیں گے۔(نزہۃ المجالس)

شبِ برأت کے مغرب کے بعد کے چھ نوافل

مغرب کے فرض و سنت ادا کرنے کے بعد چھ رکعت خصوصی نوافل ادا کرنا معمولات اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہے۔ مغرب کے فرض و سنت وغیرہ ادا کر کے چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کیجئے۔ پہلی دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل یہ عرض کیجئے: اے اللہ عزّوجل! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔ دوسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل عرض کیجئے: یا اللہ تعالیٰ عزّوجل! ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل اس طرح عرض کیجئے: یا اللہ عزّوجل! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے صرف اپنا محتاج رکھ اور غیروں کی محتاجی سے بچا۔ ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار قل ھو اللہ یا ایک بار سورۂ یٰسٓ پڑھیے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک شخص سورۂ یٰسٓ شریف بلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سنیں، اس میں یہ خیال رکھے کہ دوسرا اس دوران زبان سے یٰسٓ شریف نہ پڑھے۔ ان شاء اللہ عزوجل رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ

جائے گا۔ ہر بار یٰسٓ شریف کے بعد دعائے نصف شعبان بھی پڑھیں۔

شعبان المعظم کی خصوصی دعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ

جو شخص شعبان المعظّم میں ان کلمات کا وظیفہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرماتا ہے ہزار برس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور وہ اپنی قبر سے اس حالت میں باہر آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح منور ہوگا نیز وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیقین میں شمار ہوگا۔(نزہۃ المجالس: ج ۱ ص ۱۴۷)

دعائے نصف شعبان المعظم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْہِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَاَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّیُبْرَمُ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ

الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: اللہ عزّوجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ اے اللہ عزّوجل! اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل وانعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے اللہ عزّوجل! اگر تو اپنے یہاں اُمّ الکتاب (لوح محفوظ) میں مجھے شقی (بدبخت) محروم، دھتکارا ہوا اور رزق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے اللہ عزّوجل! اپنے فضل سے میری بدبختی، محرومی، ذلت اور رزق کی تنگی کو مٹادے اور اپنے پاس اُمّ الکتاب میں مجھے خوش بخت، رزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثبت (تحریر) فرمادے کہ تو نے ہی اپنی نازل کی ہوئی کتاب میں اپنے ہی بھیجے ہوئے نبی ﷺ کی زبان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے کہ ''اللہ عزّوجل جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا (لکھتا) ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے''۔ (کنز الایمان، پارہ ۱۳، رعد ۳۹)
اے میرے اللہ عزّوجل! تجلّی اعظم کے وسیلے سے جو نصف شعبان المکرم کی رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) مصیبتوں اور رنجشوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے ہیں اور نہیں بھی جانتے جب کہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔

شعبان المعظّم کی پندرہویں شب کے نوافل

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ جو میرا نیازمند امتی شبِ برأت میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے۔ اور اس کی عمر میں برکت ہوگی۔

(نزھۃ المجالس، ج ۱ ص ۱۹۲)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سو ۱۰۰ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف ستّر مرتبہ نگاہ کرم فرمائے گا اور ہر نگاہ میں اس کی ستّر حاجتیں پوری فرمائے گا ادنیٰ حاجت اس کی بخشش ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شعبان کے دو نفل کا ثواب چارسو سال کی عبادت سے زیادہ ہے

ایک طویل حکایت کا خلاصہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک ایسے بزرگ کو دیکھ کر ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا، جو کہ چارسو (۴۰۰) سال سے ایک پتھر کے اندر محوِ عبادت تھے۔ مولا! کیا تو نے اس سے افضل مخلوق پیدا نہیں کی۔ جواب ملا: اے عیسیٰ! میرے محبوب ﷺ کی امّت کا جو فرد شعبان میں دو رکعت نفل پڑھ لے، ان دو نفل کا ثواب اس کی چارسو سال کی عبادت سے زیادہ ہوگا۔ یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کاش میں بھی احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی امّت میں ہوتا۔

شبِ برأت نیاز وفاتحہ کرنا

شبِ برأت نیاز وفاتحہ کرنا دراصل ایصال ثواب کا ایک ذریعہ ہے۔ اور ایصال ثواب ہر وقت جائز ومستحب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے:

''جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے، اللہ عزوجل اس کے لیے ہر مومن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے''۔

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۳۵۲، حدیث ۱۷۵۹۸)

دوسرے مقام پر فرمایا: زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کے لیے ''دعائے مغفرت'' کرنا ہے۔ (شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۲۰۳، حدیث ۷۹۰۵)

شب برأت کے حلوہ سے متعلق فتویٰ

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام ومفتیان اعلام اس مسئلہ میں کہ ماہ شعبان کی چودھویں تاریخ کو عوام اہلسنت میں مدت مدید سے دستور چلا آرہا ہے کہ حلوا پکا کر اس پر حضرت اویس قرنی وحضرت حمزہ سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور اپنے دوسرے خاندانی لوگوں کی فاتحہ کرتے ہیں اور کچھ حصہ محتاجوں کو اور باقی اعزا واقارب میں تقسیم کیا کرتے ہیں اور اس رسم کو لوگ بطور اتباع سلف کرتے ہیں، بعض علماء اس رسم کو بے اصل اور ہنود کی رسوم کے مشابہ فرما کر روکتے ہیں اور بعض اس رواج کو بے ضرر جان کر منع نہیں فرماتے اور بعض کو اصرار ہے کہ یہ رواج قدیم بے سبب نہیں ہے لہذا تارک کو خاطی کہتے ہیں جواب دنداں شکن مفصل مدلل ارشاد فرمایا جائے۔ یہ رواج مسلمانوں میں کس زمانہ سے شروع ہوا ہے اور اس کی شریعت اسلامیہ میں کوئی اصلیت ہے یا نہیں؟

الجواب

شریعت اسلامیہ میں ایصال ثواب کی اصل ہے اور صدقات مالیہ کا ثواب بالاجماع ائمہ اہلسنت پہنچتا ہے اور تخصیصات عرفیہ کو حدیث نے جائز فرمایا کہ: صَوْمُ

يَوْمِ السَّبْتِ لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ - سنیچر کا روزہ نہ تجھے مفید ہے اور نہ تیرے لئے نقصان دہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، ج ۶ ص ۳۶۸، المکتب الاسلامی بیروت)

مانعین کی یہ جہالت ہے کہ جواز خصوصی کے لئے دلیل خصوصی مانگتے ہیں اور منع خصوص کے لئے دلیل خصوصی نہیں دیتے اِن سے پوچھئے تم جو منع کرتے ہو آیا اللہ ورسول نے منع کیا ہے یا اپنی طرف سے کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ ورسول نے منع فرمایا ہے تو دکھاؤ کہ کون سی آیت وحدیث میں ہے کہ حلوا ممنوع ہے یا حضرت سید الشہداء حمزہ یا حضرت خیر التابعین اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس کا ثواب پہنچانا ممنوع ہے یا اعزہ واحبّا میں اس کا تقسیم کرنا ممنوع ہے اور جب نہیں دکھا سکتے تو جو بات اللہ ورسول نے منع نہیں فرمائی تم اس کے منع کرنے والے کون، آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ (کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں (اس کی اجازت دی ہے) یا تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹ لگاتے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲۳ ص ۱۲۹ تا ۱۳۳)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتوی سے معلوم ہوا کہ حلوہ یا کسی بھی قسم کے طعام اور مشروب پر نیاز و فاتحہ کرنا شرعاً بالکل جائز اور مستحب عمل ہے۔ اور جس چیز سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع نہیں کیا، کوئی اس کو ناجائز وحرام نہیں ٹھہرا سکتا۔ اور جو ایسا کرے وہ قرآن کریم کی رو سے اللہ پر بہتان باندھنے والا جھوٹا شخص ہے۔

سال بھر جادو سے حفاظت کا نسخہ

شعبان المعظّم کی پندرہویں رات بیری یعنی بیر کے درخت کے سات پتے پانی میں جوش دے کر (جب نہانے کے قابل ہوجائے تو) غسل کریں ان شاء اللہ عزوجل تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔ (اسلامی زندگی، ص ۱۱۳)

شبِ برأت میں قبرستان جانا سنّت ہے

اُمّ الْمُؤمنین سَیِّدُ تُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات سرورِ کائنات شاہ موجودات ﷺ کو نہ دیکھا تو بقیع پاک میں مجھے مِل گئے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول عزّوجل و ﷺ تمہاری حق تلفی کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ ازواجِ مُطہّرات میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو آقا دو جہاں رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔

(سنن ترمذی، ج ۲ ص ۱۸۳)

قبر پر موم بتیاں جلانا

شب براءت میں مسلمان مردوں کا قبرستان جانا سنت ہے (خواتین کو شرعاً اجازت نہیں) قبروں پر موم بتی نہیں جلا سکتے، ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضرورتاً اجالا حاصل کرنے کے لیے قبر سے ہٹ کر موم بتی جلا سکتے ہیں، اسی طرح حاضرین کو خوشبو پہنچانے کی نیت سے قبر سے ہٹ کر اگر بتیاں جلانے میں حرج نہیں۔ مزارات اولیاء رحمھم اللہ تعالیٰ پر چادر چڑھانا اور اس کے پاس چراغ جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ متوجہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہو کر اکتساب فیض کرتے ہیں۔ اگر اولیاء اور عوام کی قبریں یکساں رکھی جائیں تو بہت سارے دینی فوائد ختم ہو کر رہ جائیں۔

آتش بازی بنانا، بیچنا، استعمال حرام ہے

افسوس! آتش بازی کی ناپاک رسم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے،

مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتش بازی کی نذر ہو جاتا ہے اور آئے دن یہ خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ آتش بازی سے اتنے گھر جل گئے اور اتنے آدمی جھلس کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، پھر یہ کام اللہ عزّوجل کی نافرمانی بھی ہے۔ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں۔ ''آتش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے''۔ (اسلامی زندگی صفحہ ۷۸)

تجھ کو شعبان معظم کا خدایا واسطہ عزّوجل
بخش دے رب محمد تو مری ہر اک خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

شعبان المعظم کا خصوصی وظیفہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

۱۲۰۰ مرتبہ روزانہ

(نواں مہینہ) رمضان

اسلامی نواں مہینہ رمضان مبارک ہے اس کی وجۂ تسمیہ یہ ہے کہ رمضان رمض سے ماخوذ ہے، اور رمض کا معنی جلانا ہے، کیونکہ یہ مہینہ مسلمانوں کے گناہوں کو جلا دیتا ہے اس لئے اس کو رمضان کہا جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۵)

رمضان المبارک کے اہم واقعات

پہلی رمضان المبارک کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

تین رمضان المبارک کو ابراہیم علیہ السلام پر صحائف نازل ہوئے۔

چھٹی تاریخ کوسیدنا موسیٰ علیہ السلام پرتوریت نازل ہوئی۔

تیرہویں تاریخ کوعیسیٰ روح اللہ علیہ السلام پرانجیل شریف نازل ہوئی۔

اٹھارہویں تاریخ کوسیدنا داؤد علیہ السلام پرزبورشریف نازل ہوئی۔

ستائیسویں تاریخ کوہمارے پیارے مدنی آقا ﷺ پرقرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا۔

(غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۵)

سترہویں تاریخ (۱۷) کومکہ مکرّمہ فتح ہوا۔اور جنگ بدر کامعرکہ پیش آیا۔

ستائیسویں کوجنگ بدر میں فرشتوں کانزول ہوا۔

رمضان عظیم الشّان نعمت ہے

پیارے بھائیو! خدائے رحمن عزوجل کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں ماہ رمضان جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا۔ماہ رمضان کے فیضان کے کیا کہنے! اس کی تو ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔اس مہینے میں اجروثواب بہت ہی بڑھ جاتا ہے۔نفل کا ثواب فرض کے برابراور فرض کا ثواب سترگنا کردیا جاتا ہے۔بلکہ اس مہینے میں توروزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔عرش اٹھانے والے فرشتے روزہ داروں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

مچھلیاں افطار تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں

اور ایک حدیث پاک کے مطابق ''رمضان کے روزہ دار کے لیے دریا کی مچھلیاں افطار تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں''۔(الترغیب والترہیب، جلد ۲، صفحہ ۵۵، حدیث ۶)

سونے کے دروازے والامحل

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مکی مدنی سلطان، رحمت

عالمیان ﷺ کافرمان رحمت نشان ہے:''جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے توآسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اورآخررات تک بندنہیں ہوتے جوکوئی بندہ اس ماہ مبارک کی کسی بھی رات میں نماز پڑھتا ہے تواللہ عزوجل اس کے ہرسجدہ کے عوض (یعنی بدلہ میں) اس کے لیے پندرہ سونیکیاں لکھتا ہے اوراس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بناتا ہے۔جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے۔اور ہردروازے کے پٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یاقوت سرخ جڑے ہوں گے۔پس جوکوئی ماہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تواللہ عزوجل مہینے کے آخردن تک اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے اوراس کے لیے صبح سے شام تک سترہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔رات اوردن میں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اس کے ہرسجدہ کے عوض اسے (جنت میں) ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ اس کے سائے میں گھڑسوار پانچ سوبرس تک چلتا رہے''۔

(شعب الایمان، جلد ۳ ج صفحہ ۳۱۴، حدیث ۳۶۳۵)

سبحان اللہ! عزّوجل پیارے بھائیو! خدائے حنان ومنان عزّوجل کا کس قدر عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب ذیشان، رحمت عالمیان ﷺ کے طفیل ایسا ماہ رمضان عطا فرمایا کہ اس ماہ مکرم میں جنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں اور نیکیوں کا اجرخوب بڑھ جاتا ہے۔بیان کردہ حدیث کے مطابق رمضان المبارک کی راتوں میں نماز اداکرنے والے کو ہرایک سجدہ کے بدلے میں پندرہ سونیکیاں عطا کی جاتی ہیں نیز جنت کا عظیم الشان محل مزید برآں۔اس حدیث مبارک میں روزہ داروں کے لیے یہ بشارت عظمیٰ بھی موجود ہے کہ صبح تا شام ستر ہزار فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

پانچ خصوصی کرم

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالمیان، سلطان دوجہاں، شہنشاہ کون ومکاں، حبیب رحمن عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذی شان ہے: ''میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں۔

(1) جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزّوجل ان کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عزّوجل نظر رحمت فرمائے اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا (2) شام کے وقت ان کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے (3) فرشتے ہر رات اور دن ان کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں (4) اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے ''میرے (نیک) بندوں کے لیے مزین (یعنی آراستہ) ہوجا عنقریب وہ دنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے (5) جب ماہ رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عزوجل سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ لیلۃ القدر ہے؟ ارشاد فرمایا: ''نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہوجاتے ہیں تو انہیں اجرت دی جاتی ہے''۔ (الترغیب والترہیب، جلد ۲، صفحہ ۵۶، حدیث ۷)

صغیرہ گناہوں کا کفارہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور پُرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پُرسرور ہے: ''پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور ماہ رمضان اگلے ماہ رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے''۔

(صحیح مسلم، صفحہ ۱۴۴، حدیث ۲۳۳)

توبہ کا طریقہ

سبحان اللہ عزّوجل! رمضان المبارک میں رحمتوں کی چھما چھم بارشیں اور گناہ صغیرہ کے کفّارے کا سامان ہوجاتا ہے۔ گناہ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔ توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو گناہ ہوا خاص اس گناہ کا ذکر کرکے دل کی بیزاری اور آئندہ اس سے بچنے کا عہد کرکے توبہ کرے۔ مثلاً جھوٹ بولا، تو بارگاہ خداوندی عزّوجل میں عرض کرے، یااللہ! عزّوجل میں نے جو یہ جھوٹ بولا اس سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ نہیں بولوں گا۔ توبہ کے دوران دل میں جھوٹ سے نفرت ہو اور ''آئندہ نہیں بولوں گا''۔ کہتے وقت دل میں یہ ارادہ بھی ہو کہ جو کچھ کہہ رہا ہوں ایسا ہی کروں گا جبھی توبہ ہے۔ اگر بندے کی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ اس بندے سے معاف کروانا بھی ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ ذیشان، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان، محبوب رحمن عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان رحمت نشان ہے: ''رمضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں ایک منادی یہ ندا کرتا ہے، اے اچھائی مانگنے والے! مکمل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہوجا۔ اور اے شریر! شر سے باز آجا اور عبرت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب! کہ اس کی طلب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دعا مانگنے والا! کہ اس کی دعا قبول کی

جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر شب میں افطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گنہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔ (الدرالمنثور، جلد۱، صفحہ ۴۴۶)

مدینے کے دیوانو! رمضان المبارک کی جلوہ گری تو کیا ہوتی ہے، ہم غریبوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خوب مغفرت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ کاش! ہم گنہگاروں کو بطفیل ماہ رمضان، سرور کون ومکاں، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان محبوب رحمٰن عزّوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت بھرے ہاتھوں جہنم سے رہائی کا پروانہ مل جائے۔ امام اہل سنت علیہ رحمۃ الرحمن بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کرتے ہیں:

تمنا ہے فرمایئے روز محشر
یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے

روزانہ دس لاکھ گنہگاروں کی دوزخ سے رہائی

اللہ تعالیٰ کی عنایتوں اور بخششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر سرکار نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، باذن پروردگار دو عالم کے مالک ومختار، شہنشاہ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ عزّوجل کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ اور ہر روز دس لاکھ (گنہگاروں) کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے۔ ملائکہ خوشی کرتے ہیں

اور اللہ عزّوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے: اے گروہ ملائکہ! اس مزدور کا کیا بدلہ جس نے کام پورا کر لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ''اس کو پورا پورا اجر دیا جائے''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا''۔ (کنزالعمال، جلد۸، صفحہ ۲۱۹، حدیث ۲۳۷۹۲)

رمضان کے آخری دن کی فضیلت

رمضان المبارک کے آخری دن میں اتنے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے جتنا کہ اول رمضان سے آخر رمضان تک آزاد ہوتے ہیں۔ (عجائب المخلوقات، ص ۴۶)

جمعہ کی ہر ہر گھڑی میں دس لاکھ کی مغفرت

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب رب العلمین، سید الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین، جناب رحمۃ للعلمین عزّوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دلنشیں ہے، ''اللہ عزّوجل ماہ رمضان میں روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا، نیز شب جمعہ اور روز جمعہ (یعنی جمعرات کو غروب آفتاب سے لے کر جمعہ کے غروب آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حق دار قرار دیئے جا چکے ہوتے ہیں۔ (کنزالعمال، جلد۸، صفحہ ۲۲۳، حدیث ۲۳۷۱۶)

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا　　پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر　　لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

پیارے بھائیو! بیان کردہ احادیث مبارکہ میں ربّ الانام عزّوجل کے کس قدر عظیم الشان انعام و اکرام کا ذکر ہے۔ سبحان اللہ عزّوجل! رمضان المبارک میں روزانہ دس لاکھ

ایسے گنہگاروں کی بخشش ہو جایا کرتی ہے جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم کے حق دار قرار پا چکے ہوتے ہیں۔ نیز شب جمعہ اور روز جمعہ کی تو ہر ہر گھڑی میں دس دس لاکھ گنہگار عذاب نار سے آزاد قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر رمضان المبارک کی آخری شب کی تو کیا خوب بہار ہے کہ سارے ماہ رمضان میں جتنے بخشے گئے ہیں اس کے شمار کے برابر گنہگار اس ایک رات میں عذاب نار سے نجات پاتے ہیں۔ اے کاش! اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں اور بدکاروں کو بھی ان مغفرت یافتگان میں شامل کر لے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

جب کہا عصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں
جن کے پلّے کچھ نہیں ہے ان خریداروں میں ہوں
تیری رحمت کے لیے شامل گنہگاروں میں ہوں
بول اٹھی رحمت، نہ گھبرا مددگاروں میں ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

خرچ میں کشادگی کرو

سیدنا ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، سرور ذیشان، رحمت عالمیان، سردار دو جہاں، محبوب رحمن عزّوجل و ﷺ کا فرمان برکت نشان ہے: ''ماہ رمضان میں گھر والوں کے خرچ میں کشادگی کرو کیونکہ ماہ رمضان میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے''۔ (الجامع الصغیر، صفحہ ۱۶۲، حدیث ۲۷۱۶)

پیارے بھائیو! ماہ رمضان کے فضائل سے کتب احادیث مالا مال ہیں۔ رمضان المبارک میں اس قدر برکتیں اور رحمتیں ہیں کہ ہمارے پیارے آقا، مکے مدینے والے مصطفی ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا: ''اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے تو میری

امت تمنا کرتی کہ کاش پورا سال رمضان ہی ہو''۔ (صحیح ابن خزیمۃ، جلد ۳، صفحہ ۱۹۰، حدیث ۱۷۷۶)

رمضان کے روزے فرض ہیں

پارہ ۲ سورۂ بقرہ کی آیت ۱۸۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے''۔

رمضان شریف کے روزے ہر بالغ، مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ چونکہ روزہ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اس کا تارک خیر و بھلائی سے محروم ہے، اور روزے نہ رکھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ مسلمان روزے رکھنے سے ایک تو اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہے دوسرے بڑے ثواب کا مستحق بنتا ہے۔

روزہ بہت ہی عمدہ عبادت ہے اس کی فضیلت میں بہت حدیثیں آئیں ان میں سے بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

آسمان اور رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب رمضان آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری، مسلم)

جہنّم کے دروازے بند اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں

امام احمد وترمذی وابن ماجہ کی روایت میں ہے جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنّ قید کر لئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو اُن میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے اے خیر طلب کرنے والے! متوجہ ہو اور اے شر کے چاہنے والے! باز رہ اور کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔ (مسند احمد وترمذی)

رمضان بَرَکت Blessing کا مہینہ ہے
اور اس کے روزے فرض ہیں

امام احمد ونسائی کی روایت میں ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ بیشک محروم ہے۔ (مسند احمد، نسائی)

رسول اللہ ﷺ کا وعظ مبارک

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا ''اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، برکت والا مہینہ آیا وہ مہینہ، جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اِس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور اس کی رات میں قیام (نماز پڑھنا) تطوّع (یعنی سنت) جو اس میں نیکی کا

کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستّر فرض ادا کئے۔ (شعب الایمان، ج ۳ ص ۳۰۵)

یہ مہینہ صبر Patience کا ہے (وعظ مبارک)

یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات (غمخواری Consolation) کا ہے۔ (شعب الایمان، ج ۳ ص ۳۰۵)

مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے (وعظ مبارک)

اور اس مہینے میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اُس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرنے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اُس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خُرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اُس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (شعب الایمان، ج ۳ ص ۳۰۵)

اوّل رحمت، درمیان مغفرت، آخر جہنّم سے آزادی (وعظ مبارک)

یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اوّل رحمت ہے اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔

اس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو (وعظ مبارک)

اس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے ربّ عزّوجل کو راضی کرو گے اور بقیہ دو سے تمہیں بے نیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذریعے تم اپنے ربّ عزّوجل کو راضی کرو گے وہ یہ ہیں:

(۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی کثرت (۲) استغفار کرنا۔

جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غِنا (بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرنا (۲) جہنّم سے اللہ عزّوجل کی پناہ طلب کرنا۔

(صحیح ابن خزیمہ، ج ۳ ص ۱۸۸۷، شعب الایمان، ج ۳ ص ۳۰۵)

روزہ داروں کا باب الریّان سے داخلہ

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ کا نام ریّان ہے اس دروازے سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

حدیث پاک میں ہے:۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایمان کی وجہ سے اور ثواب سمجھ کر رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری، ج۱ ص ۲۲)

روزے کی انمول جزا (*Invaluable Reward*)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس (۱۰) سے سات سو (۷۰۰) تک دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور اُس کی جزا میں دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عزّوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۳ ص ۱۵۸)

روزے میں بے ہودہ باتوں سے بچے

سنن ترمذی وابوداؤد میں ہے: اور جب کوئی روزے سے ہو تو نہ بے ہودہ بکے اور نہ چیخے پھر اگر اِس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔ اسی کے مثل امام مالک ونسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کی ہے۔

ایک دن کے روزے کی جزا جہنّم سے دوری

ابو یعلیٰ وبیہقی سلمہ بن قیس اور احمد و بزار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ عزّوجل کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا جیسے کوّا کہ جب بچہ تھا اس وقت سے اُڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔ (ابو یعلی وبیہقی)

ایک روزے کی جزا زمین بھر سونے سے بھی زائد

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر اُسے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا۔ اس کا ثواب تو

قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (ابویعلیٰ وطبرانی)

روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر شئے کے لئے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔ (ابن ماجہ)

روزہ کو لازم کرلو

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی عرض کی یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمایئے ارشاد فرمایا روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں اِنہوں نے پھر وہی عرض کی، وہی ارشاد ہوا۔ (نسائی وابن خزیمہ وحاکم)

دوزخ سے ستّر (۷۰) برس کی راہ دوری

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کے منہ کو دوزخ سے ستّر (۷۰) برس کی راہ دور فرمادے گا اور اسی کی مثل نسائی اور ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اور طبرانی ابودرداء اور ترمذی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اُس کے اور جہنم کے درمیان اللہ تعالیٰ اتنی بڑی خندق کردے گا جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے اور طبرانی کی روایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے دوزخ اس سے سو برس کی راہ دُور ہوگی اور ابویعلیٰ کی روایت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رمضان میں اللہ کی راہ میں روزہ رکھا تو تیز گھوڑے کی رفتار سے سو برس کی مسافت پر جہنم سے دور ہوگا۔
(بخاری ومسلم وترمذی ونسائی)

روزہ دار کی دُعا افطار کے وقت ردّ (Reject) نہیں ہوتی

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

روزہ دار کی دُعا افطار کے وقت ردّ نہیں کی جاتی۔ (بیہقی)

تین شخص کی دُعا ردّ (Reject) نہیں کی جاتی

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین شخص کی دُعا ردّ نہیں کی جاتی۔ روزہ دار جس وقت افطار کرتا ہے اور بادشاہ عادل اور مظلوم کی دُعا اِس کو اللہ تعالیٰ ابر سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ربّ عزّوجل فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے زمانہ بعد۔ (ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان)

گزشتہ گناہوں کا کفّارہ (Penance)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہئے اُس سے بچا تو جو پہلے کر چکا ہے اُس کا کفّارہ ہوگیا۔ (ابن حبان وبیہقی)

مکّہ میں رمضان ایک لاکھ رمضان کا ثواب

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے مکّہ میں ماہِ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسّر آیا قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اور جگہ کے مقابلہ میں ایک لاکھ رمضان کا ثواب ملے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔ (ابن ماجہ)

رحمت خداوندی سے دوری کی تین اسباب

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب لوگ

منبر کے پاس حاضر ہوں۔ ہم حاضر ہوئے جب حضور منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے کہا آمین۔ دوسرے پر چڑھے کہا آمین تیسرے پر چڑھے کہا آمین۔ جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور سے ایسی بات سُنی کہ کبھی نہ سُنتے تھے۔ فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور مُجھ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے۔ اور اُن کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا آمین۔ (حاکم) اسی کے مثل ابوہریرہ وحسن بن مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ابن حبان نے روایت کی۔

پورے سال رمضان کی تمنّا

ابومسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طویل حدیث روایت کی اُس میں یہ بھی ہے کہ حضور نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری اُمّت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔ (ابن خزیمہ)

ارکانِ اسلام ادا کرنے والا صدیقین اور شہداء کے زمرہ میں ہے

عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایئے تو اگر میں اس کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا۔ فرمایا، صدیقین اور شہداء میں سے۔

(بزار وابن خزیمہ وابن حبان)

شبِ عیدالفطر مغفرت کی بشارت

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزّوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ اور ہر روز دس (۱۰) لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں (۲۹) رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کئے اُن کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد کرتا ہے پھر جب عیدالفطر کی رات آتی ہے ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزّوجل اپنے نور کی خاص تجلّی فرماتا ہے۔ فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہ ملائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کرلیا فرشتے عرض کرتے ہیں اُس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزّوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ (اصبہانی)

سحری کرنے کی فضیلت

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ)

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔ (مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے۔ جماعت اور ثرید اور سحری میں۔ (طبرانی کبیر)

سحری کھانے والوں پر درود

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اُس کے

فرشتے سحری کھانے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔ (طبرانی اوسط)

سحری باعثِ برکت ہے

نسائی باسنادِ حسن ایک صحابی سے راوی کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور سحری تناول فرما رہے تھے ارشاد فرمایا یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی تو اسے نہ چھوڑنا۔ (نسائی)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کُل کی کُل برکت ہے اُسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں۔ (مسند احمد)

تین کھانوں کا حساب نہیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ تین شخصوں پر کھانے میں اِن شاء اللہ حساب نہیں۔ جب کہ حلال کھایا، روزہ دار اور سحری کھانے والا اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔ (طبرانی کبیر)

تین چیزیں اللہ کو محبوب ہیں

یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا۔ تین چیزوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ (طبرانی اوسط)

افطار جلد کرنے کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ عزّوجل نے فرمایا میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

کھجور یا چھوہارے سے افطار میں برکت

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (داؤد و ترمذی)

افطار کے بعد دعا کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوریں لے کر اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلّو پانی پیتے۔ ابوداؤد نے روایت کی کہ حضور افطار کے وقت یہ دُعا پڑھتے۔ (ابوداؤد)

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

جبرائیل علیہ السلام کا شبِ قدر میں استغفار

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا۔ فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسّلام شبِ قدر میں اُس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر دُرود بھیجتے ہیں اور شبِ قدر میں جبرائیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اُسے

میرے حوض سے پانی پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔(طبرانی کبیر)

شبِ قدر کی فضیلت

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر انتہائی بَرَکت والی رات ہے اس کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں۔یعنی فرشتے رجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے معاملات لکھتے ہیں۔جیسا کہ تفسیر صاوی جلد ۶ صفحہ ۲۳۹۸ پر ہے: ''اَیۡ اِظۡھَارُھَا فِیۡ دَوَاوِیۡنِ الۡمَلَاءِ الۡاَعۡلٰی'' ترجمہ: اسے یعنی امور تقدیر کو مقرّب فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کر دیا جاتا ہے۔اور بھی مُتعدَّد شرافتیں اس مبارک رات کو حاصل ہیں۔ مفسّر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں: اس شب کو لیلۃ القدر چند وجوہ سے کہتے ہیں۔(۱) اس میں سال آئندہ کے اُمور مقرّر کر کے ملائکہ کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔قدر بمعنیٰ تقدیر یا قدْر بمعنی عزّت یعنی عزّت والی رات (۲) اس میں قدْر والا قرآن پاک نازل ہوا (۳) جو عبادت اس میں کی جاے اس کی قدْر ہے (۴) قدْر بمعنی تنگی یعنی ملائکہ اس رات میں اس قدْر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ان وجوہ سے اسے شبِ قدْر کہتے ہیں۔(مواعظ نعیمیہ، ص ۶۲)

شبِ قدر کی شان میں سورۂ قدر کا نزول

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝
لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا
بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۝ سَلٰمٌ ط هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۝

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا ہے شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں

اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔(سورۂ قدر: ۹۷)

سرکار ﷺ کے رنجیدہ ہونے پر لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر عطا ہوئی

تفسیر عزیزی میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سابِقہ انبیائے کرام علیہم السلام کی امتوں کی طویل عمروں اور اپنی امت کی قلیل عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوارِ امت، تاجدارِ رسالت ﷺ کا مبارک دل شَفقت سے بھر آیا اور سرکار ﷺ رنجیدہ ہوگئے کہ میرے امتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی ان کی برابری نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کی رحمت جوش پر آئی اور اس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر عطا فرمائی۔

(تفسیر عزیزی، ج ۴ ص ۴۳۴)

شبِ قدر کونسی رات ہے

شبِ قدر کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کون سی رات ہے۔اس بارے میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے دو قول مروی ہیں۔(۱) لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر رمضان المبارک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعیّن نہیں۔جبکہ سیدنا امام ابو یوسف اور سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک رمضان کی آخری پندرہ راتوں میں لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر ہوتی ہے۔(۲) سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر پورے سال گھومتی رہتی ہے کبھی ماہِ رمضان المبارک میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں یہی قول سیدنا عبد اللہ ابن عباس اور سیدنا عبد اللہ ابن مسعود اور سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔

(عمدۃ القاری، ج ۸ ص ۲۵۳)

سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شبِ قدر رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں ہے اور اس کا دن معین ہے اس میں قیامت تک تبدیلی نہیں ہوگی۔

(عمدۃ القاری، ج ۸ ص ۲۵۳)

ستائیسویں رات کوشبِ قدر

شبِ قدر کے تعین میں اختلاف ہے لیکن اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال شبِ قدر ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہی کو ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ستائیسویں شبِ رمضان ہی کو شبِ قدر کہتے ہیں۔(تفسیر صاوی، ج۶ ص ۲۴۰۰)

حضرت سیدنا شاہ عبدالعزیز مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ شبِ قدر رمضان شریف کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی تائید کے لئے انہوں نے دو دلیلیں بیان فرمائی ہیں۔(۱) لَیْلَۃُ الْقَدْر کا لفظ ۹ نو حروف پر مشتمل ہے اور یہ کلمہ سورۂ قدر میں تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اس طرح ۳ کو ۹ سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ستائیس ۲۷ آتا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں شب کو ہوتی ہے۔

دوسری توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سورۂ مبارکہ میں تیس کلمات ہیں۔ ستائیسواں کلمہ "هِیَ" ہے جس کا مرکز لَیْلَۃُ الْقَدْر ہے۔ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں کو شبِ قدر ہوتی ہے۔(تفسیر عزیزی ج ۴ ص ۴۳۷)

شبِ قدر کی علامات

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے شبِ قدر کی کچھ علامتیں بیان فرمائی ہیں:

(۱) یہ رات چمکدار اور صاف شفاف ہوگی۔(۲) نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی معتدل ہوگی۔(۳) اس رات بارش نہ ہوگی۔(۴) نہ ستارے ٹوٹیں گے۔ جو شیطانوں کو مارے جاتے ہیں۔(۵) اس رات کی صبح سورج بغیر چمک کے نکلے گا۔(۶) اس رات

کتّے نہیں بھونکتے۔(بحوالہ، کشف الغمہ، جلد اوّل)

بعض نے کہا کہ شب قدر میں سمندروں کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے اور انسانوں اور جنوں کے سوا تمام چیزیں سجدہ میں گر جاتی ہیں۔ مگر ان باتوں کا علم صاحب کشف کو ہوتا ہے ہر ایک کو پتہ نہیں چلتا۔ یہ رات دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس رات خوب رو رو کر گڑگڑا کر اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہا کر اپنے پیارے ربِّ کریم عزّوجل کی بارگاہ میں توبہ کریں اور دعائیں کریں جیسا کہ ہمیں ہمارے پیارے رؤف ورحیم آقا ﷺ نے درس دیا ہے۔

سات مرتبہ سورۂ قدر کی برکت سے ہر بلا سے حفاظت

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: جو کوئی شبِ قدر میں سورۂ قدر سات مرتبہ پڑھتا ہے اللہ عزّوجل اسے ہر بلا سے محفوظ فرما دیتا ہے اور ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے جنّت کی دعا کرتے ہیں اور جو کوئی (سال بھر میں جب کبھی) جمعہ کے روز نمازِ جمعہ سے قبل تین بار پڑھتا ہے اللہ عزّوجل اس روز کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔(نزھۃ المجالس، ج ۱ ص ۲۲۳)

شبِ قدر میں دعا قبول ہوتی ہے

امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ یہ فرمائیں کہ اگر مجھے لیلۃ القدر کا پتہ چل جائے تو میں کون سی دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ یہ دعا مانگو۔

''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ''

''اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے

معاف فرمادے"۔ (ترمذی الجامع الصحیح، ۵: ۵۴۳ ابواب الدعوات رقم: ۳۵۱۳)

شب قدر کے چند نوافل

حضرت سیدنا اسماعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں: جو شبِ قدر میں اخلاص کی نیّت سے نوافل پڑھے گا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے۔
(تفسیر روح البیان، ج ۱۰ ص ۴۸۰)

شب قدر کے پانچ حروف کی نسبت سے نوافل کے پانچ فضائل

۱۔ چار رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ تکاثر ایک مرتبہ اور قل ھواللہ احد تین مرتبہ پڑھیں تو موت کی سختیوں میں آسانی ہوگی، اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (نزھۃ المجالس، ج ۱ ص ۱۲۹)

۲۔ دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت کے بعد الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد سات بار پڑھیں۔ سلام کے بعد سات مرتبہ استغفر اللہ پڑھیں۔ تو اپنی جگہ سے نہیں اٹھے گا کہ اس پر اس کے والدین پر رحمت الٰہی برسنا شروع ہوجائے گی۔

۳۔ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ قدر (انا انزلناہ) ایک بار اور قل ھواللہ احد ستائیس ۲۷ مرتبہ پڑھے۔ تو یہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے گا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں ایک عظیم الشان محل عطا فرمائے گا۔

۴۔ دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ قدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا کرے گا اور اس کے روزے قبول فرمائے گا۔ اور اس کو حضرت ادریس اور حضرت شعیب اور حضرت

ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا ثواب مرحمت فرمائے گا۔ اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

۵۔ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ قدر (انا انزلناہ) ایک بار اور قل ھواللہ احد پچاس ۵۰ مرتبہ پڑھے۔ پھر اس کے بعد سجدہ میں جا کر ایک مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) پڑھے۔ پھر اس کے بعد جو دعا مانگے قبول ہوگی اور اسے اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتیں عطا کرے گا اور اس کے سب گناہ بخش دے گا۔ (فضائل الشہور)

رمضان المبارک کا خصوصی وظیفہ

ایک مکمل ختم قرآن پاک، روزانہ صلوٰۃ التسبیح، دو رکعت صلوٰۃ التوبۃ، اور دو رکعت صلوٰۃ الشکر ادا کرنی ہے۔

(دسواں مہینہ) شوال

عید کے تین حروف کی نسبت سے شش

عید کے روزوں کے تین فضائل

اسلامی دسویں مہینہ کا نام شوال المکرم ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ شَوْل سے ماخوذ ہے جس کا معنی اونٹنی کا دم اٹھانا ہے، کیونکہ اس مہینہ میں عرب لوگ سیر و سیاحت اور شکار کے لئے اپنے گھروں سے باہر جاتے تھے اس لئے اس کو شوال کہا گیا۔

شوّال المکرّم کے مشہور واقعات

اس ماہ کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے۔ جس کو یوم الرحمۃ (رحمت کا دن) کہتے ہیں۔

اسی روز اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا الہام کیا تھا۔

اسی روز اللہ تعالیٰ نے جنّت کو پیدا کیا۔

اسی روز اللہ تعالیٰ نے درختِ طوبیٰ کو پیدا کیا۔

اسی روز اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو وحی کے لئے منتخب فرمایا۔

اسی روز فرعون کے جادوگروں نے توبہ کی تھی۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۲ ص ۱۸)

اس ماہ کی چار ۴ تاریخ کو حضور ﷺ عیسائیوں سے مباہلے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

اس ماہ کی سترہ تاریخ کو غزوۂ احد شروع ہوا۔

اس ماہ کی پچیس ۲۵ تاریخ سے آخری تاریخ تک کے دن قوم عاد کے لئے منحوس تھے کیونکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک فرمایا تھا۔

اس ماہ کی ۱۰ تاریخ کو امام الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔

شوال کے چھ روزے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ فرماتے ہیں: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر چھ روزے شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے''۔ (مجمع الزوائد، جلد ۳، صفحہ ۴۲۵، حدیث ۵۱۰۲)

ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ روزے شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔ (مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وطبرانی)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد وطبرانی و بزار سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی تو ماہِ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔ (نسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان)

طبرانی اوسط میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد چھ روزے شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

گویا عمر بھر کا روزہ رکھا

سیدنا ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکار نامدار مدینے کے تاجدار ﷺ کا فرمان مشکبار ہے: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا (یعنی عمر بھر کے لیے) روزہ رکھا''۔ (صحیح مسلم، صفحہ ۵۹۲۔ حدیث ۱۱۶۴)

سال بھر روزے رکھے

سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ عزوجل و ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عیدالفطر کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھ لیے تو اس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی۔ (سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۳۳۳، حدیث ۱۷۱۵)

شوال کی پہلی صبح نمازِ عید ہی میں تمام کی مغفرت

حدیث پاک میں ہے: جب عید کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیک بندوں کے معاملے میں اپنے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے پس فرماتا ہے اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا

بدلہ جس نے کام پورا کرلیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں "اس کو پورا پورا اجر دیا جائے"۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرے اس فریضہ کو جو ان کے ذمّہ لازم تھا پورا کردیا ہے پھر وہ عیدگاہ کی طرف دعا کے لئے پکارتے ہوئے نکلے ہیں اور مجھے اپنی عزّت وجلال واکرام اور بلند مرتبہ کی قسم! کہ میں ان کی دعا قبول کروں گا پس فرماتا ہے اے بندو اب لوٹ جاؤ میں نے تم سب کو بخش دیا۔ اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی بخشش ہوچکی ہوتی ہے۔ (بیہقی، شعب الایمان)

عید کے دن کے مستحبات

(۱) حجامت بنوانا (۲) ناخن ترشوانا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) اچھے کپڑے پہننا نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا (۶) انگوٹھی پہننا (۷) خوشبو لگانا (۹) صبح کی نماز مسجد محلّہ میں پڑھنا (۹) عیدگاہ جلد چلا جانا (۱۰) نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (۱۱) عیدگاہ کو پیدل جانا (۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۳) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائے گا۔

(عالمگیری ج۱ ص۱۴۹، ۱۵۰، درمختار ج۱ ص۷۷۶)

سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے میں حرج نہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری ج۱ ص۱۴۹)

(۱۴) خوشی ظاہر کرنا (۱۵) کثرت سے صدقہ کرنا (۱۶) عیدگاہ کو اطمنیان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا (۱۷) آپس میں مبارک باد دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔ (درمختار، ردالمحتار ج۱ ص۷۷۷)

نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے مگر عیدالفطر میں دیر کرنا اور عیدالاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے سے پہلے زوال (نصف النہار شرعی) ہوگیا ہو تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار ج۱ ص۷۷۹ وغیرہ)

نماز عید کا طریقہ

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نیت کرکے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثناء پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے، اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے، پھر چوتھی تکبیر میں باندھ لے، اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، دوسری رکعت میں پہلے الحمد وسورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس سے معلوم ہوگیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں، تین پہلی قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قرأت کے بعد، اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوؤں (۶) تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں (سَبِّحِ اسْمَ) اور دوسری میں (هَلْ اَتٰكَ)۔ (درمختار ج۱ ص۷۷۹ وغیرہ)

شوّال کے نفل

حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان شوال کی پہلی رات یا دن میں نماز عید کے بعد چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھواللہ احد اکیس ۲۱ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا۔ اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند کردے گا۔ اور جب تک نہ مرے گا کہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

دن یا رات کے نوافل

دوسری روایت میں ہے کہ ماہ شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص پچیس ۲۵ مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیر کر ستّر (۷۰) مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ) اور ستّر مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دے گا۔ اور مولا کریم اس کے لئے جنّت میں ایک بڑا مکان بنائے گا کہ اس سے بڑا مکان کسی اور کا نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی ستّر (۷۰) حاجتیں دنیا میں پوری فرمائے گا۔ (رسالہ فضائلِ شہور)

(گیارہواں مہینہ) ذوالقعدہ

سال کا گیارہواں اسلامی مہینہ ذوالقعدہ ہے، یہ پہلا مہینہ ہے جس میں جنگ و قتال حرام ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ قعود سے ماخوذ ہے جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں۔ اور اس مہینہ میں عرب لوگ جنگ وقتال سے بیٹھ جاتے تھے۔ یعنی جنگ سے باز رہتے تھے

اس لئے اس کا نام ذوالقعدہ رکھا گیا۔

ذوالقعدہ کے مشہور واقعات

اس ماہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو توریت دینے کے لئے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور پھر دس بڑھا کر مکمل ۴۰ راتوں کے بعد اپنے کلام کرنے کا شرف عطا کیا۔ اس کو سورۂ اعراف میں تفصیلاً بیان فرمایا گیا ہے۔

اسی ماہ کی پانچ ۵ تاریخ کو ابراھیم اور اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی۔ جس کا ذکر سورۂ بقرہ میں موجود ہے۔

اور چودھویں تاریخ کو یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تھا۔ اس کا ذکر سورۂ صافّات میں ہے۔

یونس علیہ السلام کے لئے کدو کی بیل اسی ماہ کی سترہ (۱۷) تاریخ کو اگائی گئی۔

ذوالقعدہ کے روزے

حدیث مبارکہ میں ہے: جو شخص ذوالقعدہ کے مہینہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ہر ساعت میں ایک حج مقبول اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھنے کا حکم دیتا ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے: اس کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور فرمایا: کہ اس مہینہ میں پیر کے دن روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ (رسالہ فضائل شہور)

ذوالقعدہ کے نوافل

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اس ماہ کی پہلی رات میں چار رکعت نفل پڑھے

اور اس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳۳ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ تو اس کے لئے جنت میں اللہ تعالیٰ ہزار مکان یاقوتِ سرخ کے بنائے گا۔ اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے۔ اور ہر تخت کے اوپر ایک حور بیٹھی ہوگی، جس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہوگی۔

دوسری روایت میں ہے کہ جو آدمی اس مہینہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے۔ تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

اور جو کوئی اس مہینہ میں ہر جمعہ کو چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اکیس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے حج اور عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔ (رسالہ فضائل شہور)

ذوالقعدہ کی ہر جمعرات کے خصوصی نوافل

اور فرمایا کہ جو کوئی جمعرات کے دن اس مہینہ میں سو (۱۰۰) رکعت پڑھے۔ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس (۱۰) مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو اس نے بے انتہا ثواب پایا۔ (ماخوذ از، رسالہ فضائل شہور)

(بارہواں مہینہ) ذوالحجہ

اس سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ واضح ہے کہ اس میں لوگ حج کی سعادت سے مستفیض ہوتے ہیں، اس ماہ کے پہلے عشرہ کو قرآن کریم میں ''ایام معلومات'' کہا گیا ہے۔

ذوالحجہ کے مشہور واقعات

اس ماہ کی پہلی تاریخ کو فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا علی

المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہوا تھا۔

یومِ ترویہ

ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو یومِ ترویہ کہتے ہیں۔ کیونکہ حجاج اس دن اپنے اونٹوں کو پانی سے خوب سیراب کرتے تھے۔ یا ترویہ (سوچ بچار) کے دن کو کہتے ہیں کیونکہ آٹھویں ذوالحجہ کی شب کو ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا اور صبح ہونے پر اپنے خواب سے متعلق سوچا تھا کہ آیا یہ اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے۔

اس کا ذکر قرآن کریم کے پارہ ۲۳ سورۂ صافّات کی آیت نمبر ۱۰۲ میں ہے:۔

قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے۔

یومِ عرفہ

اس ماہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ (یعنی پہچان کا دن) کہتے ہیں۔ کیونکہ اس رات کو بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہی خواب دیکھا تھا تو پہچان لیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور اسی دن حج کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔

ضحاک کا قول ہے کہ حضرت آدم وحواء علیہما السلام جدائی کے بعد ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارف ہوا اس لئے اس دن کا نام عرفہ اور مقام کا نام عرفات ہوا ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز بندے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اس لئے اس دن کا نام عرفہ ہے۔

یومِ عرفہ اور تکمیلِ قرآنِ کریم

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نُزول کو عید مناتے۔ فرمایا کون سی آیت؟ اس نے آیت ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ'' پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نُزول کو بھی پہچانتا ہوں۔ وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔ (خزائن العرفان)

مسئلہ کی وضاحت

اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابنِ عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں، (لیکن آپ نے ایسا نہیں فرمایا) اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظمِ نِعَمِ الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے۔ (خزائن العرفان)

یومِ عرفہ کو ربّ تعالیٰ کا پہلے آسمان پر نزول

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یوم عرفہ حج اکبر کا دن ہے۔ وہی دن مباہات (یعنی شان و شوکت کا دن) ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے نچلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے میری زمین پر بندوں کو دیکھو

کہ انہوں نے میری (وحدانیت و ربوبیت) کی تصدیق کی ہے تو یوم عرفہ سے بڑھ کر کوئی اور دن ایسا نہیں کہ لوگ جہنّم سے آزاد کئے جاتے ہوں۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۴۳۳)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن بھی شیطان کو خوار و ذلیل، شرمندہ اور غضبناک نہیں دیکھا گیا کیونکہ اس دن اس کو اللہ کی رحمت کا نزول اور بندوں کے گناہوں کی مغفرت نظر آتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۴۳۳)

اس ماہ کی دس ۱۰ تاریخ کو یومِ نحر کہتے ہیں۔ کیونکہ اسی روز سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی صورت پیدا ہوئی، اور اسی دن عامۃ المسلمین اپنی قربانیاں رب کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

اس ماہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کے دنوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔

اس کی بارہ ۱۲ تاریخ کو حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رشتۂ اخوت (بھائی چارہ) قائم کیا تھا۔

اس ماہ کی چودہویں تاریخ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حالتِ نماز میں اپنی انگوٹھی صدقہ فرمائی تھی۔

اس ماہ کی چھبیسویں ۲۶ تاریخ کو حضرت داؤد علیہ السلام پر استغفار نازل ہوئی تھی۔

اور ستائیسوں ۲۷ تاریخ کو حادثہ حرّہ رونما ہوا تھا جس میں یزیدیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کر دیا تھا۔

اور اٹھائیسویں ۲۸ تاریخ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر بیٹھے تھے۔

(عجائب المخلوقات، ص ۴۶)

۱۸ تاریخ ولادت حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

ابتدائی دس دن کی فضیلت

بعض احادیث مبارکہ کے مطابق ذوالحجۃ الحرام کا پہلا عشرہ (یعنی ابتدائی دس دن) رمضان المبارک کے بعد سب دنوں سے افضل ہے۔

نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ترین ایام

سرکار نام دار، مدینے کے تاجدار، محبوب رب غفار عزوجل وﷺ کا فرمان نور بار ہے:''ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ عزّوجل کو محبوب نہیں''۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا:''یارسول اللہ عزّوجل وﷺ! اور نہ راہ خدا عزّوجل میں جہاد''۔ فرمایا مگر وہ کہ اپنے جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ (یعنی صرف وہ مجاہد افضل ہوگا جو جان و مال قربان کرنے میں کامیاب ہوگیا) (صحیح البخاری، جلد ا، صفحہ ۳۳۳، حدیث ۹۶۹)

قربانی کے برابر ثواب کمانے کا نسخہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے یوم الاضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امّت کے لئے عید بنایا۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! یہ بتایئے اگر میرے پاس منیحہ (منیحہ اس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کردے ۱۲ منہ) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کردوں فرمایا نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈو اِسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہوجائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہوا سے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہوجائے گا۔ (ابوداؤد و نسائی، مشکوٰۃ، ص ۱۲۷)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا

چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ، مشکوٰۃ، ص ۱۲۸)

شب قدر کے برابر فضیلت

حدیث پاک میں ہے اللہ عزّوجل کو عشرۂ ذوالحجہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے''۔ (سنن الترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۹۲، حدیث ۷۵۸)

ایک رات کا قیام ایک سال کے قیام کے برابر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: اللہ عزّوجل کو عشرۂ ذوالحجہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام ایک سال کے قیام کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ، ص ۱۲۸)

ذوالحجہ کے نو دن کے روزے

ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضورِ اقدس ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ (۱) عاشورہ کا روزہ (۲) عشرہ ذی الحجہ کے نو دنوں کے روزے اور (۳) ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور (۴) فجر سے پہلے دو رکعتیں۔ (سنن نسائی، مشکوٰۃ، ص ۱۸۰)

عرفہ کا روزہ

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطان مدینہ، قرار قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ ﷺ کا فرمان باقرینہ ہے:''مجھے اللہ عزّوجل پر گمان ہے کہ عرفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے''۔ (صحیح مسلم، صفحہ ۵۹۰، حدیث ۱۹۶)

ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شعب الایمان، جلد ۳، صفحہ ۳۵۷۔ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے اسے عرفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کے دن روزہ مکروہ ہے کہ سیدنا ابن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور پرنور، شافع یوم النشور ﷺ نے عرفہ کے دن (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام کے روز حاجی کو) عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (صحیح ابن خزیمۃ، جلد ۳، صفحہ ۲۹۲، حدیث ۲۱۰۱)

عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کے طفیل قبر سے نور کی شعاعیں

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عشرہ ذی الحجہ کی راتوں میں بصرہ کے ایک قبرستان میں تھا۔ تو میں نے ایک قبر سے نور کی شعاعیں نکلتی دیکھیں۔ یہ دیکھ کر میں بڑا حیران ہوا۔ اتنے میں آواز آئی اے سفیان ثوری! اگر تو نے بھی نو دن ذوالحجہ کے روزے رکھے تو تیری قبر سے بھی اسی طرح نور نکلے گا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱ ص ۱۴۴)

قربانی کے دن کی فضیلت

امّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔ (ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

قربانیاں کیا ہیں

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

تین آسمانی بڑے فرشتے اور حضرت خضر علیہ السلام کی تسبیح

شیخ ہبۃ اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بالاسناد حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہر عرفہ کے دن عرفات میں حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور حضرت خضر علیہم السلام جمع ہوتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ”مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ (اللہ جو چاہے اور اللہ کے سوا کسی کو قوّت و طاقت نہیں) حضرت میکائیل علیہ السلام اس کے جواب میں کہتے ہیں: ”مَاشَآءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ“ (اللہ جو چاہے تمام نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں) اس کے جواب میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کہتے ہیں: ”مَاشَآءَ اللّٰهُ الْخَيْرَ كُلُّهٗ بِيَدِ اللّٰهِ“ (اللہ جو چاہے ساری بھلائیاں اللہ کے قبضے میں ہیں) اس کے جواب میں حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں: ”مَاشَآءَ اللّٰهُ يَدْفَعُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ“ (اللہ جو چاہے اللہ کے سوا کوئی برائیوں کو دور نہیں کرسکتا) س دعا کے بعد وہ منتشر و متفرق ہوجاتے ہیں اور آئندہ سال تک عرفہ سے پہلے اکٹھے نہیں ہوتے۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۴۴۰)

عیدالاضحیٰ کے مستحبات

عیدالاضحیٰ تمام احکام میں عیدالفطر کی طرح ہے۔ (جس کا بیان ماہِ شوال میں گزر

چکا ہے) صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگر چہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عید الاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں بارہویں کے بعد پھر نہیں ہوسکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۵۲)

قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔ (ردالمحتار ج ا ص ۷۸۷)

شبِ عرفہ کے نفل

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی عرفہ کی رات یعنی نویں کی رات کو سو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد (طاق اعداد میں ایک یا تین) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخشے گا۔ اور اس کے لئے جنّت میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا۔ (راحۃ القلوب)

ماہ ذوالحجہ کے نوافل

حدیث شریف میں ہے: جو شخص دسویں تاریخ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کوثر اور اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ مقام اعلیٰ علّیین میں داخل فرمائے گا۔ اور اس کے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کو ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔

جو کوئی دس ذوالحجہ کی شب کو بارہ رکعت نوافل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھے تو اس نے ستر (۷۰) سال کی عبادت کا ثواب حاصل کیا اور تمام گناہوں سے پاک ہوگیا۔

اسی دس ذوالحجہ کی شب کو چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد اور ایک ایک مرتبہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھے۔ اور سلام کے بعد ستّر (۷۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ اور ستّر (۷۰) مرتبہ درود شریف پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

دسویں تاریخ کو نماز عید اور قربانی کے بعد دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد والشّمس پانچ (۵) مرتبہ پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہوا، اور اس کی قربانی قبول ہوئی۔

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص فقیر ہو اور قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ کیا کرے؟

تو حبیب لبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ نماز عید کے بعد گھر آ کر دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کوثر تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اونٹ کی قربانی کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (راحۃ القلوب)

ماہِ ذوالحجہ کا خصوصی وظیفہ

(۱) روزانہ (۷۰۰) مرتبہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ - اور - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (۲) کم از کم تین روزے، (۳) دو رکعت صلوٰۃ التوبہ (۴) آدھا گھنٹہ درود شریف

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

فضائلِ ذِکرُ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ دو جہاں ﷺ کا فرمان مغفرت نشان ہے: جو میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین بار درود شریف پڑھے تو اللہ عزّوجل پر حق ہے کہ وہ اس کے اس دن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔ (المعجم الکبیر، جلد ۱۸، صفحہ ۳۶۱، حدیث ۹۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ
خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ
جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

اول کلمہ طیب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ
وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ اِستغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا، (اے اللہ!) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شئے کو تیرا شریک بناؤں، جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

''مغفرت'' کے پانچ حروف کی نسبت سے استغفار کرنے کے 5 فضائل

(1) دلوں کے زنگ کی صفائی

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین، صاحب قرآن مبین، محبوب رب العالمین، جناب صادق و امین عزّوجل و ﷺ کا فرمان دلنشین ہے: بے شک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جلاء (یعنی صفائی) استغفار کرنا ہے۔

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۶، حدیث ۱۷۵۷۵)

(2) پریشانیوں اور تنگیوں سے نجات

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب رب ذوالجلال، صاحب جود و نوال، شہنشاہ خوش خصال، سلطان شیریں مقال، پیکرِ حسن و جمال عزّوجل و ﷺ کا فرمان دلنشین ہے: ''جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیا اللہ عزّوجل اس کی ہر پریشانی دور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اسے راحت عطا فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا''۔ (سنن ابن ماجہ، جلد ۴، صفحہ ۲۵۷، حدیث ۳۸۱۹)

(3) خوش کرنے والا اعمال نامہ

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم ﷺ کا فرمان مسرت نشان ہے: جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال اسے خوش کرے تو اسے چاہیے کہ اس میں استغفار کا اضافہ کرے۔

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۳۴۷، حدیث ۱۷۵۷۹)

(4) خوشخبری

سیدنا عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خوشخبری ہے اس کے لیے جو اپنے نامۂ اعمال میں استغفار کو کثرت سے پائے۔

(سنن ابن ماجہ، جلد ۴، صفحہ ۲۵۷، حدیث ۳۸۱۸)

(5) سید الاستغفار پڑھنے والے کے لیے جنت کی بشارت

سیدنا شدّاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العالمین، جناب صادق وامین عزّوجل ﷺ نے فرمایا کہ یہ سید الاستغفار ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: اے اللہ! عزوجل! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور بقدر طاقت تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں، میں اپنے کئے

کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا''۔

جس نے اسے دن کے وقت ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا پھر اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت اسے ایمان و یقین کے ساتھ پڑھا پھر صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے۔

(صحیح البخاری، جلد ۴، صفحہ ۱۹۰، حدیث ۶۳۰۶)

''واحد'' کے چار حروف کی نسبت سے کلمہ طیبہ کے 4 فضائل

(1) خوش نصیب کون

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ عزّوجل وﷺ! قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے شفاعت نصیب لوگ کون ہوں گے؟ فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرا گمان یہ تھا کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جو صدق دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے گا۔ (صحیح البخاری، جلد ۱، صفحہ ۵۳، حدیث ۹۹)

(2) افضل ذکر و دعا

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہے اور سب سے افضل دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ہے۔

(سنن ابن ماجہ، جلد ۴، صفحہ ۲۴۷، حدیث ۳۸۰۰)

(3) آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس بندے نے اخلاص کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۳۴۰، حدیث ۳۶۰۱)

(4) تجدید ایمان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المبلغین، رحمۃ للعٰلمین ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرلیا کرو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ عزوجل و ﷺ! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟ فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھا کرو۔

(مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۳، صفحہ ۲۸۱، حدیث ۸۷۱۸)

''جنت'' کے تین حروف کی نسبت سے
''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھنے کے 3 فضائل

(1) گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزن جود و سخاوت، پیکر عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت ﷺ کا فرمان مغفرت نشان ہے: جو سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(سنن الترمذی جلد ۵، صفحہ ۲۸۷، حدیث ۳۴۷۷)

(2) سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے کا ثواب

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعٰلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العالمین، جناب صادق و امین عزوجل و ﷺ کا فرمان دلنشین ہے: ''جس کے لیے رات میں عبادت کرنا دشوار ہو یا وہ اپنا مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہو یا دشمن سے جہاد کرنے سے ڈرتا ہو تو وہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' کثرت سے پڑھا کرے کیونکہ ایسا کرنا اللہ عزوجل کو اپنی راہ میں سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۱۲، حدیث ۱۶۸۷۶)

(3) جنت میں کھجور کا درخت

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ نے فرمایا: جو ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۱۱، حدیث ۱۶۸۷۵)

''آقا'' کے تین حروف کی نسبت سے
''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' پڑھنے کے 3 فضائل

(1) جنت کا دروازہ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی گئی: وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' (مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۱۸، حدیث ۱۶۸۹۷)

(2) ننانوے بیماریوں کے لیے دوا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہا تو یہ (اس کے لیے) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج والم ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲، صفحہ ۲۸۵، حدیث ۲۴۴۸)

(3) نعمت کی حفاظت کا نسخہ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ عزّوجل نے کوئی نعمت عطا فرمائی پھر وہ بندہ اس نعمت کو باقی رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کی کثرت کرے۔ (المعجم الکبیر، جلد ۱۷، صفحہ ۳۱۱، حدیث ۸۵۹)

بیدار ہوتے وقت کے 3 اَوْرَاد

(1) سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نیند سے بیدار ہو کر کہا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اللہ عزّوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی خوبیاں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ عزّوجل پاک ہے اور اللہ عزّوجل خوبیوں والا ہے اور اللہ عزّوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ عزّوجل سب سے بڑا ہے اور

گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ عزّوجل ہی کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔) پھر ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ'' کہا یا کوئی دعا مانگی تو اسے قبول کر لیا جائے گا، پھر اگر وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول کر لی جائے گی۔ (صحیح البخاری، جلد ۱، صفحہ ۳۹۱، حدیث ۱۱۵۴)

(2) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار عزّوجل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نیند سے بیدار ہوتے وقت ''بِسْمِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ'' (ترجمہ اللہ عزّوجل کے نام سے، اللہ پاک ہے، میں اللہ پر ایمان لایا اور بت اور شیطان سے منکر ہوا) دس، دس مرتبہ پڑھا تو ہر اس گناہ سے بچا لیا جائے گا جس کا اسے خوف ہو اور کوئی گناہ اس تک نہ پہنچ سکے گا۔

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۷۴، حدیث ۱۷۰۶۰)

(3) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (صحیح البخاری، جلد ۴، صفحہ ۱۹۲، حدیث ۶۳۱۲)

''یا خدا'' کے پانچ حروف کی نسبت سے صبح وشام کے پانچ 5 اذکار

(1) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایسا بچھو کبھی نہیں دیکھا جس نے مجھے گزشتہ رات کاٹا۔ سرکار والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار عزّوجل صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے شام کے وقت

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

کیوں نہ پڑھ لیا کہ بچھو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔

(صحیح ابن حبان، جلد ۲، صفحہ ۱۸۰، حدیث ۱۰۱۶)

(2) سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے مظلوم، سرور معصوم، حسن اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوب رب اکبر ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ پڑھے گا، تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سنتا جانتا ہے۔ (سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۲۵۱، حدیث ۳۳۹۹)

(3) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' پڑھا قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر آنے والا کوئی نہ ہوگا مگر جو اس کی مثل کہے یا اس سے زیادہ پڑھے۔ (صحیح مسلم، صفحہ ۱۴۴۵، حدیث ۲۶۹۲)

(4) سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھا:

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(ترجمہ) مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔) اللہ عزوجل اس کی تمام پریشانیوں میں کفایت کرے گا۔ (سنن ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۴۱۶، حدیث ۵۰۸۱)

(5) سیدنا منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

سرور، دوجہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو صبح کے وقت یہ پڑھے:

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا

(ترجمہ) میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ تو میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔ (مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۵۷، حدیث ۱۷۰۰۵)

''احد'' کے تین حروف کی نسبت سے کلمۂ توحید کے 3 فضائل

(1) سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین عزوجل و ﷺ نے فرمایا: جس نے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کہا تو اس کلمہ سے کوئی عمل آگے نہ بڑھ سکے گا اور اس کے ساتھ کوئی گناہ باقی نہ رہے گا۔ (مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۹۴، حدیث ۱۶۸۲۴)

(2) سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکر حسن و جمال، دافع رنج و ملال، صاحب جود و نوال، رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے اور سب سے بہتر کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام نے کہا (وہ یہ ہے):

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(جامع ترمذی، جلد ۵، صفحہ ۳۳۹، حدیث ۳۵۹۶)

(3) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار والا تبار، ہم

بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چاندی یا دودھ صدقہ کیا یا اندھے کو راستہ بتایا تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے اور جس نے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کہا تو یہ بھی ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، جلد ۶، صفحہ ۴۰۸، حدیث ۱۷۵۴۱)

ایمان پر خاتمہ کے چار اَوْرَاد

ایک شخص بارگاہِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں حاضر ہو کر ایمان پر خاتمہ بالخیر کے لیے دعا کا طالب ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: (1) (روزانہ) 41 بار صبح کو "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ" (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تو ہی) اول و آخر درود شریف نیز (2) سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورۂ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کے بعد پھر سورۂ کافرون تلاوت کرلیں خاتمہ اسی پر ہو ان شاء اللہ عزّوجل خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ اور (3) تین بار صبح اور تین بار شام اس دعا کا ورد رکھیں: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَّعْلَمُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ" (اے اللہ عزّوجل! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اس سے استغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے) (الملفوظ حصہ ۲، صفحہ ۲۳۴، حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور) (4) بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَ وَلَدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ۔ (اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے

میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو) صبح و شام تین تین بار پڑھیے، دین، ایمان، جان، مال، بچے سب محفوظ رہیں۔ (شجرہ قادریہ رضویہ صفحہ ۱۲، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

(غروبِ آفتاب سے صبحِ صادق تک رات اور آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے)

گناہوں کی بخشش

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

جو شخص یہ ورد پڑھتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۲۶۶، حدیث ۷۷۹۶)

چار کروڑ نیکیاں کمائیں

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا
صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

حضرت تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے، اس آدمی کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۲۸۹، حدیث ۳۴۸۴)

شیطان سے بچنے کا عمل

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ مکرم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: "جس نے یہ کلمات دن میں سو بار کہے تو اس کا یہ عمل دس

غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ کلمات اس دن شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کریں گے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جس نے اس سے زیادہ یہ عمل کیا''۔ (صحیح البخاری، حیث ۳۲۹۳، جلد ۲، صفحہ ۴۰۲)

غیبت سے بچنے کا مدنی نسخہ

تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزن جود و سخاوت، پیکر عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت ﷺ کا فرمان خوشگوار ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

تو اللہ عزوجل تم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور مجلس سے اٹھو تو کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

تو وہ فرشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔ (القول البدیع، صفحہ ۲۷۸)

پانچ مدنی پھول

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا ارشاد سعادت بنیاد ہے: پانچ عادتیں ایسی ہیں کہ کوئی انہیں اختیار کر لے تو دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جائے (1) وقتاً فوقتاً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) کہتا رہے۔ (2) جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو (مثلاً بیمار ہو یا نقصان ہو جائے یا پریشانی کی خبر سنے) تو ''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور'' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ'' پڑھے

(3) جب بھی نعمت ملے تو شکرانے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہے (4) جب کسی (جائز) کام کا آغاز کرے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے اور (5) جب گناہ کر بیٹھے تو یوں کہے ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' (یعنی میں عظمت والے اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔)

(المنبہات للعسقلانی، صفحہ ۵۷)

جادو اور بلاؤں سے حفاظت کے لیے شش قفل

ان چھ دعاؤں کو ''شش قفل'' کہتے ہیں جو شخص رات کو ہمیشہ شش قفل پڑھتا رہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ ہر خوف و خطرہ سے اور جادو سے اور ہر قسم کی بلاؤں سے ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔ (جنتی زیور، صفحہ ۵۸۲)

قفل اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ
اَلَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

قفل دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْخَلَّاقِ الْعَلِيْمِ
اَلَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ

قفل سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ
اَلَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْعَلِيْمُ الْبَصِيْرُ

قفل چہارم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ السَّمِيۡعِ الۡبَصِيۡرِ
اَلَّذِیۡ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَيۡءٌ وَّهُوَ الۡغَنِیُّ الۡقَدِيۡرُ

قفل پنجم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ السَّمِيۡعِ الۡبَصِيۡرِ
اَلَّذِیۡ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَيۡءٌ وَّهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُ

قفل ششم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ السَّمِيۡعِ الۡبَصِيۡرِ
اَلَّذِیۡ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَيۡءٌ وَّهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُ الۡحَكِيۡمُ
فَاللّٰهُ خَيۡرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ

نماز کے بعد پڑھنے والے اَوْرَاد

نماز کے بعد جواذ کار طویلہ (طویل اوراد) احادیث مبارکہ میں وارد ہیں، وہ ظہرو مغرب وعشاء میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سنت مختصر دعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہوجائے گا۔ (ردالمحتار، جلد ۲، صفحہ ۳۰۰، بہارشریعت حصہ ۳، صفحہ ۱۰۸)

احادیث مبارکہ میں کسی دعا کی نسبت جوتعداد لکھی ہوئی ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جوفضائل ان اذکار کے لئے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل (تالا) کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کردیں تو اس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہوتو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت (بڑھانا) نہیں بلکہ اتمام (مکمل کرنا) ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۰۲)

پنج وقتہ نمازوں کے سنن ونوافل سے فراغت کے بعد ذیل کے اَوْرَاد پڑھ لیجئے سہولت کے لیے نمبر ضرور دیئے ہیں مگران میں ترتیب شرط نہیں ہے۔ ہرورد کے اول وآخر درود شریف پڑھنا سونے پہ سہاگہ ہے۔

(1) آیۃ الکرسی ایک ایک بار پڑھنے والا مرتے ہی داخل جنت ہو۔
(مشکوٰۃ المصابیح، جلد ۱، صفحہ ۱۹۷، حدیث ۹۷۴)

(2) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی ذِكۡرِكَ وَ شُكۡرِكَ وَ حُسۡنِ عِبَادَتِكَ
(سنن ابی داؤد، جلد ۲، صفحہ ۱۲۳، حدیث ۱۵۲۲)

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت خلوص کے ساتھ کرنے پر میری مدد فرما۔

(3) اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ
(ترجمہ: میں اللہ عزوجل سے معافی مانگتا (مانگتی) ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے، قائم رکھنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا (کرتی) ہوں)۔ (تین تین بار) اس کے گناہ معاف ہوں اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہوا ہو۔
(سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۳۳۶، حدیث ۳۵۸۸)

(4) تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ 33 بار، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ 33 بار، اَللّٰهُ اَكۡبَرُ 33 بار یہ 99 ہوئے، آخر میں لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ
(ترجمہ: یعنی اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ویگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے، اسی کی حمد ہے، وہ ہر شے پر قادر ہے) ایک بار پڑھ کر (100 کا عدد پورے کرلے) اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(5) ہرنماز کے بعد پیشانی کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ

اَللّٰهُمَّ اَذۡهِبۡ عَنِّی الۡهَمَّ وَالۡحُزۡنَ

(ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمن ورحیم ہے۔ اے اللہ عزّوجل! مجھ سے غم وملال دور فرما)۔ پڑھنے کے بعد ہاتھ کھینچ کر پیشانی تک لائے تو ہر غم و پریشانی سے بچے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے مذکورہ دعا کے آخر میں مزید ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے، وَعَنۡ اَهۡلِ السُّنَّةِ یعنی اور اہل سنت سے۔

(6) عصر وفجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ
بِیَدِهِ الۡخَیۡرُ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

(ترجمہ: اللہ (عزّوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ملک وحمد ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے) دس دس بار پڑھے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، صفحہ ۱۰۷)

(7) سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیع امت، شہنشاہ نبوت، تاجدار رسالت ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کے بعد یہ کہا:

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِهٖ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(ترجمہ: پاک ہے عظمت والا رب، اسی کی تعریف ہے اور اسی کی عطا سے نیکی کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت (ملتی) ہے) تو وہ مغفرت یافتہ ہو کر اٹھے گا۔

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۲۹، حدیث ۱۶۹۲۸)

(8) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزّوجل و ﷺ نے فرمایا: جو ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ "قُلۡ هُوَ اللّٰهُ

اَحَدٌ" (پوری سورۃ) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی رضا اور مغفرت لازم فرمادے گا۔ (تفسیر در منثور، جلد ۸، صفحہ ۶۷۸)

(9) سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم، رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ۔ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۔ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ، (سورۃ صافات: ۱۸۰ تا ۱۸۳) (ترجمہ کنز الایمان: پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے)۔ تین بار پڑھے گا گویا اس نے اجر کا بہت بڑا پیمانہ بھر لیا۔

(تفسیر در منثور للسیوطی، جلد ۸، صفحہ ۱۴۱)

منٹوں میں چار ختم قرآن پاک کا ثواب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مدینے کے تاجدار، سلطان دو جہان، رحمت عالمیان، سرور ذیشان، محبوب رحمن عزّوجل و ﷺ کا فرمان حقیقت نشان ہے: جو بعد فجر بارہ مرتبہ "قل ھو اللہ احد" (پوری سورۃ) پڑھے گا گویا وہ چار بار (پورا) قرآن پڑھے گا اور اس دن کا یہ عمل اہل زمین سے افضل ہے جب کہ وہ تقویٰ کا پابند رہے۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد ۲، صفحہ ۵۰۱، حدیث ۲۵۲۸)

شیطان سے محفوظ رہنے کا عمل

سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحب معطر پسینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: جس نے نماز فجر ادا کی اور بات کئے بغیر قل ھو اللہ احد (پوری سورت) کو دس مرتبہ پڑھا تو اس دن میں اسے کوئی گناہ نہ پہنچے گا اور وہ شیطان سے بچایا جائے گا۔

(تفسیر در منثور، جلد ۸، صفحہ ۸۷۶)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

فضائلِ ایصال ثواب

نفاق ونار سے نجات

سیدنا امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:''جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک بھیجا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک بھیجے اللہ عزوجل اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک بھیجے اللہ عزوجل اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا''۔

(القول البدیع، صفحہ ۲۳۳ مؤسسۃ الریان بیروت)

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دعا درود و سلام

کہ دفع کرتا ہے ہر ایک بلا درود و سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیارے بھائیو! جن کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو گیا ہو تو ان کو چاہئے کہ ان کی طرف سے غفلت نہ کرے، ان کی قبروں پر بھی حاضری دیتا رہے اور ایصال ثواب بھی کرتا رہے۔ اس ضمن میں سلطان مدینہ ﷺ کے 5 فرامین رحمت نشان ملاحظہ فرمائیں:

(1) مقبول حج کا ثواب

جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زیارت کرتا ہو، فرشتے اس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہوگا) زیارت کو آئیں۔ (کنز العمال، جلد ۱۶، صفحہ ۲۰۰، حدیث ۴۵۵۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

(2) دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی (یعنی ماں یا باپ کی) طرف سے حج ادا ہو جائے اسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔

(دار قطنی، جلد ۲، صفحہ ۳۲۹، حدیث ۲۵۷۸)

سبحان اللہ عزوجل! جب کبھی نفلی حج کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیت کر لیں تاکہ ان کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہو جائے بلکہ مزید دس حج کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں یا والدین میں سے کوئی اس حال میں فوت ہو گیا کہ ان پر حج فرض ہو چکنے کے باوجود وہ نہ کر پائے تھے تو اب اولاد کو حج بدل کا شرف حاصل کرنا چاہیے۔ حج بدل کے تفصیلی احکام کے لیے ''رفیق الحرمین'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

(3) والدین کی طرف سے خیرات

''جب تم میں سے کوئی کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے) ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی''۔ (شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۲۰۵، حدیث ۷۹۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

(4) روزی میں بے برکتی کی وجہ

''بندہ جب ماں باپ کے لیے دعا ترک کر دیتا ہے اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے''۔

(کنز العمال، جلد ۱۶، صفحہ ۲۰۱، حدیث ۴۵۵۴۸)

(5) جمعہ کوزیارت قبر کی فضیلت

جو شخص جمعہ کے روز اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورۂ یٰسٓ پڑھے بخش دیا جائے۔ (ابن عدی فی الکامل، جلد ۶، صفحہ ۲۶۰)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی　　　　نام رحمٰن ہے ترا یا رب!

پیارے بھائیو! اللہ عزّ وجل کی رحمت بہت بڑی ہے جو مسلمان دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ان کے لیے بھی اس نے اپنے فضل و کرم کے دروازے کھلے ہی رکھے ہیں۔ اللہ عزّ وجل کی رحمت بے پایاں سے متعلق ایک روایت پڑھئے اور جھومئے۔

کفن پھٹ گئے

اللہ عزّ وجل کے نبی سیدنا ارمیا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا۔ ایک سال بعد جب پھر وہیں سے گزر ہوا تو عذاب ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے بارگاہ خداوندی عزّ وجل میں عرض کیا، یا اللہ عزّ وجل! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہو رہا تھا اب ختم ہو گیا؟ آواز آئی، ”اے ارمیا! ان کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں تو میں نے ان پر رحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رحم کیا ہی کرتا ہوں“۔ (شرح الصدور، صفحہ ۳۱۳)

اللہ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی　　　　اے کاش! محلے میں جگہ ان کے ملی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

”کرم“ کے تین حروف کی نسبت سے ایصال ثواب کے تین ایمان افروز فضائل

دعاؤں کی برکت

مدینے کے تاجدار ﷺ کا فرمان مغفرت نشان ہے، میری امت گناہ سمیت قبر

میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی، کیونکہ وہ مومنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔ (المعجم الاوسط، جلد ۱، صفحہ ۵۰۹، حدیث ۱۸۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ایصال ثواب کا انتظار!

سرکار نامدار ﷺ کا ارشاد مشکبار ہے، مُردہ کا حال قبر میں، ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عزّ وجل قبر والوں کو ان کے متعلقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کے لیے ”دعائے مغفرت کرنا ہے“۔ (شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۲۰۳، حدیث ۷۹۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دوسروں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت

”جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے، اللہ عزّ وجل اس کے لیے ہر مومن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے“۔

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۳۵۲، حدیث ۱۷۵۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

پیارے بھائیو! جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ

اربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری امت کی مغفرت کے لیے دعا کریں گے تو ان شاءاللہ عزّوجل ہمیں اربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں اپنے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دعا تحریر کر دیتا ہوں۔ (اول آخر درود شریف پڑھ لیں) ان شاءاللہ عزّوجل ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِکُلِّ مُؤۡمِنٍ وَّ مُؤۡمِنَۃٍ

یعنی اے اللہ میری اور ہر مومن و مومنہ کی مغفرت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ بھی اوپر دی ہوئی دعا کو عربی یا اردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنا لیجئے۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل　　　نام غفار ہے ترا یا رب!

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡبِ!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نورانی لباس

ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا زندہ لوگوں کی دعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، ''ہاں اللہ عزّوجل کی قسم! وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں''۔ (شرح الصدور، صفحہ ۳۰۵)

جلوۂ یار سے ہر قبر آباد　　　وحشت قبر سے بچا یا رب!

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡبِ!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نورانی طباق

جب کوئی شخص میت کو ایصال ثواب کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام اسے نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں، ''اے قبر والے! یہ ہدیہ

(تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے، قبول کر''۔ یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۰۸)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے　　　فضل سے کر دے چاندنا یا رب!

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡبِ!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مُردوں کی تعداد کے برابر اجر

جو قبرستان میں گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر مُردوں کو اس کا ایصال ثواب کرے تو مردوں کی تعداد کے برابر ایصال ثواب کرنے والے کو اس کا اجر ملے گا۔

(کشف الخفاء، جلد ۱، صفحہ ۲۵۲، حدیث ۲۶۲۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡبِ!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اہل قبور سفارش کریں گے

شفیع مجرمان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان شفاعت نشان ہے، جو قبرستان سے گزرا اور اس نے سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی ''یا اللہ عزّوجل! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اس کا ثواب مومن مرد و عورت دونوں کو پہنچا تو وہ قبر والے قیامت کے روز اس (ایصال ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہوں گے۔ (شرح الصدور، صفحہ ۳۱۱)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ　　　اس برے کو بھی کر بھلا یا رب!

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡبِ!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

سورۂ اخلاص کا ثواب

سیدنا حماد مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں ایک رات مکہ مکرمہ کے قبرستان میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے استفسار کیا، کیا

قیامت قائم ہوگئی؟ انہوں نے کہا، نہیں بات دراصل یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی نے سورۃ الاخلاص پڑھ کر ہم کو ایصالِ ثواب کیا تو وہ ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔

(شرح الصدور، صفحہ ۳۱۲)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تو نے جب سے سنا دیا یاربّ
آسرا ہم گنہگاروں کا اور مضبوط ہوگیا یاربّ
اللہ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی
اے کاش! محلے میں جگہ ان کے ملی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے کنواں

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ عزّوجل و ﷺ! میری ماں انتقال کر گئی ہیں (میں ان کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں) کون سا صدقہ افضل رہے گا؟ سرکار ﷺ نے فرمایا، ''پانی'' چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا، ''یہ ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے ہے''۔ (سنن ابی داوٗد، جلد ۲، صفحہ ۱۸۰، حدیث ۱۶۸۱، دارالفکر بیروت)

پیارے بھائیو! سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ یہ کنواں ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کنواں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بزرگوں کی طرف منسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ ''یہ سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکرا ہے''۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس سے مراد بھی یہ ہے کہ یہ بکرا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے۔ اور قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

مثلاً کوئی اپنی قربانی کی گائے لئے چلا آ رہا ہو اور اگر آپ اس سے پوچھیں، کہ کس کی گائے ہے؟ تو اس کا یہی جواب ہوگا، ''میری گائے ہے'' جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو ''غوث پاک کا بکرا'' کہنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ عزّوجل ہی ہے اور قربانی کی گائے ہو یا غوث پاک کا بکرا، ہر ذبیحہ کے ذبح کے وقت اللہ عزّوجل کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ عزّوجل وسوسوں سے نجات بخشے۔ (آمین بجاہ النبی الامین ﷺ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''دین خیر خواہی کا نام ہے'' کے اٹھارہ حروف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 18 مدنی پھول

مدینہ 1۔ فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس قرآن و حدیث، علم دین کی مجلس میں شرکت، دین کی خاطر سفر، مدنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مطالعہ، مدنی کاموں کے لیے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

مدینہ 2۔ میت کا تیجا، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا اچھا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب کے ہی ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجے وغیرہ کے عدم جواز (یعنی ناجائز ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے اور میت کے لیے زندوں کا دعا کرنا۔ قرآن کریم سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اصل ہے۔ چنانچہ

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

اور وہ جوان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے! بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

(سورۂ حشر: آیت ۱۰، پارہ ۲۸)

مدینہ 3۔ تیجے وغیرہ کا کھانا صرف اسی صورت میں میت کے چھوڑے ہوئے مال سے کر سکتے ہیں جب کہ سارے ورثاء بالغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی دیں اگر ایک بھی وارث نابالغ ہے تو سخت حرام ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔

(ملخص از بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۴، صفحہ ۸۲۲)

مدینہ 4۔ میت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) صرف فقراء کو کھلائیں۔ (ایضاً، صفحہ ۸۵۳)

مدینہ 5۔ ایک دن کے بچے کو بھی ایصال ثواب کر سکتے ہیں، اس کا تیجا وغیرہ بھی کرنے میں حرج نہیں۔

مدینہ 6۔ جو زندہ ہیں ان کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے ان کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے۔

مدینہ 7۔ مسلمان جنّات کو بھی ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔

مدینہ 8۔ گیارہویں شریف، رجبی شریف (یعنی ۲۲ رجب المرجب کو سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کونڈے کرنا) وغیرہ بھی جائز ہے۔ کونڈے ہی میں کھیر کھلانا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلا سکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہر بھی لے جا سکتے ہیں۔

مدینہ 9۔ بزرگوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً ''نذر و نیاز'' کہتے ہیں اور یہ نیاز تبرک ہے اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

مدینہ 10۔ ایصال ثواب کے کھانے میں مہمان کی شرکت شرط نہیں گھر کے افراد اگر خود ہی کھالیں جب بھی کوئی حرج نہیں۔

مدینہ 11۔ روزانہ جتنی بار بھی کھانا کھائیں اس میں اگر کسی نہ کسی بزرگ کے ایصال ثواب کی نیت کر لیں تو مدینہ ہی مدینہ۔ مثلاً ناشتہ میں نیت کریں، آج کے ناشتہ کا ثواب سرکار مدینہ ﷺ اور آپ کے ذریعے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو پہنچے۔ دو پہر کو نیت کریں، ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اس کا ثواب سرکار غوث اعظم اور تمام اولیائے کرام علیہم الرضوان کو پہنچے، رات کو نیت کریں، ابھی جو کھائیں گے اس کا ثواب امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اور ہر مسلمان و مرد و عورت کو پہنچے۔

مدینہ 12۔ کھانے سے پہلے ایصال ثواب کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح درست ہے۔

مدینہ 13۔ ہو سکے تو ہر روز (نفع پر نہیں بلکہ) اپنی آمدنی (Income) کا ایک فیصد اور ملازمت کرنے والے تنخواہ کا ماہانہ کم از کم تین فیصد سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کے لیے نکال لیا کریں۔ اس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں خرچ کریں ان شاء اللہ عزّوجل اس کی برکتیں خود ہی دیکھیں گے۔

مدینہ 14۔ مسجد یا مدرسہ کا قیام صدقۂ جاریہ اور ایصال ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔

مدینہ 15۔ داستان عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جناب سیدہ کی کہانی وغیرہ سب من گھڑت قصے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ''وصیت نامہ'' لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ''شیخ احمد'' کا خواب درج ہے۔ یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اعتبار نہ کریں۔

مدینہ 16۔ جتنوں کو بھی ایصال ثواب کریں اللہ عزّوجل کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے گا۔ یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔

(ردالمحتار، جلد ۳، صفحہ ۱۸۰ دارالمعرفۃ، بہارشریعت، جلد ۱، حصہ ۴، صفحہ ۸۵۰ ملخصاً)

مدینہ 17۔ ایصال ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ امید ہے کہ اس نے جتنوں کو ایصال ثواب کیا، ان سب کے مجموعہ کے برابر اس کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو ایصال ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جب کہ ایصال ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصال ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس وعلی ہذا القیاس۔

(ملخص از فتاویٰ رضویہ، جلد ۹، صفحہ ۶۲۹ رضا فاؤنڈیشن و بہارشریعت جلد ۱، حصہ ۴، صفحہ ۸۵۰)

مدینہ 18۔ ایصال ثواب صرف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ کافر یا مرتد کو ایصال ثواب کرنا یا اس کو مرحوم کہنا کفر ہے۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) کے لیے دل میں نیت کر لینا کافی ہے۔ مثلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار درود شریف پڑھا، یا کسی کو ایک سنت بتائی یا نیکی کی دعوت دی یا سنتوں بھرا بیان کیا۔ الغرض کوئی بھی نیکی کی آپ دل ہی دل میں اس طرح نیت کر لیں مثلاً، ابھی میں نے جو سنت بتائی اس کا ثواب سرکار ﷺ کو پہنچے۔ ان شاء اللہ عزّوجل ثواب پہنچ جائے گا۔ مزید جن جن افراد کی نیت کریں گے ان کو بھی پہنچے گا۔ دل میں نیت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے کہہ لینا سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے جیسا کہ ابھی حدیث سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ انہوں نے کنواں کھدوا کر فرمایا۔ ''یہ ام سعد کے لیے ہے''۔

ایصال ثواب کا مُروّجہ طریقہ

آج کل مسلمانوں میں خصوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے جن کھانوں کا ایصال ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیں۔

اب

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پڑھ کر ایک بار

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ

تین بار

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

ایک بار

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

ایک بار

سُوْرَةُ النَّاسِ

ایک بار

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

ایک بار

الٓمّٓ ...... هم المفلحون (بقرہ ۱ تا ۵)

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے

(1) وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (بقرہ:۱۶۳)

(2) اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف:۵۶)

(3) وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (الانبیاء:۱۰۷)

(4) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا (الاحزاب:۴۰)

(5) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا (الاحزاب:۵۶)

اب درود شریف پڑھیے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بلند آواز سے ''الفاتحہ'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے۔ ''پیارے بھائیو! آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب مجھے دے دیجئے''۔ تمام حاضرین کہہ دیں: '' آپ کو دیا''۔ اب فاتحہ پڑھانے والا ایصال ثواب کردے۔ ایصال ثواب کے الفاظ لکھنے سے قبل امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمن فاتحہ سے قبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ تحریر کرتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فاتحہ کا طریقہ

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ (سورۂ فاتحہ مکمل)

ایک بار

آیت الکرسی

تین بار

سورۃ الاخلاص

ایصال ثواب کے لیے دعا کا طریقہ

یا اللہ عزّوجل جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہیں) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہوسکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایان شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غیوب ﷺ کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ سرکار مدینہ ﷺ کے توسط سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عظام رحمہم اللہ کی جناب میں نذر پہنچا۔ سرکار مدینہ ﷺ کے توسط سے سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے انسان و جنّات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا اس دوران جن جن بزرگوں کو خصوصاً ایصال ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیں۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیرو مرشد کو ایصال ثواب کریں۔ (فوت شدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔)

اب حسب معمول دعا ختم کردیں۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیں)

خبردار!

جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی

97.jpg

کوئی مانع شرعی نہ ہو تو انفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نماز باجماعت کے لیے مسجد کا رخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نماز آئے اور سستی کے باعث معاذ اللہ عزّوجل جماعت فوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کے لیے بعد نماز ظہر اور شام کے کھانے کے لیے بعد نماز عشاء مہمانوں کو بلانے میں غالباً باجماعت نمازوں کے لیے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہئے کہ وقت ہو جائے تو سارے کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کی ''نیاز'' کی مصروفیت میں اللہ عزّوجل کی ''نماز باجماعت'' میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔

مزار پر حاضری کا طریقہ

بزرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضر ہونا چاہئے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مڑ کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔ لہٰذا مزار اولیاء پر بھی پائنتی (قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر قبلہ کو پیٹھ اور صاحب مزار کے چہرے کے طرف رخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دور کھڑا ہو اور اس طرح سلام عرض کرے،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ایک بار سورۂ فاتحہ اور 11 بار سورۃ الاخلاص (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے مطابق (صاحب مزار کا نام لے کر بھی) ایصال ثواب کرے اور دعا مانگے۔ احسن الدعاء میں ہے، ولی کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔

الٰہی واسطہ کل اولیاء کا
مرا ہر ایک پورا مدعا ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حصّۂ اَوْرَادُ وَوَظَائِف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فضائلِ اوراد

رحمتوں کی برسات

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر ﷺ کا فرمان رحمت نشان ہے: ''مجھ پر درود شریف پڑھو، اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا''۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، جلد ۵، صفحہ ۵۰۵، حدیث ۱۴۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بزرگوں سے منقول 39 مدنی وظائف

(1) ڈراؤنے خوابوں سے نجات

''یَا مُتَکَبِّرُ'' 21 بار، اول و آخر ایک ایک بار درود شریف سوتے وقت پڑھ لیں گے ان شاء اللہ عزّوجل ڈراؤنے خواب نہیں آئیں گے۔ (فیضان سنت باب آداب طعام، جلد ۱، صفحہ ۲۴۲)

(2) جانور کے کاٹے کا عمل

یہ آیت کریمہ ہر جانور کے کاٹے کے لیے اکسیر ہے، گیارہ بار پڑھ کر کاٹنے کی

جگہ دم کرے:

أَمْ أَبْرَمُوْا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُوْنَ (الزخرف:۷۹)

(3) برائے دفع بواسیر خونی و بادی

ہر قسم کی بواسیر خونی و بادی کے لیے دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ الم نشرح، دوسری میں سورۂ فیل اور سلام کے بعد ستر بار کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

چند روز اسی طرح کرے ان شاء اللہ تعالیٰ بواسیر دفع ہو۔

(4) فالج ولقوہ

لقوہ وفالج: سورۂ زلزال لوہے (STEEL) کے برتن پر لکھ کر دھو کر پلائی جائے۔

دیگر ترکیب: سورۂ زلزال لوہے (STEEL) کے برتن میں لکھ کر دیں کہ مریض اس پر دیکھے ان شاء اللہ تعالیٰ صحت ہو گی۔

(5) برائے قوت حافظہ

امتحانات کی تیاری اور ہر اچھی کتاب کے پڑھنے سے قبل ذیل میں دی ہوئی دعا (اول و آخر درود پاک) پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نچھاور فرما! اے عظمت اور بزرگی والے! (المستطرف، جلد ۱، صفحہ ۴۰، دار الفکر بیروت)

(6) ذہن کھولنے کے لیے

ہر روز سبق سے پہلے اکتالیس مرتبہ پڑھ کر سبق شروع کریں:

اِلٰهِيْ اَنْتَ اِلٰهٌ عَالِمٌ وَّاَنَا عَبْدُكَ جَاهِلٌ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ عِلْمًا نَّافِعًا وَّفَهْمًا كَامِلًا وَّطَبْعًا زَكِيًّا وَّ قَلْبًا صَفِيًّا حَتّٰى اَعْبُدَكَ وَلَا تُهْلِكْنِيْ بِالْجَهَالَةِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

(7) کوڑھ اور پیلیا

سورۂ ''بَيِّنَة'' پڑھ کر برص و یرقان (یعنی کوڑھ اور پیلیا) والے پر دم کریں اور لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ کھانے پر دونوں وقت یہ سورۃ صحیح خواں (یعنی درست پڑھنے والے) سے پڑھوا کر دم کر کے کھلائیں خدا عزوجل چاہے بہت زیادہ فائدہ ہو۔

(8) وسعت رزق

یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابْ پانچ سو بار اول و آخر درود شریف ۱۱، ۱۱ بار بعد نماز عشاء قبلہ رو باوضو ننگے سر ایسی جگہ کہ سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو پڑھا کریں۔

(9) تلاش معاش

تلاش معاش کے لیے سورۂ اخلاص کو بسم اللہ شریف کے ساتھ ایک ہزار ایک بار، اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف، عروج ماہ (یعنی چاند کی پہلی سے چودھویں تک کے زمانہ) میں پڑھنا نہایت مؤثر ہے۔

(10) کبھی محتاج نہ ہو

جو شخص ہر رات میں سورۂ واقعہ پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

(مشکوٰۃ المصابیح، جلد ۱، صفحہ ۴۰۹، حدیث ۲۱۸۱)

خواجہ کلیم اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ادائے قرض اور فاقہ دور

کرنے کے لیے اس کو بعد مغرب پڑھو۔ (جنتی زیور، صفحہ ۵۹۷)

(11) چوری سے محفوظ رہے

سورۂ توبہ کو اپنے اسباب میں رکھے ان شاء اللہ عزوجل چوری سے محفوظ رہے گا۔

(12) گمشدہ شئے کے ملنے کا عمل

چالیس بار سورۂ یٰسٓ شریف سات دن تک پڑھے۔

(13) برائے قضائے حاجات

حدیث شریف میں ہے حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عامل ہوں تو ان کی حاجتوں کو کافی ہے پھر یہ آیت کریمہ ارشاد فرمائی۔ (ادائے قرض اور روزی وروزگار کے لیے اس کی کثرت مفید ومجرب ہے)

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

(سورۂ طلاق، آیت 2،3، پارہ 28)

(14) ہر حاجت ومراد پوری ہوگی

ہزار بار یَا شَیْخُ عَبْدَالْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ پڑھے اول وآخر درود شریف 10،10 بار پڑھ کر داہنے ہاتھ پر دم کر کے زیر کلہ (رخسار) رکھ کر سو جائے ہر حاجت ومراد پوری ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

(15) برف باری روکنے کے لیے

یَا حَافِظُ یَا خَافِضُ

لوہے کے توے پر سیاہی کی طرف (یعنی توے کی الٹی طرف) اس دعا کو انگلی سے لکھ کر آسمان کے نیچے رکھے ان شاء اللہ عزوجل برف باری بند ہو جائے گی۔

(16) غائب یا بھاگے ہوئے شخص کو بلانے کے لیے

(۱) کسی بزرگ کے مزار کے پاس اور یہ ممکن نہ ہو تو مکان کے گوشہ میں بیٹھ کر سورۃ الضحیٰ کی آیت ۷،۸

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى

نوسو نوے بار پڑھے پھر ایک بار پوری سورۂ والضحیٰ پڑھ کر دعا کرے ان شاء اللہ عزوجل وہ واپس آجائے گا۔

(۲) بعد نماز عشاء اکتالیس بار سورۂ والضحیٰ مع بسم اللہ شریف کے پڑھ کر کھڑے ہو کر مکان کے دو گوشوں میں اذان اور دو گوشوں میں تکبیر کہہ کر واپسی کے لیے دعا کرے ایک ہفتہ کے اندر ان شاء اللہ عزوجل واپس آجائے گا۔

(17) زہر کا اثر نہ ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي
الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ہمیشہ یہ دعا پڑھ کر کھانا کھائیں اور پانی وغیرہ پئیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ زہر کا اثر دور ہو جائے گا اور زہر کوئی نقصان نہیں دے گا۔ (جنتی زیور، صفحہ ۵۷۹)

(18) بخار سے شفاء

جس کو بخار ہو سات بار یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

(المستدرک للحاکم جلد ۵، صفحہ ۵۹۲، حدیث ۸۳۲۴)

اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا نمازی آدمی سات بار پڑھ کر دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلا دے ان شاء اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار نہ اترے تو بار بار یہ عمل کریں۔ (جنتی زیور، صفحہ ۵۸۰)

(19) ظالم اور شیطان کے شر سے پناہ کے لئے

محقق علی الاطلاق سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

سیدنا امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "**جمع الجوامع**" میں محدث ابو الشیخ کی "کتاب الثواب" اور "تاریخ ابن عساکر" سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حجاج بن یوسف ثقفی ظالم گورنر نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مختلف اقسام کے 400 گھوڑے دکھا کر کہا کہ اے انس! کیا تم نے اپنے صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس بھی اتنے گھوڑے اور یہ شان وشوکت دیکھی ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ عزوجل و ﷺ کے پاس اس سے بہتر چیزیں دیکھی ہیں اور میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں، ایک وہ گھوڑا جو جہاد کے لیے رکھا جائے پھر اس کے رکھنے کا ثواب بیان فرمایا (یہ عام طور پر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے) دوسرا وہ گھوڑا جو اپنی سواری کے لیے رکھا جاتا ہے، تیسرا وہ گھوڑا جو نام ونمود کے لیے رکھا جاتا ہے اس کے رکھنے سے آدمی جہنم میں جائے گا۔ اے حجاج! تیرے گھوڑے ایسے ہی ہیں۔

حجاج یہ سن کر آگ بگولا ہو گیا اور کہا کہ اے انس! اگر مجھ کو اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ تم

نے رسول اللہ عزوجل و ﷺ کی خدمت کی ہے اور امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) نے تمہارے ساتھ رعایت کرنے کی ہدایت کی ہے تو میں تمہارے ساتھ بہت برا معاملہ کر ڈالتا۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے حجاج! خدا کی قسم! تو میرے ساتھ کوئی بدعنوانی نہیں کر سکتا میں نے رسول اللہ عزوجل و ﷺ سے چند کلمات سنے ہیں جن کی برکت سے میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی بدولت کسی ظالم کی سختی اور کسی شیطان کے شر سے ڈرتا ہی نہیں، حجاج اس کلام کی ہیبت سے دم بخود رہ گیا اور سر جھکا لیا، تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر بولا کہ اے ابوحمزہ! (یہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) یہ کلمات مجھے بتا دیجئے۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ہرگز تجھے نہ بتاؤں گا اس لیے کہ تو اس کا اہل نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت آ گیا تو ان کے خادم سیدنا ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سرہانے آ کر رونے لگے، سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ سیدنا ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: وہ کلمات ہمیں تعلیم فرمائیے جن کے بتانے کی حجاج نے درخواست کی تھی اور آپ نے انکار فرما دیا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لو سیکھ لو ان کو صبح وشام پڑھنا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

دعائے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی اَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ
بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیَ اللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ
عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِنَّ وَلِیِّ یَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ O

اس دعا کو تین مرتبہ صبح کو تین مرتبہ شام کو پڑھنا بزرگوں کا معمول ہے۔

(جنتی زیور، صفحہ ۵۸۳، اخبار الاخبار صفحہ ۲۹۲)

صبح و شام کی تعریف

آدھی رات کے بعد سے لے کر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے (اس سارے وقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اسے صبح میں پڑھنا کہیں گے) اور ابتدائے وقت ظہر سے غروب آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔ (اس سارے وقفہ میں جو کچھ پڑھا جائے اسے شام میں پڑھنا کہیں گے)

(20) قوت حافظہ کے لئے

پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ ''یَا قَوِیُّ'' پڑھیں۔

(جنتی زیور، صفحہ ۶۰۵)

(21) بینائی کی حفاظت کے لئے

پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ مرتبہ ''یَا نُوْرُ'' پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیجئے۔ (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۵)

(22) زبان کی لکنت

فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس مرتبہ پڑھئے:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ O وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ O

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ O یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ O

(سورۃ طٰہٰ: ۲۸-۲۵) (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۶)

(23) پیٹ کے درد کے لئے

یہ آیت پانی پر تین بار پڑھ کر دم کیجئے اور پلا دیجئے یا لکھ کر پیٹ پر باندھ دیجئے۔

لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ (الصافات، آیت ۴۷)

(جنتی زیور، صفحہ ۶۰۶)

(24) تلی بڑھ جانا

اس آیت کو لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں: (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

(25) ناف اتر جانا

(الف) اس آیت کو لکھ کر ناف کی جگہ باندھیے۔ (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۶)

اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۵ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا O (فاطر: ۴۱)

(ب) تا حصول شفاء روزانہ ایک بار ناف پر ہاتھ رکھ کر اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف کے ساتھ ذیل کی آیات سات بار پڑھ کر دم کیجئے۔ (یہ عمل مجرب ہے)

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۵ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ط وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ج كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ O رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ O (آل عمران: آیت: ۸،۷)

(26) بخار

(الف) اگر بغیر جاڑے کے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھیے اور اسی کو پڑھ کر دم کیجئے۔ (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ،

قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ (الانبیاء، ۶۹)

(ب) اگر بخار جاڑے کے ساتھ ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھیے۔

(جنتی زیور، صفحہ ۶۰۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَمُرۡسٰىہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (ہود: ۴۱)

(27) پھوڑا پھنسی

پاک صاف ڈھیلا پیس کر اس پر یہ دعاء تین مرتبہ پڑھ کر تھوکے اور اس مٹی پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ پر دن میں دو چار بار مل لیا کرے، یا چاہے تو پھوڑے پر یہ مٹی لگا کر پٹی باندھ دیں۔

اِنَّہُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا ۙ وَّ اَکِیۡدُ کَیۡدًا ۚۖ

فَمَہِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡہِلۡہُمۡ رُوَیۡدًا ۙ

(الطارق: ۱۵ تا ۱۸) (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۷)

(28) پاگل کتّے کا کاٹ لینا

اوپر ذکر کی ہوئی آیت کو روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلا دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اس شخص کو باؤلا پن اور ہڑک (کتّے کے کاٹنے سے دماغی بیماری) نہ ہوگی۔ (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۷)

(29) بانجھ پن

چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت حیض سے پاک ہو کر غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیئے اور اس درمیان میں ضرور شوہر کے ساتھ تخلیہ (یعنی خلوت اختیار) کرے۔ آیت یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَوۡ کَظُلُمٰتٍ فِیۡ بَحۡرٍ لُّجِّیٍّ یَّغۡشٰىہُ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِہٖ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِہٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُہَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ اِذَاۤ اَخۡرَجَ یَدَہٗ لَمۡ یَکَدۡ یَرٰىہَا ؕ وَمَنۡ لَّمۡ یَجۡعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوۡرًا فَمَا لَہٗ مِنۡ نُّوۡرٍ (النور: ۴۰)

ان شاء اللہ عزوجل اولاد ملے گی۔ (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۷)

(30) پیدائش کا درد

یہ آیت ایک پرچے پر لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھیں، بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہوگا وہ آیت یہ ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ۙ وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ (انشقاق: ۱ تا ۴) (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۸)

(31) ہیضہ

ہر کھانے پینے کی چیز پر سورۃ ''انا انزلناہ'' پڑھ کر دم کر لیا کریں ان شاء اللہ عزوجل حفاظت رہے گی اور جس کو مرض ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلائیں پلائیں ان شاء اللہ عزوجل شفاء ہوگی۔ (جنتی زیور، صفحہ ۶۰۹)

(32) قے، درد، درد شکم کے لئے

اس آیت کریمہ کو لکھ کر پلائیں۔

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ (یٰسٓ:۷۷)

(33) درد اعضاء کے لئے

نماز کے بعد سات بار یہ آیت کریمہ:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ (الحشر:۲۱)

پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے درد کی جگہ پر ملے، ان شاء اللہ عزوجل درد جاتا رہے گا۔

(34) احتلام سے حفاظت

احتلام سے بچنے کے لیے (سورۂ نوح پارہ ۲۹) سوتے وقت ایک بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

(35) آنکھیں کبھی نہ دکھیں

مَرْحَبًام بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، جو شخص مؤذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا سن کر یہ کہے اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی وہ اندھا ہوگا نہ ہی کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔ (المقاصد الحسنہ، صفحہ ۳۹۱)

(36) گھر میں مدنی ماحول بنانے کا نسخہ

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ

وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا O (الفرقان:۷۴)

ترجمہ کنز الایمان: ''اے ہمارے ربّ! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا''۔

ہر نماز کے بعد یہ دعا اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ عزوجل بال بچے سنتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مدنی ماحول قائم ہوگا۔

(مسائل القرآن، صفحہ ۲۹۰)

(37) شوگر کا علاج

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ
مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا O

(سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۸۰، پارہ ۱۵)

ترجمہ کنز الایمان: ''اے میرے رب مجھ سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے''۔

یہ قرآنی دعا روزانہ صبح و شام تین تین بار (اول و آخر تین تین بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔ (مدت علاج: تا حصول شفاء)

(38) قرضہ اتارنے کا وظیفہ

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: ''یا اللہ عزوجل! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کر دے''۔ تا حصول مراد ہر نماز کے بعد 11,11 بار اور صبح و شام سو سو بار روزانہ (اول و آخر ایک ایک بار درود شریف) پڑھیے۔

مروی ہوا کہ ایک مکاتب (مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے

مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہوا ہو۔ بحوالہ: مختصر القدوری، صفحہ ۱۷۱) نے مشکل کشا، علی المرتضی شیر خدا کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں عرض کی: میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے۔ آپ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ عزوجل و ﷺ نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جبل صیر (صیر ایک پہاڑ کا نام ہے النہایۃ، جلد ۳، صفحہ ۱۶) جتنا دَین (یعنی قرض) ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کر دے گا تم یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

(سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۳۲۹، حدیث ۳۵۷۴)

(39) پنج گنج قادریہ

بعد نماز فجر	یَا عَزِیْزُ یَا اَللّٰهُ	۱۰۰ مرتبہ
بعد نماز ظہر	یَا کَرِیْمُ یَا اَللّٰهُ	۱۰۰ مرتبہ
بعد نماز عصر	یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰهُ	۱۰۰ مرتبہ
بعد نماز مغرب	یَا سَتَّارُ یَا اَللّٰهُ	۱۰۰ مرتبہ
بعد نماز عشاء	یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰهُ	۱۰۰ مرتبہ

اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کو ہمیشہ پڑھنے سے ان شاء اللہ عزوجل دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ظاہر ہوں گی۔ (شجرۂ قادریہ، عطاریہ)

رزق میں خیر و برکت سے متعلق احادیث مبارکہ

عائشۃ صدیقہ رضی اللہ عنہا کشائشِ رزق کے لئے یہ دعا فرماتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ۔ ترجمہ: اے اللہ تو میری روزی کو کشادہ فرمادے۔

(جامع صغیر ج ۱ ص ۵۷)

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے گھر میں داخل ہو کر سورۃ الاخلاص پڑھی تو اس کے گھر والوں اور اس کے پڑوس والوں سے فقر دور ہوگا۔

"تفسیر قرطبی" میں ہے: ایک شخص دربار نبوّت میں حاضر ہوا "فشکا الیہ الفقر و ضیق العیش والمعاش" اور فقر و فاقہ اور تنگیٔ رزق کی شکایت کی تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! "اذا دخلتَ منزلك فسلّم" یعنی جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ "ثمّ سلّم عَلَیَّ" پھر مجھ پر سلام عرض کرو۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ" اور ایک مرتبہ "قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھا کرو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کے دروازے کھول دیئے۔ حتّٰی کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصّہ پہنچا۔ (تفسیر قرطبی، ج ۱۰ ص ۱۸۴، طبع دار الشعیب قاھرۃ)

حلال روزی کمانے، روزی میں برکت، محتاجی دور کرنے اور فقر و فاقہ سے نجات کے وظائف

(۱) صبح طلوع فجر کے وقت ۱۰۰ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ"۔

(۲) نماز فجر اور تمام نمازوں کے سلام پھیرنے کے بعد ۱۰ بار کلمۂ طیبہ اور ۱۰ بار "یَا بَاسِطُ" (اے کشادگی دینے والے)

(۳) نماز فجر کے بعد ۵۰۰ مرتبہ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" (اے زندہ، اے ہمیشہ رہنے والے)

(۴) جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد توجّہ کے ساتھ ۷۰ مرتبہ یہ وظیفہ

پڑھے تو تنگدستی وغربت سے نجات ملے۔ ’’اَلْمُعْطِیْ ھُوَ اللّٰہُ‘‘۔

(۵) روزانہ کسی بھی نماز کے بعد ۵۰۰ مرتبہ ’’سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ‘‘ پڑھیں تو ان شاءاللہ عزوجل روزی کے دروازے کھلیں گے۔

(۶) حضرت امام ابوالحسن شاذلی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں! کہ سورۃ الفلق کثرت سے پڑھنے والے پر روزی بارش کے قطروں کی طرح برستی ہے۔

(۷) صبح وشام ۱۴۱، ۱۴۱ مرتبہ سورۃ الفلق کا ورد کریں۔

(۸) فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان گیارہ سو ۱۱۰۰ مرتبہ ’’یَاغَنِیُّ، یَا مُغْنِیُ‘‘ پڑھیں۔

(۹) مغرب کے بعد سورۃ الواقعہ کی تلاوت کو معمول بنائیں اور قدرت الٰہی کا مشاہدہ کریں۔

(۱۰) جو شخص روزانہ فجر کی نماز کے بعد ۱۲۱ مرتبہ ’’یَا مَلِكُ‘‘ پڑھے گا، ان شاءاللہ وسعتِ رزق کا نظارہ کرے گا۔

(۱۱) روزانہ بعد نماز فجر اور عصر ۱۰۰ مرتبہ سورۃ الکوثر کی تلاوت سے رزق کے ذرائع نصیب ہوتے ہیں اور خوشحالی ملتی ہے۔

(۱۲) روزانہ نماز چاشت کے دو نفل پڑھنے کے بعد سجدے میں جاکر ۱۰۰ مرتبہ ’’یَاوَھَّابُ‘‘ کا ورد کریں۔

(۱۳) روزانہ ۱۰۰ مرتبہ ہر نماز کے بعد ’’یَااللّٰہُ، یَارَزَّاقُ‘‘ کا ورد کریں۔

(۱۴) فجر کے بعد ۷۲ مرتبہ ’’یَا بَاسِطُ‘‘ پڑھیں۔

(۱۵) روزی کی تنگی دور کرنے کے لئے سورۃ الماعون ۴۰ دن تک ۴۰ یا ۱۱ بار پڑھیں۔

(۱۶) روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ’’یَا بَاسِطُ، یَارَزَّاقُ‘‘ ۳۴۱ بار ورد کریں۔

(۱۷) سورۃ الکہف، گیارہ روز متواتر پڑھنے سے غربت کا خاتمہ اور فراخئ رزق کا سبب بن جائے گا۔

(۱۸) شروع چاند میں یہ وظیفہ پڑھنا شروع کریں، ’’یَا بَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ‘‘ ہر روز بعد نماز عشاء 72 مرتبہ پڑھیں، اور اول وآخر درود شریف گیارہ بار ان شاءاللہ کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا، غیب سے روزی ملے گی۔

(۱۹) بعد نماز فجر ’’نادِ علی‘‘ ۹۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

(۲۰) ’’درود تاج‘‘ ہر نماز کے بعد ۷ مرتبہ اور بعد نماز عشاء ۱۰۱ بار حضور قلب سے پڑھے، ۳ دن ایسا ہی کرے، اگر کچھ نہ ہو تو چوتھے روز بعد نماز فجر سے پڑھنا شروع کردے اور جب تک پڑھے کہ کوئی آکر اس کو خوشخبری نہ دے۔

(۲۱) بعد نماز صبح ’’یَامَلِكُ‘‘ بکثرت پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ غنی فرمادیتا ہے۔

(۲۲) ’’یَاعَزِیْزُ‘‘ چالیس دن تک ۴۰ مرتبہ پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے معزز اور مستغنی بنادے گا۔ اور وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

(۲۳) ’’یَاوَھَّابُ‘‘ کا بکثرت ورد کرے، یا چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں ۴۰ مرتبہ پڑھے تو فقر وفاقہ دور ہوگا۔

(۲۴) ’’یَا بَاسِطُ‘‘ چاشت کی نماز پڑھنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر روزانہ دس مرتبہ پڑھ کر منہ پر ہاتھ پھیرلے تو کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(۲۵) ’’یَالَطِیْفُ‘‘ ۱۳۳ مرتبہ پڑھیں رزق میں برکت ہوگی۔

(۲۶) ’’یَا غَفُوْرُ‘‘ کا بکثرت ورد کرنے سے مال واولاد میں برکت ہوگی۔

(۲۷) ’’یَاشَکُوْرُ‘‘ کو روزانہ ۴۱ مرتبہ پڑھیں تو معاشی تنگی سے نجات ملے گی۔

(۲۸) ’’یَاوَاسِعُ‘‘ کا بکثرت ورد کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ غنائے

ظاہری وباطنی کے درکشادہ فرمادے گا۔(۲۹)

قرض سے متعلق احادیث مبارکہ

(۱) سرکار ﷺ نے ارشادفرمایا! ہرقرض صدقہ ہے۔(الترغیب والترھیب)

(۲) سرکار ﷺ نے ارشادفرمایا! جومسلمان کسی مسلمان کوایک بار قرض دے گا تو اسے اتنا ثواب ملے گا، گویا اس نے دومرتبہ اتنی رقم اللہ کی راہ میں دی۔(ابن ماجہ)

(۳) مالدار قرضدار (جوقرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے) کا قرضہ ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔(بخاری ومسلم)

قرض کی وصولی اور ادائیگی

(۱) اذان فجر سے ۴۵ منٹ پہلے اٹھیں نماز تہجد کے بعد یہ ورد مسلسل کرتے رہیں۔" یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ بَلٰی وَاللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَ رَزَقْنِیْ بَعْدَ الدَّیْنِ۔

ترجمہ: اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! تو ہی اللہ ہے کیوں نہیں واللہ! تو ہی اللہ ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا مجھ سے میرا قرض اتار دے اور اس کے بعد مجھے رزق عطا فرما۔

(۲) نماز فجر سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس (۱۰) مرتبہ "یَا رَزَّاقُ" (اے رزق عطا کرنے والے) پڑھ کر دم کریں۔

(۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو، بیشک مجھ سے بے جا ہوا۔(سورۃ الانبیاء آیت ۸۷) بعد عشاء ۳۰۰ بار تنہا کمرے میں بیٹھ کر پڑھیں اور دعا مانگیں۔

(۴) قرضہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے سورۃ الماعون ۴۰ دن تک ۴۰ یا

۱۱ بار پڑھیں۔

(۵) قرض سے نجات کے لئے سورۃ القریش ۲۱ مرتبہ روزانہ تلاوت کریں۔

(۶) روزانہ مغرب کی نماز کے بعد "یَا بَاسِطُ ، یَارَزَّاقُ" ۳۴۱ بار ورد کریں۔

(۷) روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۵۰۰ بار "یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابْ" پڑھ کر دعا کریں۔

(۸) ۱۴۱ بار "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور یَا وَلِیُّ، یَا جَلِیْلُ، یَا قَدِیْرُ" ۱۴۱ بار درود شریف پڑھ کر ایک پاؤ باجرہ پر دم کر کے اپنے سر سے سات مرتبہ گھما کر کسی ویرانے یا قبرستان میں ڈال دیں اور کبھی کبھی کرتے رہا کریں، ان شاء اللہ غیبی مدد حاصل ہوگی۔

(۹) سورۃ الکھف، بعد نماز جمعہ مسجد میں بیٹھ کر ایک مرتبہ خلوص دل سے پڑھیں، جب تک قرض نہ اترے ہر جمعہ جاری رکھیں۔

(۱۰) "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ" ۱۰۰ مرتبہ روزانہ اول و آخر ۱۱ بار درود پاک۔

(۱۱) جو کوئی وتر کے بعد روزانہ کھڑے ہو کر دو نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ال عمران کی آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ پڑھ لیا کرے کبھی مقروض نہ ہوگا۔

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۴۱۷)

(۱۲) مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: جو کوئی ایسا مقروض ہو کہ ادائے قرض کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو وہ وتر کے بعد دو رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھا کرے۔ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ال عمران کی آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ پانچ مرتبہ پڑھے، ان شاء اللہ عزوجل اس کا قرض بہت جلد اتر جائے گا۔ الحمد للہ میں

نے خوداس کا تجربہ کیا ہے۔(ایضاً)

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ط وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ○

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ ترجمہ: یااللہ مجھے حلال رزق عطافرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل وکرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔ روزانہ ہر نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھیں، اگر قرضہ پہاڑ برابر بھی ہو تو اتر جائے گا۔(جامع ترمذی، ج ۲ ص ۶۴۶)

امراض سے شِفاء کے وظائف

احادیث مبارکہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

(۱) مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ دَوَاءً۔ ترجمہ: اللہ نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں فرمائی جس کی دوا نازل نہ فرمائی ہو۔(ابن ماجہ، ج ۲ ص ۳۴۰)

(۲) فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شِفَآءٌ۔ بے شک نماز میں شِفاء ہے۔

(ابن ماجہ، ج ۲ ص ۳۴۶)

(۳) خَیْرُ الدَّوَآءِ الْقُرْاٰنُ۔ بہترین دوا قرآن ہے۔(ایضاً)

(۴) اِنَّ فِی الْحَبَّۃِ السَّوْدَآءِ شِفَآءٌ مِنْ کُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامُ۔ کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری کی شِفاء ہے۔

ہر طرح کی جسمانی بیماریوں کے لئے وظائف

(۱) ہر نماز کے بعد ۱۱۱ بار "یَا سَلَامُ" (اے سلامتی دینے والے)

(۲) ہر مرض کیلئے روزانہ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان ۴۱ مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور ہر نماز کے بعد سات بار سورۃ الفاتحہ شریف پڑھیں۔

(۳) دن بھر میں دو (۲) مرتبہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد سو سو ۱۰۰ بار "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"

(۴) روزانہ کسی بھی وقت زم زم شریف پر ورنہ سادہ پانی پر ۱۱۱ بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اور ۱۴۱ بار "یَا شَافِیْ" پڑھ کر دم کریں اور سارا دن وہی پانی استعمال کریں۔

(۵) روزانہ ۳۴۱ مرتبہ "وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ" ترجمہ: اور حق کے ساتھ ہی ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے، اور حق ہی کے ساتھ وہ اترا ہے۔

(بنی اسرائیل آیت ۱۰۵) پڑھیں۔

(۶) روزانہ ۴۰ مرتبہ "وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ" ترجمہ: اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرمارہے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شِفاء اور رحمت ہے۔(بنی اسرائیل آیت ۸۲) پڑھنے کا معمول بنائیں۔

(۷) روزانہ ۱۰۰۱ مرتبہ "یَا شَافِیْ ، یَا کَافِیْ" کا ورد کریں۔

(۸) بخار اور درد سر کے لئے روزانہ ۱۰۰ مرتبہ "یَا غَفُوْرُ" کا ورد کریں، اول و آخر ۱۱، ۱۱ بار درود پاک پڑھیں۔

(۹) روزانہ ۳۰۰۰ مرتبہ "یَا حَیُّ" کا ورد موجب شِفاء ہے۔

(۱۰) کلونجی پر ۷ بار سورۃ الفاتحہ دم کر کے پھانک لیں، ان شاء اللہ ہر مرض سے محفوظ رہیں گے۔

(۱۱) ''یَا اَللّٰہُ'' کا بکثرت ورد کریں۔ شفاء نصیب ہوگی۔

(۱۲) ''اَلسَّلَامُ'' ۱۱۵ مرتبہ پڑھ کر بیمار پر دم کریں۔

(۱۳) کسی بھی موذی مرض جذام، آتشک وغیرہ میں مبتلا ہوں تو چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھیں، افطار کے بعد پانی پر ''یَا مَجِیْدُ'' بکثرت پڑھ کر دم کر کے پی لیں۔

(۱۴) ''یَا مُحْیُ'' بکثرت پڑھنے والا صحت یاب ہوجائے گا۔

رشتہ ہونے کے وظائف

(۱) روزانہ بعد نماز عشاء ۱۴۱ بار سورۃ الاخلاص ۹۰ دن تک پڑھیں۔

(۲) روزانہ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت نوافل ادا کریں اور ۱۴۱ بار ''یَا عَدْلُ'' پڑھیں، ۴۰ دن تک عمل کریں۔

(۳) روزانہ چاشت کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ ''یَا لَطِیْفُ'' پڑھیں اور دعا کریں۔

(۴) روزانہ ۵۰۰ مرتبہ ''اَللّٰہُ الصَّمَدُ'' پڑھ کر دعا کریں۔

(۵) بچیوں کے نصیب کھولنے کے لئے ہر نماز کے بعد ''یَا لَطِیْفُ یَا حَلِیْمُ'' ۳۴۱ بار ورد کریں۔

(۶) ''اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِیْناً (الفتح آیت ۱)'' روزانہ فجر یا کسی بھی نماز کے بعد حضورِ قلب سے ۴۱ مرتبہ اس آیت مبارکہ کا ورد کرنے سے اچھی جگہ رشتہ ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

(۷) روزانہ ''یَا وَهَّابُ، یَا كَرِیْمُ'' ۵۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

(۸) اگر کوئی اچھا رشتہ آئے تو صلوۃ الشکر ادا کر کے ۱۴۱ بار ''یَا شَكُوْرُ'' کا ورد کریں۔

(۹) روزانہ بعد نماز عشاء ۱۰۰ بار ''یَا لَطِیْفُ'' پڑھیں۔ جلد رشتہ آجائے گا۔

اولاد کے حصول کیلئے وظائف

(۱) ہر نماز کے بعد ۱۴۱ بار ''یَا بَرُّ، یَا بَدِیْعُ'' کا ورد کرنے سے ان شاء اللہ بیٹا پیدا ہوگا۔

(۲) روزانہ ہر نماز کے بعد ۱۴۱ بار رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔ ترجمہ: اے میرے رب! تو مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔ (سورۃ الانبیاء آیت ۸۹) پڑھیں اور دودھ پر دم کر کے دونوں میاں بیوی پئیں۔

(۳) چالیس دن تک روزانہ کسی بھی وقت ۱۰۰۰ مرتبہ ''یَا اَوَّلُ'' کا ورد کرنے والوں کو اولاد نرینہ نصیب ہو۔

(۴) ''یَا مُتَكَبِّرُ'' روزانہ ۳۴۱ مرتبہ پڑھنے والے کو متقی اور نیک اولاد نصیب ہوگی۔

(۵) روزانہ ۱۲۹۱ مرتبہ کسی بھی وقت ''یَا خَالِقُ، یَا بَارِئُ، یَا مُصَوِّرُ'' پڑھنے سے اولاد نصیب ہوگی۔

(۶) ''یَا وَارِثُ'' ۵۰۰ بار پڑھ کر دعا کریں۔

(۷) ۱۰۰ مرتبہ روزانہ سورۃ الاخلاص کا ورد، دیگر فوائد کے ساتھ صاحب اولاد ہو اور ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھنے سے مراد جلد حاصل ہو۔

(۸) ''اَللّٰہُ الصَّمَدُ'' کا سوا لاکھ ختم بھی مقاصد پورا کرتا ہے۔

(۹) بانجھ عورت اگر سات روزے رکھے اور پانی سے افطار کر کے روزانہ ۲۱ مرتبہ "اَلْبَارِئُ ، اَلْمُصَوِّرُ" پڑھے اولاد نصیب ہوگی۔

(۱۰) بے اولاد "اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ" لکھ کر اپنے پاس رکھے تو صاحب اولاد ہو جائے۔

دشمنوں کے شر سے حفاظت اور ہر آفت ونقصان سے بچاؤ

(۱) کسی بھی قسم کے دشمن یا خطرناک حالات میں ۳۶۰ مرتبہ روزانہ "یَا مُؤْمِنُ" کا ورد کریں۔

(۲) سجدہ میں (مکروہ وقت کے علاوہ) یا نماز سے فارغ ہو کر ۷۵ مرتبہ "یَا مُذِلُّ" کا ورد کریں۔

(۳) دو رکعت صلوٰۃ الحاجت کے بعد "فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ" ترجمہ: تو اللہ ہی بہتر حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ (سورۂ یوسف، آیت ۶۴) ۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

(۴) حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو شخص روزانہ یہ کلمہ پڑھ لیا کرے وہ سوائے موت کے اپنے اہل عیال میں اور مال و دولت میں آفت نہ دیکھے گا۔ "مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

(۵) دشمنی کو دوستی میں تبدیل کرنے کے لئے مسلسل ۳ جمعہ تک یہ وظیفہ پڑھیں۔
"یَا مُنْتَقِمُ" ۱۴۱ بار۔

(۶) "یَا قَادِرُ" ۱۰۰ بار پڑھیں۔

(۷) اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ط وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔

(سورۃ الاعراف، آیت ۱۹۶) جو شخص یہ آیت مبارکہ صبح و شام پڑھا کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے، تعداد مقرر نہیں۔ (تفسیر نعیمی)

(۸) "اَلْمُؤْمِنُ" کا ۶۳۰ مرتبہ ورد کرنے والا ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے والا امان میں رہے گا۔

(۹) "حَسْبِيَ اللّٰهُ الْحَسِيْبُ" جمعرات سے شروع کر کے آٹھ یوم تک صبح و شام ستر مرتبہ پڑھیں۔ ہر شر سے محفوظ رہیں گے۔

ہر آفت، اور تنگئ رزق کو دور کرنے کے لئے

حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں آ کر یہ دعا تلقین فرمائی کہ یہ لفظ تین مرتبہ کہو:

یَا لَطِيْفًا م بِخَلْقِهٖ ، یَا عَلِيْمًا م بِخَلْقِهٖ ، یَا خَبِيْرًا م بِخَلْقِهٖ ،
اُلْطُفْ بِيْ يَا لَطِيْفُ يَا عَلِيْمُ يَا خَبِيْرُ

اے اپنی مخلوق پر مہربانی فرمانے والے، اے اپنی مخلوق کے حال کو جاننے والے، اے اپنی مخلوق کی ضروریات سے باخبر، تو مجھ پر لطف و مہربانی فرما۔ اے لطیف، اے علیم اے خبیر!

پھر فرمایا یہ ایک تحفہ ہے جو ہمیشہ کام آنے والا ہے۔ جب تجھے کوئی تنگی پیش آئے یا کوئی آفت نازل ہو تو ان کو پڑھ لیا کرو تو تنگی رفع ہو جائے گی۔

ترقی کے لئے

(۱) سورۂ الم نشرح ۱۷ مرتبہ پڑھنے سے ترقی درجات حاصل ہوتے ہیں، خواہ دینی ہوں یا دنیاوی۔

(۲) '' یَا نَافِعُ '' روزانہ ۲۰ بار پڑھیں اور ۱۴۱ بار پڑھنے سے زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔

(۳) دینی اور دنیاوی مشکلات ختم کرنے اور ترقی کے لئے ۱۴۱ بار '' یَا مَالِکَ الْمُلْكِ '' عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں۔

(۴) ۴۰ دن تک روزانہ '' یَا مُقَدِّمُ '' ۳۴۱ بار پڑھیں۔

(۵) روزانہ ۵۰۰ بار '' یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ '' کا ورد بھی موجب ترقی درجات ہے۔

(۶) کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنا بھی ترقی دنیا اور آخرت کا باعث ہے۔

(۷) روزانہ ۵۰۰ بار '' یَا خَافِضُ '' پڑھنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

(۸) اللہ کا قرب، روزی میں کشادگی، ترقی درجات اور شفاء کے لئے ۳۴۱ بار روزانہ '' یَا رَافِعُ '' کا ورد کریں۔

گمشدہ شخص یا چیز کی واپسی کے وظائف

(۱) '' یَا مُبْدِئُ ، یَا مُعِیْدُ '' ۷ دن تک روزانہ ۷۰ مرتبہ گھر کے چاروں طرف پڑھیں۔ ان شاء اللہ وہ شخص سات روز میں صحیح سلامت واپس مل جائیگا۔

(۲) روزانہ ۱۴۱ مرتبہ '' یَا اَللّٰہُ ، یَا رَقِیْبُ '' پڑھ کر اپنے گھر کے دروازے پر انگلی سے اشارہ کریں۔

(۳) روزانہ ۵۰۰ بار '' یَا جَامِعُ '' پڑھیں۔

(۴) روزانہ رات کو سوتے وقت ۱۵ مرتبہ پڑھیں۔ '' اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ '' ترجمہ: بے شک ہم بھی اللہ ہی کا مال ہیں، اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۶)

(۵) قید سے نجات کے لئے اور گمشدہ کیلئے '' یَا حَقُّ '' ۱۰۰ مرتبہ یا ۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اس کے ساتھ ۱۰۰ مرتبہ '' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ '' بھی پڑھیں دیگر فوائد بھی ملیں گے۔

(۶) سورۃ الضحیٰ ۴۱ بار روزانہ ۳، ۷، یا ۱۱ دن تک پڑھیں۔

(۷) گمشدہ بچہ کے لئے ۵۰۰۰ بار '' یَا خَالِقُ '' پڑھیں۔

(۸) '' اَللّٰھُمَّ رُدَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (لڑکے کا نام مع والدہ کے نام) بِخَیْرِ حُرْمَۃِ اِنَّہٗ ھُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ۔ ۱۹۳ بار روزانہ اول و آخر، ۱۱ مرتبہ درود شریف بعد نماز عشاء والدین پڑھیں۔

گمشدہ بچہ ملنے کا مجرّب وظیفہ

(۹) بیٹے کو واپس بلانے کے لئے '' اَللّٰھُمَّ رُدَّ اِلَیَّ وَلَدِیْ بِالْخَیْرِ بِحُرْمَۃِ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓی اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُھَا وَلَا تَحْزَنَ ''۔

یہ عمل سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے پڑھا تھا جب کہ آپ کئی سال کے لئے والدہ سے بچھڑ گئے تھے، بہتر ہے کہ ماں اس عمل کو پڑھے۔ (پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ، آیت ۴۰)

(۱۰) '' یَا حَفِیْظُ '' ۱۱۹ بار پڑھے، اور اسی تعداد میں '' یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ '' (سورۃ لقمان، آیت ۱۶) ۳ روز، ۷ روز، ۲۱ روز متواتر پڑھیں، ان شاء اللہ چوری کیا ہوا مال مل جائے گا۔

(۱۱) چوکور کاغذ کے چاروں کونوں پر '' اَلْحَقُّ '' لکھے پھر سحر کے وقت کاغذ ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف بلند کرے اور دعا کرے تو ان شاء اللہ عزوجل گم شدہ شخص یا سامان

محفوظ مل جائے گا۔

جادو، جنّات سے نجات حاصل کرنے کے وظائف

(۱) ''سورۃ الناس'' ۲۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

(۲) ''آیۃ الکرسی'' ۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ اور آخری آیت ''وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا'' (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵۵) جب آئے تو اس کو ہر مرتبہ گیارہ بار پڑھیں، پانی پر دم کر کے پئیں ۴۱ دن تک عمل جاری رکھیں۔

(۳) ''سورۂ فاتحہ'' ۳ مرتبہ، سورۃ الناس ۳ بار، سورۃ الفلق ۳ بار، سورۃ الاخلاص ۳ بار، سورۃ الکافرون ۳ بار'' وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ '' (سورۂ یٰس، آیت ۸) ۳ بار، یہ عمل روزانہ ایک مرتبہ کریں۔ اور دم کر کے پانی پی لیں۔

جائز حاجات پوری ہونے کے وظائف

(۱) جو پانچوں نمازوں کے بعد سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی اور ال عمران کی آیت نمبر ۱۸، ۲۶، ۲۷ پڑھ لیا کرے اس کے تمام گناہوں کی بخشش ہو۔ جنت الفردوس میں داخلہ ملے۔ اللہ عزوجل اس پر روزانہ ستر بار نظر رحمت فرمائے اور اس کی ستّر حاجتیں پوری کرے۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۳۷۵، ۳۷۶، درمنثور ج ۲ ص ۱۶۵، ماخوذاً)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(۲) خاص حاجت درپیش ہو تو گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھائے اور ۱۰۰ مرتبہ ''یَاوَهَّابُ'' پڑھے حاجت ان شاءاللہ ضرور پوری ہوگی۔

(۳) سورۂ یوسف، پارہ ۱۲ کی آیت ۶۸ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر دعاء مانگے ان شاءاللہ ہر حاجت پوری ہوجائے گی۔ آیت یہ ہے:

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ط مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ط وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

ستّر حاجتیں پوری، اور جنّت الفردوس کا وعدہ

(۴) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب سورۂ فاتحہ آیت الکرسی، شَهِدَ اللّٰهُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ، نازل ہوئی تو عرش سے معلّق ہو کر فریاد کی کہ کیا آپ ہم کو ایسی قوم پر نازل فرما رہے ہیں جو گناہوں کا ارتکاب کریں گے۔ فرمایا قسم ہے میری عزت وجلال اور ارتفاع مکان کی کہ جو لوگ ہر نماز کے بعد تمہاری تلاوت کریں گے ہم ان کی مغفرت فرمادیں گے اور جنّت الفردوس میں جگہ دیں گے اور ہر روز ستّر ۷۰ مرتبہ نظر رحمت کریں گے اور ان کی ستر ۷۰ حاجتیں پوری کریں گے جس کا ادنیٰ درجہ مغفرت ہے۔ (بحوالہ دیلمی)

بعض روایات میں ہے کہ ہم اس کے دشمنوں پر اس کو غلبہ عطا کردیں گے۔

(بحوالہ تفسیر روح المعانی، ج ۳ ص ۱۰۶)

وہ تمام آیات یہ ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ط لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

(پارہ ۳ سورۂ بقرہ، آیت ۲۵۵)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وقف وَمَا
اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا
بَيْنَهُمْ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران، آیت ۱۸، ۱۹)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران، آیت ۲۶، ۲۷)

ہر جائز حاجت کے لئے

عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور بارگاہ رسالت میں تحفۂ درود شریف پیش کر کے یہ دعا مانگے۔

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ
ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ
رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ"

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بردبار کرم کرنے والا ہے پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے (واجب کر دینے والے) اسباب کا اور تیری مغفرت کو پختہ کر دینے والی خصلتوں کا اور ہر گناہ سے حفاظت کا اور ہر نیکو کاری کی نعمت کا اور ہر نافرمانی سے سلامتی کا میرے تمام گناہ بخش دے۔ میرے جملہ غم غلط کر دے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضا مندی کے مطابق ہو پوری فرما اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۲: ۳۴۴، ابواب الوتر، رقم: ۴۷۹)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص بارگاہ نبوی (ﷺ) میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا! یا رسول اللہ (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ میری

بینائی لوٹا دے اس پر حضور (ﷺ) نے انہیں مخصوص الفاظ کے ساتھ دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا جس کی بدولت ان کی بینائی لوٹ آئی اور آج بھی وہی دعا کوئی شخص اپنی حاجت کا ذکر کر کے مانگے تو وہ پوری ہوجاتی ہے۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ. یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ (وتذکر حاجتک) اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ''۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبیٔ رحمت محمد (ﷺ) کے وسیلۂ جلیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں اے محمد (ﷺ) میں آپکے توسل سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری فلاں (اپنی حاجت کا ذکر کریں) حاجت پوری فرمادے اے اللہ! تو اپنے نبی کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۶۹، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۷۸)

حضور ﷺ کا عقیدۂ توسل

مذکورہ حدیث کو امام ترمذی علیہ رحمۃ نے صحیح فرمایا۔ اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں روایت کیا۔ اور بیہقی نے ''الدلائل والدعوات'' میں اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا صحیح ہے۔ اور ابونعیم نے اسے ''معرفۃ'' میں روایت کیا۔

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا یہ عقیدہ ہے کہ مجھے اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا جائز ہے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو حضور ﷺ اپنے وسیلہ سے دعا کرنے کے لئے ان نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کو ہرگز حکم نہ فرماتے۔

وصل مولا چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو! ہرگز خدا ملتا نہیں

ندائے یارسول اللہ ﷺ کا ثبوت

مذکورہ حدیث مبارکہ سے فی زمانہ ایک بہت ہی اہم عقیدہ کا حل بھی فرمادیا ''یا محمد'' کے الفاظ مبارک کے ذریعے۔ چونکہ نبیٔ غیب داں سرورِ کون ومکاں ﷺ جانتے تھے کہ اس حدیث مبارکہ پر قیامت تک عمل ہوتا رہے گا، اور یہ دعا پڑھنے والا ہر شخص انہیں الفاظ کے ساتھ نداء دے کر اپنے نبی ﷺ کو پکار کر استمداد کرے گا اور وسیلہ بنائے گا۔ اگر نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے نزدیک یہ پکارنا، ناجائز، حرام یا شرک ہوتا تو کبھی بھی آقا ﷺ یہ حکم ارشاد نہ فرماتے۔

عیسیٰ علیہ السلام اور ندائے یا محمد ﷺ

حضور ﷺ نے عیسی علیہ السلام کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰی قَبْرِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَاَجِبْتُہٗ

ترجمہ: پھر (عیسی علیہ السلام) میری قبر پر حاضر ہوکر عرض کریں گے اے محمد ﷺ تو میں جواب دوں گا۔ (مجمع الزوائد، ج ۸ ص ۲۱۱ طبع دار الکتاب العربی)

اس روایت سے یارسول اللہ کہنے اور حضور ﷺ کا اپنی قبر مبارک میں حقیقی حیات کے ساتھ ہیں، اس کا ثبوت ملتا ہے، اس لئے فرمایا میں جواب دوں گا۔ اور *Simple* بات ہے کہ جواب وہی دیتا ہے جو سنتا، سمجھتا بھی ہو اور یہ علامات زندہ اشخاص کی ہیں۔

صحابہ کرام علیھم الرضوان کا نداء دینا

بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی

خلافت کے بعد قحط کی شکایت پیدا ہوئی، بلال رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبح فرمائی تو اندر سے صرف سرخ ہڈی نکلی (قحط کی سختی کی بناء پر جانوروں کی صرف ہڈیاں رہ گئی تھیں) تو بلال رضی اللہ عنہ نے اس طرح نداء کی ''یَا مُحَمَّدُ ﷺ'' اس کے بعد حضور ﷺ خواب میں تشریف لائے اور بشارت سنائی۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج ۷ ص ۹۱)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

دورانِ جنگ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نعرہ

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دشمنوں کو للکارا اور انہیں جنگ کرنے کی دعوت دی اور دوران جنگ صحابہ کرام علیہم الرضوان ''یَا مُحَمَّدَاہْ'' کے نعرہ لگاتے تھے کیونکہ اس وقت یہ نعرہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا شعار تھا۔ پس جو ان کی طرف بڑھتا اسے قتل کر دیتے تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا نداء دینا

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں التجاء کرتے ہوئے عرض کرتی ہیں۔

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کُنْتَ رِجَاءَ نَا وَکُنْتَ بِنَا بَرًّا لَمْ تَكُ جَافِیًا۔

یا رسول اللہ ﷺ آپ ہماری امید گاہ ہیں اور آپ ﷺ ہم پر نہایت شفیق تھے اور آپ سخت نہ تھے۔ (زرقانی علی المواہب، ج ۸ ص ۲۷۴)

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا نداء دینا

یَا سَیِّدَ السَّادَاتُ جِئْتُكَ قَاصِداً اَرْجُوْ رِضَاكَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاكَ

یا سیدَ السَّادات! میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں دلی ارادہ سے حاضر ہوا ہوں اور

آپ ﷺ کی رضا کی امید کرتا ہوں اور خود کو آپ ﷺ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ (قصیدہ نعمان)

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

''اخبار الاخیار'' میں ارواح کشف کا طریقہ بیان کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''یا احمد ﷺ'' کو دائیں طرف اور ''یا محمد ﷺ'' بائیں طرف کہے اور دل پر ''یارسول اللہ'' کی ضرب لگائے۔ (اخبار الاخیار)

مفسّرین کرام رحمھم اللہ کے نظریات

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً۔

ترجمہ کنز الایمان: ''رسول اللہ (ﷺ) کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے''۔

اس کی تفاسیر میں مفسّرین کرام علیہم الرحمۃ کے چند نظریات پیش خدمت ہیں جن کو پڑھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہر کوئی اس کا قائل ہے کہ حضور ﷺ کو ''یارسول اللہ'' ﷺ کے ساتھ نداء دینا جائز ہے۔

امام صاوی علیہ رحمۃ کا عقیدہ

آپ ﷺ کو تعظیم وتکریم اور توقیر کے ساتھ نداء کرو، یعنی یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا امام المسلمین کہہ کر پکارو۔ (تفسیر صاوی، ج ۳ ص ۱۴۹)

صاحبِ جلالین رحمۃ اللہ علیہما کا عقیدہ

بَلْ قُوْلُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

بلکہ حضور ﷺ کو اس طرح پکارو یا نبی اللہ یا رسول اللہ۔

اسی طرح تفسیر جامع البیان، تفسیر بیضاوی، وغیرہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔

یہودیوں کا بعثت سے قبل حضور ﷺ کو وسیلہ بنانا

قرآن کریم وفرقان حمید میں حضور ﷺ کو وسیلہ بنانے سے متعلق صراحت کے ساتھ ذکر موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ O

''اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر''۔

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت شان نزول میں لکھا ہے۔

شانِ نُزول :سیدِ انبیاء ﷺ کی بعثت اور قرآن کریم کے نُزول سے قبل یہود اپنی حاجات کے لئے حضور ﷺ کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

یارب ہمیں نبیِ امی کے صدقہ میں فتح ونصرت عطا فرما۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولانِ حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سے قبل جہان میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور ﷺ کے وسیلہ سے خلق کی

حاجت روائی ہوتی تھی۔

وسیلہ تلاش کرنے کا حکم خداوندی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ (سورۂ مائدہ، آیت ۳۵)

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھا ہے: (ایسا وسیلہ تلاش کرو) جس کی بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔

معلوم ہوا کہ وسیلہ کا حکم مطلق ہے، اور یہ ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ جو ذات تمہیں اللہ کے قریب کردے اس کو وسیلہ بنالو۔

اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ''فتاوی رضویہ'' میں اس آیت کے لطائف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قرآن کریم کے لطائف لامتناہی ہیں اس بیان سے آیہ کریمہ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O کے مبارک جملوں کا حسن ترتیب واضح ہوا، یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے اس کے لئے تقویٰ شرط ہے تو اولاً اس کا حکم فرمایا کہ: اِتَّقُوا اللّٰهَ (اللہ سے ڈرو)

اب کہ تقویٰ پر قائم ہوکر راہ احسان میں قدم رکھنا چاہتا ہے اور یہ عادت بے وسیلہ شیخ ناممکن ہے لہذا دوسرے مرتبہ میں قبل سلوک تلاش پیر کو مقدم فرمایا: وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو) اس لئے کہ: اَلرَّفِيْقُ ثُمَّ الطَّرِيْقُ (پہلے

ساتھی تلاش کرو پھر راستہ لو) اب کہ سامان مہیا ہو لیا اصل مقصود کا حکم دیا کہ ''جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ'' اس کی راہ میں مجاہدہ کرو ''لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ'' تا کہ فلاح احسان پاؤ۔

(فتاوی رضویہ: ج ۲۱ ص ۵۱۷، طبع رضا فاؤنڈیشن)

جسمانی درد کا علاج

(۱) اگر بخار ہو، جسم میں درد ہو یا کسی قسم کی تکلیف ہو تو روزانہ (۴۰) مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کریں اگر مریض خود پڑھے تو بہتر ہے۔ ''يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰۤى إِبْرَاهِيْمَ'' ترجمہ: اے آگ تو ابراھیم پر ٹھنڈی اور سراپا سلامتی ہو جا۔ (سورۃ الانبیاء، آیت ۶۹) اور اگر تکلیف زیادہ ہو تو مذکورہ آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔

بخار کا علاج سنّتِ کریمہ سے

(۲) جسمانی دردوں خصوصاً بخار کیلئے ذیل کا علاج سنّت کریمہ سے ثابت ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ ترجمہ: اللہ کبیر کے نام سے ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کے شر سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ (ترمذی، ص ۲ ص ۹۵۴) روزانہ ۱۱ بار یہ وظیفہ پڑھنا باعث شِفاء ہے۔

(۳) یہ وظیفہ بخار سے نجات کے لئے مفید ہے: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔ (ترمذی، ج ۲ ص ۹۵۷) ترجمہ: ''میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے ربّ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شِفاء دے''۔ روزانہ ۱۱ بار پڑھا جائے، شدید ہو تو ۴۰ بار پڑھیں۔ اور جب مریض خود اپنے لئے پڑھے تو اَنْ يَّشْفِيَكَ کی جگہ اَنْ يَّشْفِيَنِيْ پڑھے۔

(۴) سخت دردوں کے لئے ''يَا كَبِيْرُ'' کا کثرت سے ورد کرے۔

محبت و اتفاق کے وظائف

(۱) ہر نماز کے بعد (۱۰۰) مرتبہ ''يَا رَحِيْمُ'' کا ورد کرنے سے ہر شخص آپ کا دوست اور غمگسار ہو جائیگا۔

(۲) زوجین میں باہمی محبت و الفت کے لئے ''يَا وَدُوْدُ يَا كَبِيْرُ'' ۳۴۱ بار پڑھیں۔

(۳) روزانہ ۲۱ مرتبہ سورہ قدر پڑھنے سے لوگ محبت کرنے لگتے ہیں۔

(۴) ناچاقی کے خاتمہ کے لئے (۱۰۰۰) مرتبہ ''يَا وَدُوْدُ'' کا ورد کریں اور دم کر کے کھلا دیں۔

(۵) زوجین کے درمیان طویل جھگڑا رہتا ہو تو نماز عشاء کے بعد سوتے وقت (۱۴۱) بار ''يَا مَانِعُ'' کا ورد کریں۔

(۶) ۱۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد ''يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ'' کا ورد کرنے سے بندہ خالق و مخلوق کا محبوب بن جاتا ہے۔ اخلاص شرط ہے۔

(۷) ''اَلْوَدُوْدُ'' ۱۰۰۰ مرتبہ کھانے پر دم کرے اور میاں بیوی دونوں ساتھ کھائیں تو ان شاء اللہ باہمی رنجش محبت میں بدل جائے گی۔

علم و عمل اور قوّتِ حافظہ کے وظائف

(۱) ہر فرض نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ ''يَا رَحْمٰنُ'' کا ورد کرنے سے قوت حافظہ کے ساتھ ساتھ خشوع و خضوع سے دل سرشار ہوتا ہے اور ہر قسم کی غفلت اور سستی دور ہوتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ "عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ" ترجمہ: ''پوشیدہ اور ظاہر جاننے والا'' (سورۃ الحشر آیت ۲۲) پڑھے تو وہ صاحب کشف ہوجائے۔

(۳) ذہن تیز کرنے، حافظہ مضبوط کرنے اور زبان کی لکنت دور کرنے کے لئے روزانہ فجر کے بعد ۲۱ مرتبہ "رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي" ترجمہ: اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما دے، اور میرا کام میرے لئے آسان فرمادے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات (آسانی سے) سمجھ سکیں۔ (سورہ طٰہٰ، آیت ۲۵ تا ۲۸)

(۴) ''يَا عَلِيُّ يَا عَلِيْمُ'' روزانہ کسی بھی نماز کے بعد ۱۴۱ مرتبہ پڑھنا بہتر ہے۔ علم ومعرفت اور حکمت کے فیضان عطا ہوں گے۔

(۵) ''يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ'' ۱۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے ذہن تیز ہوتا ہے، جو بچے پڑھائی سے بھاگتے ہیں یہ ورد انکو باداموں پر دم کرکے کھلا دیں۔

(۶) حصول حکمت وعلم کے لئے روزانہ ۱۴۱ ۳ مرتبہ بعد نماز عصر ''يَا بَدِيْعُ'' کا ورد کریں۔

دکھ، تکلیف، رنج وغم اور پریشانی سے نجات کے لئے وظائف

(۱) ''يَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ'' ترجمہ: 'اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ تمام غموں سے نجات کے لئے ورد کریں۔

(۲) ''سورۃ الجن'' ایک ہی مجلس میں ۷ مرتبہ تلاوت کریں۔ (مجرّب ہے)

(۳) ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ'' ۳۰ ہزار مرتبہ پڑھیں۔

(۴) ''سورۂ یٰسٓ'' صبح وشام کا معمول بنائیں۔

(۵) غم و پریشانی کے وقت توجہ سے پڑھیں "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ساری بادشاہت اسی کے لئے ہے اور سب خوبیاں اسی کو اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔'' (صحیح مسلم، ج ۱ ص ۴۱۵)

(۶) "اَللّٰهُ الصَّمَدُ" کا (۱۰۰۱) مرتبہ ورد کریں۔

(۷) "يَا غَفُوْرُ" کا بکثرت ورد کرنے سے رنج وغم دور ہونگے۔

(۸) "اَلشَّكُوْرُ" کو روزانہ ۴۱ مرتبہ پڑھیں تو دکھ وتکلیف سے نجات ملے گی۔

نافرمانی اور بری عادات ختم کروانے کے وظائف

(۱) جو نافرمان ہے اس کے سرہانے کھڑے ہوکر ۲۱ مرتبہ سورہ اخلاص ۲۱ دن تک اتنی آواز سے پڑھیں کہ اس کی نیند میں خلل نہ ہو۔

(۲) "يَا قَوِيُّ، يَا مَتِيْنُ" روزانہ ۵۰۰ بار پڑھ کر نافرمان بچہ پر دم کریں نیک وصالح ہوجائے۔

(۳) "يَا شَهِيْدُ" ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں، اور تصور میں دم کردیں۔

(۴) "يَا وَلِيُّ" ۱۰۰۰ مرتبہ نافرمان زوجہ کے لئے۔

(۵) "يَا بَرُّ" ۷ مرتبہ روزانہ، اس سے خود میں بھی نیک صفات پیدا ہوں گی۔

(۶) "يَا قَوِيُّ، يَا مَتِيْنُ" روٹی پر شہادت کی انگلی سے لکھ کر کھلا دیں۔

(۷) جو اپنے اہل خانہ کے عادات وخصائل سے خوش نہ ہو تو جب اس کے سامنے جائے تو ''اَلْوَلِيُّ'' کا بکثرت ورد کرے۔

(۸) "یَا حَمِیْدُ" ۴۵ دن متواتر تنہائی میں ۹۳ مرتبہ روزانہ پڑھنے والے کی بری عادات چھوٹ جائیں گی۔

گناہوں سے چھٹکارا اور روحانی درجات کیلئے وظائف

(عبادت میں اخلاص، دنیا کی محبت سے چھٹکارا)

(۱) "یَا قُدُّوْسُ" ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

(۲) غسل کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر "یَا مُھَیْمِنُ" ۱۴۱ بار پڑھیں۔

(۳) "یَا بَاقِیُ" ۱۴۱ بار ہر نماز کے بعد ورد کریں۔

(۴) "یَا تَوَّابُ" ہر نماز کے بعد ۳۴۱ مرتبہ۔

(۵) "یَا کَرِیْمُ" ۱۴۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد۔

(۶) "یَا مُؤَخِّرُ" ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ۔

(۷) "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔

نظر بد سے نجات کیلئے

(۱) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ۔ (صحیح بخاری، مترجم، ج ۲ ص ۲۷۴) روزانہ ۳، یا ۷ بار ہر نماز کے بعد پڑھ کر دم کریں۔ خود کو نظر ہو تو خود پر دم کریں۔

(۲) روزانہ (۴۰) مرتبہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھیں۔

(۳) سورۂ فلق، ۱۱، ۱۱ بار صبح و شام پڑھیں۔

(۴) سورۃ القلم کی آخری دو آیات "وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ○" ترجمہ: "اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بدنظر لگا کر تمہیں گرادیں گے جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں۔ اور وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے"۔ (پارہ ۲۹، سورۃ القلم، آیت ۵۱، ۵۲) ۷ مرتبہ پڑھیں۔

(۵) "یَا رَحْمٰنُ، یَا سَلَامُ" ۱۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

(۶) "یَا رَقِیْبُ" ۷ مرتبہ اپنے بچوں اور اپنے مال واسباب پر پڑھ کر دم کریں۔

(۷) "یَا بَرُّ" سات مرتبہ پڑھ کر بچہ پر دم کرنے سے بچہ نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔

(۸) اگر کسی دوسرے کو نظر لگ جائے تو اس کو سامنے بٹھا کر یہ ورد کریں،

بِسْمِ اللّٰہِ حَبْسٌ حَابِسٌ وَحَجَرٌ یَابِسٌ وَشِھَابٌ قَابِسٌ رَدَدْتُّ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْہِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ

(زاد المعاد، ج ۴ ص ۱۵۴)

اگر وہ نظر لگانے والا سامنے نہ ہو تب بھی یہ ورد مفید ہے۔

(۹) جس شخص کو نظر لگ جائے وہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا۔

آفات وبلاؤں سے حفاظت کے وظائف

(۱) روزانہ ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ "یَا رَحِیْمُ" کا ورد کریں۔

(۲) سات روز متواتر "یَا خَالِقُ" کا ۱۰۰ مرتبہ ورد کریں۔

(۳) جو شخص روزانہ سات مرتبہ "یَا رَقِیْبُ" پڑھ کر مال، آل، اولاد پر دم کرے تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

(۴) آسمانی آفات کے وقت "یَا وَکِیْلُ" کا بکثرت ورد کریں۔ ہر آفت سے محفوظ رہیں گے۔

(۵) "اَلضَّارُ" شب جمعہ ایک سو مرتبہ پڑھنے والا تمام ظاہری و باطنی آفات سے محفوظ رہے گا۔

(۶) "اَلنَّافِعُ" کسی سواری کا سوار اس اسم کو بکثرت پڑھے تو ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

خوف وخطرہ کو دور کرنے کے وظائف

(۱) خوف کے وقت "اَلْمُؤْمِنُ" کا ۶۳۰ مرتبہ ورد کریں۔ اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے والا امان میں رہے گا۔

(۲) "اَلْحَفِیْظُ" کو بکثرت ورد کرنے اور لکھ کر رکھنے سے ان شاء اللہ ہر قسم کے خوف وخطر سے محفوظ رہے گا۔

ہر جائز کام میں کامیابی کے حصول کیلئے وظائف

(۱) "اَلْمُتَکَبِّرُ" کسی بھی کام کی ابتداء میں پڑھنے سے کامیابی حاصل ہوگی۔

(۲) دل میں مقصد کا خیال رکھ کر "اَللَّطِیْفُ" ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں، کامیابی حاصل ہوگی۔

(۳) "اَلْعَلِیُّ" جو ہمیشہ اس کو پڑھتا رہے اور اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے اسے

رتبہ کی بلندی، خوشحالی، اور مقصد میں کامیابی ملے گی۔

(۴) "یَا مُقِیْتُ" ۷ مرتبہ پڑھ کر خالی آب خورے (پیالہ) پر دم کرے، پھر اس میں پانی پیئے کامیابی حاصل ہوگی۔

خیر و برکت کے وظائف

(۱) "اَلْحَلِیْمُ" کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی کو جس چیز پر چھڑکا جائے اس میں خیر و برکت ہوگی۔

(۲) "یَا لَطِیْفُ" ۱۳۳ مرتبہ پڑھیں رزق میں برکت ہوگی۔

(۳) "یَا غَفُوْرُ" کا بکثرت ورد کرنے سے مال و اولاد میں برکت ہوگی۔

عزّت وعظمت، قدر و منزلت پانے کے وظائف

(۱) "یَا جَلِیْلُ" کا بکثرت ورد کرنے سے عزت وعظمت، قدر و منزلت نصیب ہوگی۔

(۲) "اَلْکَرِیْمُ" جو اس اسم کو پڑھتے پڑھتے سو جائے اسے علماء میں عزت نصیب ہوگی۔

(۳) "اَلْقَیُّوْمُ" کا بکثرت ورد کرنے والے کی لوگوں میں عزت بڑھے گی، اور تنہائی میں پڑھے گا تو خوشحال رہے گا۔

علم وحکمت کے دروازے کھولنے کے وظائف

(۱) "یَا حَکِیْمُ" بکثرت پڑھنے والے کے لئے علم وحکمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

(۲) روزانہ رات کو سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر ۱۰۱ مرتبہ "یَا بَاعِثُ" کا

ورد کرنے سے دل علم وحکمت سے بھر جائے گا۔

دودھ بڑھانے کے وظائف

(۱)"اَلْمَتِیْنُ" کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر بے دودھ والی کو پلائیں توان شاء اللہ دودھ بڑھ جائے گا۔

اسقاط حمل سے حفاظت کے وظائف

(۱) حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ۹۹ مرتبہ "یَا مُبْدِءُ" پڑھا جائے تو نہ حمل ساقط ہو اور نہ وقت سے پہلے بچہ پیدا ہو۔

طاقت وقوت، اورنورانیت پانے کے وظائف

(۱) کھانے کے وقت "اَلْوَاجِدُ" کے ورد سے غذا قلب کی طاقت وقوت، اور نورانیّت کا باعث ہوگی۔

اصحاب کہف کے ناموں کی فضیلت

اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَداً

ترجمہ کنزالایمان: جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر۔ (سورۂ کہف، آیت ۱۰ پارہ ۱۵)

اس آیت کی تفسیر میں صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" میں فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما کی روایت کے مطابق اصحاب کہف کے نام یہ ہیں۔ مکسلمینا، یملیخا، مرطونس،

بینونس، سارینونس، ذونوانس، طنونس، کشفیظ، طنونس، کتے کا نام قطمیر ہے۔

ان ناموں کی تاثیروخواص

یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہے گا۔ سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے، کہیں آگ لگی ہو تو یہ اسماء کپڑے پر لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے، بچہ کے رونے، باری کے بخار، دردسر، ام الصبیان (بچوں کی مرگی، ایک بیماری جس میں بچہ سوکھتا جاتا ہے) خشکی وتری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت، عقل کی تیزی، قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھے جائیں۔ (خزائن العرفان فی تفسیر القرآن)

"تفسیر صاوی" میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی روایت کے مطابق اصحاب کہف کے ناموں کے تعویذ نو (۹) کاموں کے لئے فائدہ مند ہیں:۔ (۱) بھاگے ہوئے غلام کو بلانے کے لئے، اور دشمنوں سے بچ کر بھاگنے کے لئے۔ (۲) آگ بجھانے کیلئے کپڑے پر لکھ کر ڈال دیں۔ (۳) بچوں کے رونے اور تیسرے دن آنے والے بخار کیلئے۔ (۴) دردسر کے لئے دائیں بازو پر باندھیں۔ (۵) ام الصبیان کے لئے گلے میں پہنائیں۔ (۶) خشکی اور سمندر میں سفر سے محفوظ ہونے کے لئے (۷) مال کی حفاظت کے لئے (۸) عقل بڑھنے کے لئے (۹) گنہگاروں کی نجات کیلئے (تفسیر صاوی، ج ۳ ص ۹)

اسماء الحُسنٰی

اللہ تعالیٰ اپنے اسماء الحسنیٰ سے متعلق قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا

اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو (اعراف:۱۸۰)

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں۔ (اسراء:۱۱۰)

ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

وہی ہے اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا،

اسی کے ہیں سب اچھے نام۔ (الحشر:۲۴)

حدیث شریف میں اسماءُ الحُسنیٰ کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مِّائَۃٌ اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں، جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

(صحیح بخاری مترجم، ج۳ص۸۳۹ طبع فرید بک ڈپو)

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَھَّارُ الْوَھَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ

الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّھِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاھِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَلْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ اَلْمَانِعُ الضَّارُ النَّافِعُ النُّوْرُ الْھَادِیْ اَلْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ۔ (تفسیر ابن کثیر، ج۴ ص۵۸۵ طبع ضیاء القرآن)

یا اللہ (اے معبود برحق) کے وظائف

یاد الٰہی کی طرف مائل، مکمل صحت یابی، شکوک و شبہات دور کرنے کیلئے۔ (۱۰۰۰ ہزار مرتبہ روزانہ)

تمام مشکل امور آسان اور صاحب کشف بننے کیلئے۔ (ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ روزانہ)

عزم و یقین کی قوت کیلئے (۱۰۰۰ ہزار مرتبہ روزانہ)

لاعلاج مریض اس کو بکثرت پڑھ کر دعا مانگے۔

تنویر الاسماء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ " یَا اَللّٰہُ " پڑھتا رہے تو مستجاب الدعوات ہو جائے۔

جو کوئی 3125 مرتبہ اس اسم کو لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالتا رہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس روز میں نیک مراد حاصل ہو گی۔

بچہ کی ولادت میں دشواری ہو یا درد شدید ہو تو ایک سو اکیس مرتبہ کسی چیز پر پڑھ کر تین حصے کر کے کھلا دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشکل آسان ہو جائے گی۔

یَا رَحْمٰنُ (اے بڑے مہربان) کے وظائف

دنیا کی بلاؤں سے محفوظ رہنے کیلئے۔(۱۰۰ مرتبہ روزانہ)

رشتہ ملنے کیلئے، چالیس روز تک (۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ)

مشک یا زعفران سے لکھ کر دشمن یا بد خلق کے گھر میں دفن کر دیا جائے تو حیا و شرافت اور نرمی پیدا ہوگی۔

دل کی نرمی اور دل کی سختی و غفلت دور کرنے کیلئے (ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ روزانہ)

فجر کی نماز کے بعد 298 مرتبہ "یَا رَحْمٰنُ" کا ورد کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔ اور کاروبار میں خوشحالی، فراخ دستی عطا کرے گا۔

وقت زوال باوضو ہو کر 41 مرتبہ "یَا رَحْمٰنُ" پانی پر دم کر کے دکھتی آنکھوں میں سات سات سلائیاں پانی میں بھگو کر لگائیں ان شاء اللہ تین دن میں آنکھیں اچھی ہو جائیں گی۔

فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان جو کوئی 121 مرتبہ "یَا رَحْمٰنُ" کسی بھی بیمار کے سرہانے کھڑے ہو کر سات دن تک پڑھے گا ان شاء اللہ بیمار تندرست ہو جائے گا۔ اگر موت مقدر ہوئی تو موت میں آسانی اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔

جو بچے پڑھائی سے بھاگتے ہوں اور ان کا دل پڑھنے میں نہیں لگتا ہو تو پانچوں نمازوں کے بعد پانی پر دم کر کے پلائیں۔

مرگی کے مریض پر دورے کی حالت میں 40 مرتبہ ایک سانس میں پڑھ کر کان میں دم کریں ان شاء اللہ فوراً ہوش میں آ جائے گا۔

صاحبِ کشف بننے کے لئے 2500 مرتبہ چالیس روز تک پڑھیں۔

یَا رَحِیْمُ (اے رحم کرنے والے) کے وظائف

حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص 258 مرتبہ "یَا رَحِیْمُ" پڑھے اس کا انجام بخیر ہوگا اور مرتے وقت ایمان نصیب ہوگا، موت کی منازل آسان ہوں گی۔

دنیاوی آفات، بلیّات اور مصیبتوں و دشمنوں سے نجات کیلئے (ہر نماز کے بعد 100 مرتبہ روزانہ)

جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد 100 مرتبہ "یَا رَحِیْمُ" پڑھے گا وہ دولت مند ہو جائے گا اور مخلوق خدا مہربان ہو۔

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ لکھ کر درخت کی جڑ میں دفن کر دیا جائے تو پھلوں میں برکت ہوگی۔

سچی محبت پیدا کرنے کیلئے 500 مرتبہ روزانہ۔

دنیاوی مشکلات سے چھٹکارا پانے کیلئے (۵۰۰ مرتبہ روزانہ)

مطلوبہ حاجت کے لئے بروز جمعۃ المبارک، بعد نماز عصر بغیر کسی سے بات چیت کئے قبلہ رو ہو کر بیٹھیں اور آنکھیں بند کر کے "یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ" غروب آفتاب تک پڑھتا رہے ان شاء اللہ جائز مقصد پورا ہو جائے گا۔

ذہن تیز کرنے کے لئے، نسیان کو دور کرنے کے لئے، غفلت ختم کرنے کے لئے، ہر نماز کے بعد اکیس 21 مرتبہ "یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ" پڑھیں۔

یَا مَلِکُ (اے حقیقی بادشاہ) کے وظائف

بعد نماز فجر کثرت سے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ظاہری و باطنی دولت غنا سے مالا مال فرما دے گا۔ (روح البیان، سورۃ الحشر)

امام علی رضا علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ: یہ اسماء مبارکہ " یَا مَالِكُ ، یَا مَلِیْكُ ، یَا مَلِكُ " بہت سریع الاجابت ہیں، اس اسم کو آٹھ ہزار ایک سو مرتبہ 8100 پڑھ کر جو جائز دعا مانگی جائے جلد قبول ہوجاتی ہے۔ (تنویر الاسماء)

جو شخص تنگ دستی اور بے روزگاری سے نجات حاصل کرنا چاہے وہ دس ہزار 10,000 مرتبہ " یَا مَالِكُ ، یَا مَلِیْكُ ، یَا مَلِكُ " پڑھے تو خلق سے بے نیاز ہو اور دولتِ دنیا اس کی جانب رجوع کرے۔

جو شخص دس ہزار 10,000 مرتبہ " یَا مَالِكَ الْمُلْكِ " پڑھے گا تو گمشدہ چیز مل جائے گی یا دل کو صبر آجائے گا اور قلبی بے چینی دور ہوجائے گی۔

کسی بھی مقدمہ یا دشمن سے خوف ہو تو اکیس ہزار مرتبہ 21,000 " یَا مَالِكَ الْمُلْكِ " تین روز تک متواتر پڑھے تو کامیابی نصیب ہوگی اور دشمن پست ہوگا۔ ترکیبِ ختم یہ ہے کہ تین آدمی باوضو قبلہ رو ہو کر بیٹھیں اور سات سات ہزار مرتبہ " یَا مَالِكَ الْمُلْكِ " پڑھیں اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

صفائی قلب، دل میں نور پیدا کرنے کیلئے۔ (بوقتِ زوال ۱۰۰ مرتبہ روزانہ)

عزت و مرتبہ، مال و دولت کیلئے فجر کی نماز کے بعد ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھا جائے۔

اگر " یَا مَلِكُ ، یَا قُدُّوْسُ " پڑھا جائے تو صاحب جائیداد بن جائے گا۔

یَا قُدُّوْسُ (اے پاکیزہ) کے وظائف

زوال کے بعد روزانہ بکثرت ورد کرنے سے امراض روحانی سے پاک ہوجائے گا۔

جو شخص " یَا سُبُّوحُ یَا قُدُّوْسُ " روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کہ کبھی کبھی کھا لیا کرے تو اس کے دل میں عبادت کا ذوق وشوق پیدا ہوگا۔

جو شخص " سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ " کو ان کے اعداد کے مطابق 22000 ہزار مرتبہ پڑھتا رہے گا تو کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

نیک اور بااخلاق بچہ کے لئے حمل ٹھہرنے کے بعد سے لے کر بچہ کی ولادت تک روزانہ 41 مرتبہ " یَا قُدُّوْسُ " پانی پر یا دوا پر پڑھ کر دم کر کے بیوی کو پلائیں۔

جو شخص " یَا مَالِكُ ، یَا قُدُّوْسُ " روزانہ فجر و مغرب کی نماز کے بعد گیارہ، گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کرے گا، تو ان شاء اللہ کبھی کسی گندے امراض مثلاً بواسیر، ناسور وغیرہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

۹۰ مرتبہ پڑھنے سے دل میں نور پیدا ہوگا۔

۱۰۰۰ ہزار مرتبہ پڑھنے سے سب سے مستغنی ہوجائے گا۔

دوران سفر پڑھنے سے تھکان اور محتاجی دور ہوگی۔

اگر کسی چیز پر ۳۰۰ بار دم کر کے کسی کو کھلا دیں تو وہ دوست ہوجائے گا۔

یَا سَلَامُ (اے امن وسلامتی دینے والے) کے وظائف

اس کا بکثرت ورد کرنے سے اللہ تعالیٰ تمام آفتوں سے محفوظ فرمادے گا۔

۱۱۱ مرتبہ پڑھ کر بیمار پر دم کرنے سے شفایابی نصیب ہوگی۔

جو فجر کے بعد ۱۰۰۰ ہزار مرتبہ پڑھے گا، اس کا حافظہ قوی ہوجائے گا اور نسیان کا مرض دور ہوجاتا ہے۔

حاجت پوری کرنے کے لئے تہجد میں اٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرے اور خشوع و خضوع سے 3,000 ہزار مرتبہ " سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ " پڑھے، اوّل و

آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ان شاءاللہ حاجت پوری ہوجائے گی۔

اگر ۱۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے تو مریض صحت یاب ہوجائے۔

روزانہ وظیفہ کرنے سے دشمن کے خوف سے نڈر ہوجاتا ہے۔

جھگڑے کی صورت میں پڑھنے سے امن قائم ہوگا۔

یَا مُؤْمِنُ (اے ایمان وامن دینے والے) کے وظائف

ظاہر و باطن کی دولت حاصل کرنے کیلئے اور شیطان سے تحفظ کیلئے اور اللہ تعالیٰ کی امان میں رہنے کے لئے بہترین وظیفہ ہے۔

خوف وڈر سے محفوظ رہنے کے لئے 36 مرتبہ پڑھنے سے نقصان وخوف سے محفوظ رہیں گے۔ (تفسیر روح البیان، پارہ ۲۸)

اس کا پڑھنے والا یا لکھ کر اپنے پاس رکھنے والا امان میں رہے گا۔

اگر اس کو لکھ کر ٹوپی میں رکھا جائے تو جس سے بھی ملاقات ہوگی وہ مہربان ہوگا۔

شوہر کو بد اخلاقی سے روکنے کیلئے اسے ۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھا جائے تو خاوند کا رویّہ درست ہوجائے گا۔ (فضائل الاسماء)

حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص روزانہ 136 مرتبہ ''یَا مُؤْمِنُ'' پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دل نور ایمان سے منوّر ہوگا۔

حضرت شیخ عبدالمجید مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص روزانہ 1132 مرتبہ ''یَا مُؤْمِنُ'' پڑھے گا تو بدگوئی اور امراض خبیثہ سے محفوظ رہے گا۔

یَا مُهَيْمِنُ (اے نگہبان) کے وظائف

بعد غسل دو رکعت نفل پڑھ کے سچے دل سے جو شخص یہ اسم ایک سو 100 مرتبہ

پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا ظاہر و باطن پاک فرمادے گا۔ اور اس کی ہر حاجت پوری ہوگی (رشتہ، قرضہ، پریشانی، ناچاقی، بیماری، تنگدستی، الغرض ہر حاجت) جو چاہے گا وہ مل جائے گا۔

جو شخص اس اسم کو پڑھتا رہے گا وہ صاحب کشف ہوجائے گا اور وہ باذن تعالیٰ پوشیدہ چیزوں پر مطلع ہوگا۔ (تفسیر روح البیان، پارہ ۲۸)

جو اس کا ورد کرے گا اس کا ظاہر و باطن منور ہوگا۔

دو رکعت نفل پڑھ کے اگر ایک سو ۱۰۰ مرتبہ پڑھا جائے تو ہمیشہ دنیا کی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

سفر میں پڑھنے سے مسافر ہمیشہ بخیریت واپس منزل مقصود پر پہنچے گا۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو اس کو کم از کم ۱۰۰ مرتبہ پڑھتا رہے گا تو اس کا حافظہ قوی اور نسیان کا مرض ختم ہوجائے گا۔

یَا عَزِيْزُ (اے غلبہ دینے والے) کے وظائف

جو شخص اس اسم مبارک کو چالیس دن تک چالیس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے معزّز اور مستغنی بنادے گا۔

جو شخص نماز فجر کے بعد یہ اسم مبارک ۴۱ مرتبہ پڑھتا رہے وہ ان شاء اللہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص اس اسم مبارک کو 1000 ہزار مرتبہ سات دن تک مسلسل پڑھتا رہے تو دشمن مغلوب ہوگا۔ اور اگر کسی لشکر کے سامنے اس کو 70 مرتبہ پڑھ کر دشمن کی طرف اشارہ کردیں تو دشمن شکست کھا کر بھاگ جائے گا۔

اور دوسروں کی نگاہ میں ہمیشہ باعزت رہے گا، اور ہر ایک پر غلبہ حاصل ہوگا۔

رات کے آخری حصّہ میں اس کو 2000 ہزار مرتبہ پڑھ کر بارش کی دعا مانگیں تو دعا قبول ہو۔

دوبارہ عہدے پر بحال ہونے کے لئے سات دن تک غسل کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر 3000 ہزار مرتبہ ''یَا عَزِیْزُ یَا مُعِزُّ'' پڑھے پھر دعا مانگے ان شاء اللہ عزوجل دعا قبول ہوگی۔

یَا جَبَّارُ (اے عظمت والے) کے وظائف

یہ اسم مبارک کالے علم کے وار کو روکنے کے لئے بہت مؤثر ہے لہٰذا جادو اور کالے علم کے وار سے بچنے کیلئے اسے گیارہ روز تک ۱۵۰۰ مرتبہ پڑھا جائے تو ان شاء اللہ جادو کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

جو شخص روزانہ صبح وشام 226 مرتبہ اس اسم کو ورد رکھے ان شاء اللہ ظالموں کے قہر سے بچا رہے گا۔

اس کی برکت سے مال و دولت عطا فرمائے گا۔ عزت و منصب عطا فرمائے گا۔ دنیا والوں کی نظروں میں معزز کر دے گا۔

جو بچہ بے حد لاغر و کمزور اور دبلا ہو گیا ہو تو سرسوں کا تیل لے کر 1109 مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں، اور بچہ یا مریض پر اس کی مالش کریں ان شاء اللہ عزوجل بچہ صحت مند و توانا ہو جائے گا۔

جو شخص ہر نماز کے بعد 100 مرتبہ اسے پڑھے گا اس کا دل مستحکم وقوی اور صابر ہو جائے گا۔ اور دل نیکی کی طرف مائل رہے گا۔

سر کے درد کے لئے ماتھے پر سات مرتبہ اس اسم کو لکھا جائے، پھر تین مرتبہ ماتھا

پکڑ کر ''یَا جَبَّارُ یَا سَلَامُ'' سات سات دفعہ پڑھ کر دم کریں ان شاء اللہ کیسا ہی درد ہو جاتا رہے گا اگر آدھے سر کا درد ہو تو سورج نکلنے سے پہلے اس عمل کو کریں بہت جلد شفاء ہوگی۔

یَا مُتَکَبِّرُ (اے بڑائی و بزرگی والے) کے وظائف

بے اولاد اور بانجھ عورت کے لئے یہ اسم نہایت مجرّب ہے۔ بیوی کے پاس جاتے وقت دس مرتبہ یہ اسم پڑھا جائے تو ان شاء اللہ فرزند نیک وصالح عطا ہوگا۔

جو شخص اسے روزانہ ٦٦ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے ہر کام میں برکت ہوگی۔

اگر کوئی اس اسم مبارک کو کسی کام کی ابتداء میں بکثرت پڑھے تو ان شاء اللہ کامیابی حاصل ہوگی۔

جو شخص اس اسم کو بعد نماز فجر 236 مرتبہ پڑھے تو اس میں شائستگی آئے گی اور ہر کام میں استقامت (باقاعدگی) مل جائے گی اور عوام وخواص کی نظروں میں اس کی عزت و حرمت بڑھ جائے گی۔

جس کو سوتے ہوئے ڈر وخوف محسوس ہو یا بدخوابی ہو تو سونے سے پہلے 21 مرتبہ اس کو پڑھ لے اور کسی سے بات چیت کئے بغیر سو جائے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: روزانہ کثرت سے پڑھنے کی برکت سے لوگوں کے نزدیک اس کی قدر و منزلت بڑھے گی اور دشمن ومخالف کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یَا خَالِقُ (اے پیدا کرنے والے) کے وظائف

اس اسم مبارک کا بکثرت ورد رکھنے والے کا چہرہ منوّر رہتا ہے۔

سات روز متواتر ایک سو مرتبہ پڑھنے سے تمام آفتوں سے بچا رہے گا۔

صفائی قلب کے لئے جو شخص آدھی رات کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالی اس کے دل کو نورانی بنادے گا۔

اولاد کے حصول کے لئے ایک سال تک 1000 مرتبہ اس اسم کا ورد کیا جائے تو ان شاء اللہ اس کی برکت سے نیک بخت اور درازئ عمر والا بیٹا عطا فرمائے گا۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گمشدہ چیز کے لئے 5,000 مرتبہ کم از کم اکیس ۲۱ دن پڑھتا رہے تو ان شاء اللہ العزیز وہ چیز مل جائے گی۔

یَا بَارِئُ (اے جان ڈالنے والے) کے وظائف

جو شخص یہ اسم مبارک روزانہ سات مرتبہ نماز پنجگانہ کے بعد پڑھتا رہے، ان شاء اللہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ (بلکہ اللہ عزوجل کی رحمت سے امید ہے کہ اس کی میّت بھی محفوظ اور سلامت رہے گی)

بانجھ عورت اگر سات روزے رکھے اور افطار کے وقت روزانہ ۲۱ مرتبہ ''اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ'' پڑھے اور پانی پر دم کرکے اسی پانی سے روزہ افطار کرے، تو ان شاء اللہ اولاد نصیب ہوگی۔

روزانہ سو 100 مرتبہ پڑھنے سے آفات و بلیّات سے محفوظ رہیں گے نہ صرف تاحیات بلکہ قبر کی مٹی میں بھی ہر قسم کی سختی سے سلامت رہیں گے۔

اگر حکیم یا ڈاکٹر اپنے علاج میں شِفاء پیدا کرنا چاہے تو اس اسم مبارک کو صبح و شام کثرت سے پڑھے ان شاء اللہ عزوجل جس کا علاج کرے گا اسے شِفاء ملے گی۔

یَا مُصَوِّرُ (اے صورت بنانے والے) کے وظائف

بانجھ عورت اگر سات روزے رکھے اور افطار کے وقت روزانہ ۲۱ مرتبہ ''اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ'' پڑھے اور پانی پر دم کرکے اسی پانی سے روزہ افطار کرے، تو ان شاء اللہ اولاد نصیب ہوگی۔

سخت سے سخت مشکل آسان کرنے کے لئے سات دن تک 5,000 ہزار مرتبہ اس اسم شریف کا ورد کریں۔ مقدمہ، انٹرویو میں کامیابی نصیب ہو۔ گمشدہ واپس آجائے گا یا اس کی خیریت کی خبر آجائے گی۔

یَا غَفَّارُ (اے بڑے بخشنے والے) کے وظائف

جو شخص بعد نماز عصر ''یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ'' پڑھے، ان شاء اللہ بخشے ہوئے لوگوں کے زمرہ میں ہوگا۔

جو نماز جمعہ کے بعد یہ اسم ایک سو مرتبہ پڑھے تو مقبولوں میں شامل ہوگا۔ تنگی ختم ہوگی۔ بے حساب رزق ملے گا اگر یہ اسم ''یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ'' کے ساتھ پڑھا جائے تو مزید فوائد حاصل ہوں گے۔

کسی کو جائز کام کے لئے راضی کرنا مقصود ہو تو ظہر کی نماز کے بعد اس اسم مبارک کو 3000 ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا کریں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی مسلمان کی روزی تنگ ہوجائے یا پریشانی دامن گیر ہو یا کوئی مصیبت پیش آجائے یا اولاد کی تمنا ہو یا مال و متاع میں اضافہ چاہتا ہو تو وہ پہلے خلوص دل سے توبہ کرے اور ''یَا غَفُوْرُ یَا غَفَّارُ یَاعَفُوُّ'' کثرت سے کم از کم 313 مرتبہ پڑھا کرے تو ان شاء اللہ جو حاجت ہے وہ پوری ہوگی۔

یَاقَهَّارُ (اے غلبہ والے) کے وظائف

اس اسم کا بکثرت ورد کرنے سے دنیا کی محبت ختم ہوگی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی محبت دل میں پیدا ہوگی۔

جادو، ٹونہ آسیب کو ختم کرنے کے لئے یہ اسم چینی کے برتن پر لکھ کر اس کو پلایا جائے، ان شاء اللہ فوراً شفاء ہوگی۔

اگر گھر میں آسیب یا موذی جانور ہو تو اس اسم کو گیارہ روز تک گیارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دیواروں پر چھڑکا جائے۔

دینی دنیاوی مشکلات دور کرنے کے لئے روزانہ ایک سو ۱۰۰ مرتبہ اس اسم کا ورد کریں۔

یَاوَهَّابُ (اے بہت عطا کرنے والے) کے وظائف

جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہو تو "یَاوَهَّابُ" کا بکثرت ورد کرے، یا چاشت کی نماز کے آخری سجدہ میں ۴۰ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھے تو فقر و فاقہ دور ہوگا۔

اگر کوئی اور مقصد ہو تو آدھی رات میں ننگے سر کھلی جگہ میں پڑھیں۔ اس کا مدّعا پورا ہوگا۔

جس شخص کا ذاتی مکان (گھر) نہ ہو تو وہ اسے بکثرت پڑھتا رہے، ان شاء اللہ اسے ذاتی مکان مل جائے گا۔

خاص حاجت درپیش ہو تو گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھائے اور ۱۰۰ مرتبہ "یَاوَهَّابُ" پڑھے حاجت ان شاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔

شیخ عبد المجید مغربی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں: اگر کوئی مہم (اہم ترین کام) یا کسی چیز کا طالب ہو یا کوئی مراد حاصل کرنا ہو یا مقروض ہو یا رزق میں تنگی ہو یا طالبِ راہ حقیقت ہو یا دنیا کا مال حاصل کرنا مقصود ہو تو نصف شب کو دو نفل پڑھ کر برہنہ سر سو (۱۰۰) مرتبہ

"یَاوَهَّابُ" پڑھ کر دعا کرے۔ تین شب اس عمل کو جاری رکھے۔

یَارَزَّاقُ (اے روزی دینے والے) کے وظائف

نماز فجر سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس دس (۱۰) مرتبہ "یَارَزَّاقُ" (اے رزق عطا کرنے والے) پڑھ کر دم کریں۔ مکان ہر بلا سے محفوظ رہے گا، اس گھر میں بیماری و مفلسی نہ آئے گی، اور غیب سے روزی عطا ہوگی۔

اگر کسی کی دکان چلتے ہوئے بند ہوگئی تو اس اسم کو روزانہ دکان پر پڑھنے سے ان شاء اللہ کاروبار جلد جاری ہو جائے گا۔

حضرت امام علی رضا علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص 308 مرتبہ روزانہ اس اسم مبارک کا ورد کرتا رہے تو رزق کشادہ ہو جائے گا۔

کسی کی نوکری (JOB) چھوٹ گئی ہو فجر کی نماز کے بعد 10,000 ہزار مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ لے اوّل و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے بہتر روزگار مل جائے گا۔

غربت و مفلسی دور کرنے کے لئے اپنے نام کے اعداد کے مطابق تعداد میں طلوع آفتاب سے ۱۰ بجے تک یا رات 12 بجے سے صبح صادق تک روزانہ ایک وقت متعین کر کے 40 روز تک پڑھے، اس کی برکت سے کاروبار میں برکت و ترقی اور فاقہ سے نجات ملے گی۔

یَافَتَّاحُ (اے کھولنے والے) کے وظائف

جو شخص یہ اسم بعد نماز فجر سینے پر ہاتھ رکھ کر (۷۰) ستّر مرتبہ پڑھے گا تو اس کا دل نور سے منور ہو جائیگا اور اس کی قسمت کھل جائے گی۔

ہر کام میں آسانی پیدا ہوگی، رکی ہوئی شادی کے لئے بھی اس اسم کا ورد بہت بہترین ہے۔

اس اسم مبارک کاورد امتحان دینے والے، مبلّغوں، مقرّروں، مفکّروں کے لئے تاریک رات میں روشن چراغ کا سا فائدہ دے گا۔

تمام مشکلات کی آسانی اور ہر حاجت پورا ہونے کے لئے دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسٓ شریف دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک (تبارک الذی) پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد 500 سومرتبہ اس اسم مبارک کاورد کریں۔

یَاعَلِیۡمُ (اے جاننے والے) کے وظائف

اس اسم کا بکثرت ورد کرنے والے پر اللہ تعالیٰ علم و معرفت کے در کشادہ فرما دیتا ہے۔

صاحب کشف ہونے کے لئے ہر نماز کے بعد سومرتبہ پڑھا جائے۔

جو شخص کسی چیز کا اچھا یا برا انجام معلوم کرنا چاہے تو اس اسم کو رات کو سوتے وقت گیارہ سومرتبہ گیارہ روز تک پڑھے، اسے بذریعہ خواب اچھے یا برے انجام کا علم ہوجائے گا۔

جو شخص چالیس 40 روز تک نہار منہ اپنے بچے کو 21 مرتبہ (یَا عَالِمُ یَا عَلِیۡمُ) پانی پر دم کر کے پلائے گا تو بچہ صاحبِ علم ہوجائے گا، ذہن اور حافظہ روشن ہوگا۔

یَاقَابِضُ (اے تنگی کرنے والے) کے وظائف

یہ اسم اگر چالیس دن تک روزانہ ایک ٹکڑے پر لکھ کر کھایا جائے تو رزق میں کشادگی ہوگی۔

مذکورہ عمل کی وجہ سے درد، چوٹ، زخم وغیرہ کی تکلیف بھی محسوس نہ ہوگی۔

اگر بری عادات چھڑانا مقصود ہوتو اس اسم کو پانی پر سات سومرتبہ پڑھ کر سات

دن تک پلائیں، بری عادتیں ختم ہوجائیں گی۔

مشکلیں آسان کرنے کے لئے روزانہ 100 مرتبہ ورد کریں۔

دشمن، جان، مال یا کسی بھی قسم کا خطرہ ہوتو اس اسم مبارک کو تین شب کم از کم 100 مرتبہ پڑھیں تو دشمن سے نجات، مال و جان کی حفاظت ہوگی۔

فجر کی نماز کے بعد 21 مرتبہ اس اسم کا ورد کرنے سے جادو اثر نہ کرے گا، اور کسی شخص کی بددعا نہ لگے گی، نہ جنّات وغیرہ کا اثر ہوگا، الغرض ہر قسم کی بلاؤں کے دفع کرنے کے لئے یہ اسمِ اعظم ہے اور نہایت ہی عجیب الاثر ہے۔

یَابَاسِطُ (اے کشادگی پیدا کرنے والے) کے وظائف

امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ ہاتھ پھیلا کر (یَابَاسِطُ) کا ورد کرے اور ہاتھ چہرے پر مل لے تو حق تعالیٰ کسی کا محتاج نہ کرے، رزق کشادہ ہو، غم والم دور ہوں، تنگ دست اور مبتلائے قحط نہ ہو۔ (تنویر الاسماء)

زوجین میں کوئی بھی اگر بدمزاج ہوتو 300 سومرتبہ تین روز تک (یَابَاسِطُ) کو پڑھ کر پانی یا کھانے پر دم کر کے کھلائیں۔ بدمزاجی دور ہوجائے گی۔

یَاخَافِضُ (اے پست کرنے والے) کے وظائف

(۱) اگر سخت دشمن سے واسطہ پڑ جائے تو اس کو پست کرنے کیلئے سات ہزار مرتبہ یہ اسم تھوڑی سی مٹی پر دم کریں اور دشمن کے دروازے پر پھینک دیں، دشمن مغلوب ہوگا۔

(۲) یا تین روزے رکھ کر چوتھے دن ایک ہی مجلس میں پانچ سومرتبہ اس کا ورد کریں، تو دشمن پر فتح یابی نصیب ہوگی۔

حاجتیں پوری ہونے کے لئے روزانہ 500 مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کریں، مشکلیں بھی آسان ہوجائیں گی۔

بری خصلتیں، گندی عادتیں، حیوانی خصائل سے نفس کو پاک کرنے کے لئے اس کو کثرت سے (کم از کم 313) پڑھیں۔

یَارَافِعُ (اے بلند کرنے والے) کے وظائف

(۱) جو شخص ہر ماہ کی چودھویں شب آدھی رات کے وقت ایک سو مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے بے نیاز و مستغنی کردے گا، اور تونگر بنادے گا۔

(۲) جو شخص رات میں سوتے وقت سو مرتبہ یہ اسم پڑھے گا وہ ہر دلعزیز ہوگا، اور روز بروز مخلوق میں اس کی عزت بڑھتی جائے گی۔

(۳) آفات وبلیّات سے محفوظ رہے گا۔

(۴) کسی سخت حاکم کے سامنے جائیں تو "یَارَافِعُ" پڑھتے ہوئے جائیں، تو ان شاء اللہ اس کی سخت گیری رحم دلی میں بدل جائے گی۔

امتحان میں امتیازی نمبر حاصل کرنے کے لئے "یَاخَافِضُ یَارَافِعُ" کے اعداد میں اپنے نام کے اعداد شامل کر کے نقش ریشمی کپڑے یا چاندی پر کندہ کرا کر اپنی ٹوپی کے اندر سی لیں، اس کی برکت سے پریشانی وغم دور ہوں گے، تحصیل علم میں آسانی بھی ہوگی۔

یَامُعِزُّ (اے عزّت دینے والے) کے وظائف

(۱) جو شخص جمعہ یا ہفتہ کی رات نماز مغرب کے بعد ۴۱ مرتبہ پڑھے گا، تو مخلوق میں صاحب توقیر ہوگا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہوگی۔

(۲) فجر کی نماز کے بعد ۵۱۰ مرتبہ یہ وظیفہ پڑھنے سے سفر میں حفاظت، اہل

خانہ میں عزت ووقار پیدا ہوگا۔

(۳) ہر کام میں آسانی اور تسخیر حاصل ہوگی۔

یَامُذِلُّ (اے ذلت دینے والے) کے وظائف

(۱) اگر کسی ظالم کا خوف ہو تو ۷۵ مرتبہ یہ اسم نفل نماز میں سجدے میں پڑھیں ان شاء اللہ ظالم ظلم چھوڑ دے گا یا تباہ ہوجائے گا۔

(۲) حاسد کے حسد سے بھی حفاظت ہوگی۔

(۳) اگر کسی نے حق روک لیا ہے تو ادا کردے گا۔

(۴) روزانہ بعد نماز فجر ۷۷۰ مرتبہ پڑھنے سے بدکلام افسر سے نجات ملے گی۔ نفسانی خواہشات کی اصلاح ہوگی اور مخالفت کرنے والا ہمیشہ ذلیل ہوگا۔

یَاسَمِیْعُ (اے سننے والے) کے وظائف

(۱) دعاؤں کی قبولیّت کے لئے جمعرات کے روز چاشت کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھا جائے۔ اگر ہمیشہ اس کا ورد رکھے تو مستجاب الدّعوات ہوگا۔

(۲) اگر کوئی شادی کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ چالیس دن تک روزانہ گیارہ (۱۱۰۰۰) ہزار مرتبہ یہ وظیفہ پڑھ کر آخری دن اللہ تعالیٰ کے حضور شادی کی دعا کرے، ان شاء اللہ قبول ہوگی۔

حضرت شیخ محمد احمد تمیمی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص روزانہ بعد نماز فجر سات مرتبہ سورۂ بقرۃ کی آیت 137 پارہ اوّل (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) پڑھ لیا کرے تو تمام دن کی (اہم ترین کاموں، آزمائش، مشکلات، مقدمہ، انٹرویو، امتحان وغیرہ ہر قسم کی) مہمات کے لئے کافی ہوجائے گا۔

بہرہ ہونے سے محفوظ رہنے کے لئے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس اسم کا ورد کریں۔

یَا بَصِیْرُ (اے دیکھنے والے) کے وظائف

(۱) جو شخص جمعہ کی سنتوں اور فرضوں سے پہلے یہ اسم سو مرتبہ پڑھے گا وہ عارف باللہ ہوگا۔ اور اس کا دل نورِ ہدایت سے منور ہوگا۔

(۲) اور جو اسے ۳۰۲ مرتبہ پڑھے وہ صاحب بصیرت بن جائے، اور آنکھوں کی بینائی ہمیشہ قائم رہے۔

آنکھوں میں پانی اترتا ہو تو اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ اس اسم مبارک کو (۱۱۰۰) مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے آنکھوں پر لگائیں اور پئیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ پانی اترنا بند ہو جائے گا۔

یَا حَکَمُ (اے فیصلہ کرنے والے) کے وظائف

(۱) اگر سخت مہم درپیش ہو تو چلتے پھرتے اس اسم کا ورد کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ ہر مشکل آسان ہوگی۔

(۲) اور ہر نیک کام میں کامیابی ہوگی۔ کشف والہام کی بھی قدرت پیدا ہوگی۔

(۳) یہ اسم حصول اقتدار کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

(۴) آخری شب میں باوضو ہو کر ۹۹ مرتبہ پڑھنے والے کا دل ان شاء اللہ تعالیٰ محل اسرار و نور ہوگا۔

(۵) جو شخص جمعہ کی رات کو یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا قلب کشف والہام کا مرکز ہو جائے گا۔

جو اس اسم مبارک کا کم از کم 100 مرتبہ ورد کرے گا وہ کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

یَا عَدْلُ (اے انصاف کرنے والے) کے وظائف

(۱) اگر کوئی چاہے کہ لوگ اس کے تابعدار ہو جائیں تو جمعہ کی رات کو روٹی کے ۲۰ ٹکڑوں پر "یَا عَدْلُ" لکھ کر کھالے، ان شاء اللہ تمام مخلوق مسخّر ہوگی۔

(۲) جو شخص اسے روزانہ ۱۰۴ مرتبہ پڑھتا رہے اس میں رضائے الٰہی کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔

(۳) اگر کوئی مقدمہ ہو تو اس کا کثرت سے ورد کریں کامیابی ہوگی۔

یَا لَطِیْفُ (اے لطف و کرم فرمانے والے) کے وظائف

(۱) اگر یہ اسم مبارک مسلسل ۲۱ روز تک بعد نماز عشاء باوضو ہو کر ایک سو مرتبہ پڑھا جائے، اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھیں، تو دلی مراد پوری ہوگی، خاص کر کنواری لڑکی کی شادی کے لئے اس کا وظیفہ بے حد مجرّب ہے۔

(۲) اس اسم کو بکثرت پڑھنے والے کی ہر حاجت پوری ہوگی۔

(۳) مشکلات میں آسانی پیدا ہوگی۔

(۴) مزاج میں لطافت اور نفاست پیدا ہوگی۔

(۵) ۱۳۳ مرتبہ روزانہ پڑھنے والے کے رزق میں برکت ہوگی۔ اور سب کام بخوبی پورے ہوں گے۔

(۶) فقر و فاقہ، کم آمدنی، ملازمت، یا روزگار سے محروم، دکھ و مصیبت، رنج و غم، تکلیف و پریشانی میں مبتلا شخص کسی وقت بھی اچھی طرح وضو کر کے دوگانہ پڑھے اور دل میں مقصد کا خیال رکھ کر ۱۰۰ مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

یَا خَبِیْرُ (اے خبر رکھنے والے) کے وظائف

(۱) جو شخص اس کو سات روز تک پڑھے گا اس پر پوشیدہ راز ظاہر ہوں گے۔

(۲) مؤمن کی فراست سے نوازا جائے گا۔

(۳) نفس کے شر سے رہائی پائے گا۔

(۴) اس اسم کو روزانہ ۸۱۲ مرتبہ سات روز تک سوتے وقت پڑھنے سے جس چیز کے بارے میں جاننا چاہیں معلوم ہوجائے گا۔ یعنی وہ چیز فائدہ مند رہے گی یا نقصان دہ ثابت ہوگی۔

جو شخص خیر یا شر کے متعلق معلوم کرنا چاہے وہ دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کا ثواب حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں نذر کردے اور بعد نماز 121 مرتبہ (یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ) پڑھ لے تو ان شاء اللہ عزوجل وہ عالم خواب، یا نیم خواب، نیم بیداری، یا صرف بیداری کی حالت میں دیکھ لے گا۔

جو آدمی اپنے نفس کا تابع ہوگیا ہو یا اپنے مولا سے غافل ہوگیا ہو وہ اس اسم مبارک کا کثرت سے ورد کرے۔

یَا حَلِیْمُ (اے بُردبار) کے وظائف

(۱) جو شخص صنعت وحرفت کھیتی باڑی میں ترقی چاہتا ہو تو اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول دے اور وہ پانی کھیت، باغات، اوزار وغیرہ پر چھڑک دے۔

(۲) جو بچہ بداخلاق ہو اسے ۸۸۰۰ مرتبہ روزانہ یہ اسم پڑھ کر پانی پر دم کر کے گیارہ دن تک پلائیں۔ ان شاء اللہ بداخلاقی اچھے اخلاق میں بدل جائے گی۔

(۳) اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر کھیت، فصل پر چھڑکا جائے

تو زراعت میں خیر و برکت ہوگی۔

شیخ حاجی ناصر الدین اور شیخ عبد المجید مغربی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر بیمار کے سرہانے اوّل وآخر ۳، ۳ مرتبہ درود شریف سورۂ فاتحہ اور 10 مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ کر بیمار پر دم کردیں تو مرض کی شدّت میں فوراً کمی آجائے گی۔ (تنویر الاسماء)

یَا عَظِیْمُ (اے بزرگی وعظمت والے) کے وظائف

(۱) اس اسم کے بکثرت ورد کرنے والے کو ان شاء اللہ تعالیٰ عزت وعظمت حاصل ہوگی۔

(۲) عزت وعظمت، دولت وصحت، آفتوں سے نجات اور بیماری سے شِفاء کے لئے یہ اسم مبارک ۱۲۰ مرتبہ کسی بھی نماز کے بعد پڑھیں اور ایک ہفتہ تک ''وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ'' کا ورد بھی کریں۔ ان شاء اللہ ہر ایک کی نظر میں قابل تعظیم بن جائیں گے۔

(۳) فضل دارین حاصل ہوگا اگر کوئی مالی مشکل ہو تو وہ بھی حل ہوجائے گی۔

(۴) اوّل وآخر درود شریف پڑھ کر سات مرتبہ ''یَا عَظِیْمُ'' پانی پر دم کر کے پلانے سے پیٹ کا درد دور ہوجائے گا۔

یَا غَفُوْرُ (اے بخشنے والے) کے وظائف

(۱) ''یَا غَفُوْرُ'' کا بکثرت ورد کرنے سے مال واولاد میں برکت ہوگی۔

(۲) دکھ، درد، رنج والم دور ہوجائیں گے۔

(۳) یہ اسم زعفران سے کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں شِفاء ہوگی۔

(۴) اگر زبان بند ہوگئی ہو تو اس اسم کے ساتھ سید الاستغفار لکھ کر مریض کو پلائیں۔

(۵) سید الاستغفار کا ورد خاتمہ بالخیر کیلئے مال واولاد میں برکت کے لئے تجارت میں ترقی کے لئے بیحد مجرب ہے اگر سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے باغ میں چھڑک دیا جائے تو درخت پھلوں سے بھر جائیں گے۔

(۶) جو کوئی بخار، دردسر، آواز بیٹھ جانے کے لئے ان حروف کو الگ الگ کر کے کاغذ پر لکھ کر اس تعویذ کا عرق چوسے اور پھر نگل جائے ان شاء اللہ عزّوجلّ شِفاء کامل ہو گی۔

یَاشَکُوْرُ (اے صلہ دینے والے) کے وظائف

(۱) "اَلشَّکُوْرُ" کو روزانہ ۴۱ مرتبہ پڑھیں تو معاشی تنگی اور رنج وغم سے نجات ملے گی۔

(۲) اگر آنکھوں کی روشنی کم ہوگئی ہو تو یہ اسم ۴۱ بار پانی پر پڑھ کر آنکھوں پر مَلا جائے تو نگاہ ٹھیک ہو جائے گی۔

(۳) ہر نماز کے بعد اسے ۲۰۰۴ مرتبہ پڑھنے سے مستجاب الدّعوات بن جائے گا۔

یَاعَلِیُّ (اے بلند و برتر) کے وظائف

(۱) جو اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے اگر فقیر ہو تو مالدار بن جائے، حقیر ہو تو ہر دل عزیز بن جائے اور اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ اسے رتبہ کی بلندی، خوش حالی اور مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔

(۲) عزّت وحرمت اور بلندی حاصل کرنے کے لئے، بچہ کو جلد جوان اور طاقت ور بنانے کے لئے، سفر سے بخیریت واپسی کے لئے، حصول دولت کیلئے، اس کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے اور گیارہ دن تک ہر نماز کے بعد جس قدر ہو سکے اس اسم کا ورد کیا جائے۔

(۳) جو شخص بیوی کو تابع کرنے کی غرض سے اسے گیارہ سو مرتبہ ۴۰ روز تک پڑھے گا اس کی بیوی اس کے تابع ہو جائے گی۔

جسم میں درد یا ورم ہو جائے تو 300 مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ کر دم کریں۔

خونی بواسیر کے لئے 1000 مرتبہ اس کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں ان شاء اللہ سات روز میں شِفاء نصیب ہوگی۔

آنکھ دکھ رہی ہو تو سات مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر وہ پانی سلائی کے ذریعے آنکھوں میں لگالے، ان شاء اللہ تین دن میں شِفاء نصیب ہوگی۔

یَاکَبِیْرُ (اے بڑائی والے) کے وظائف

(۱) عہدہ پر بحالی کے لئے معزول شخص سات روزے رکھے اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ اس کا ورد کرے۔

(۲) جو شخص اس اسم کو ہمیشہ بعد نماز عشاء سات مرتبہ پڑھ لیا کرے تو وہ ہر دشمن سے محفوظ رہے گا۔

(۳) اور ہر بلا وآفت اس سے دور رہے گی۔

(۴) اگر کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو زہر ان شاء اللہ اثر نہیں کرے گا۔

(۵) اس کی برکت سے تنگی وذلت ختم ہو جائے گی۔

(۶) عہدے پر برقرار رہے گا اور متعلقہ لوگ اس کے تابع رہیں گے اور عزت کریں گے۔

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مباشرت سے پہلے یہ اسم مبارک (یَاکَبِیْرُ، یَا اَکْبَرُ، یَا مُتَکَبِّرُ) صرف دو مرتبہ پڑھ لے اور حمل قرار

پایا تو ربّ تعالیٰ فرزند صالح عطا فرمائے گا۔

یَاحَفِیْظُ (اے حفاظت فرمانے والے) کے وظائف

(۱) جو اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے اور اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ ہر قسم کے خوف وخطر وضرر سے محفوظ رہے گا۔ اور چند فائدے اور ہونگے:

(۲) اگر چہ وہ درندوں کے درمیان ہو، یا آگ میں گھر گیا ہو، یہاں تک کہ آسیب وجنّات کا بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

(۳) ہر وقت اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔

(۴) مال واسباب گم نہ ہوگا۔

(۵) حادثات سے محفوظ رہے گا۔

یَامُقِیْتُ (اے قوّت وتوانائی بخشنے والے) کے وظائف

(۱) "یَا مُقِیْتُ" ۷ مرتبہ پڑھ کر خالی آب خورے (پیالہ) پر دم کرے، پھر اس میں پانی پیئے مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔

(۲) اگر روزہ دار پر روزہ ناقابل برداشت ہو تو اس اسم کو مٹی پر لکھ کر سونگھا جائے تو قوت وغذائیت حاصل ہوگی۔

(۳) دوران سفر پانی پر دم کر کے پئیں تو پیاس ختم ہوجائے گی۔ (روزہ دار اگر سفر کا ارادہ رکھتا ہو تو سحری میں یہ عمل کرے، ان شاء اللہ پیاس کی شدت سے محفوظ رہے گا)

(۴) ۵۵۰ مرتبہ دم کر کے ضدّی بچے کو پلائیں ان شاء اللہ ضد کو ترک کردے گا۔

جو روزانہ بلاناغہ 100 سو مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا وہ مل جائے گا اور غیروں سے مستغنی ہوجائے گا۔

غربت، فقر وفاقہ کو ختم کرنے اور مال ودولت میں اضافہ کے لئے روزانہ بلاناغہ 100 مرتبہ اس اسم کو پڑھنا بہت مفید ہے۔

دردِ قولنج سے شِفاء حاصل کرنے کے لئے روزانہ بلاناغہ 100 مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔

یَاحَسِیْبُ (اے کفایت کرنے والے) کے وظائف

(۱) اگر کسی آدمی یا چیز کا ڈر ہو تو جمعرات سے شروع کر کے آٹھ یوم تک صبح وشام ستّر (۷۰) مرتبہ " حَسْبِیَ اللّٰهُ الْحَسِیْبُ " پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رہے گا۔

(۲) رات میں سوتے وقت روزانہ یَاحَسِیْبُ کو ستر ۷۰ مرتبہ پڑھا جائے تو دشمنوں کی دشمنی اور چوروں کے خوف، ہمسایہ کی بدی، یہ تمام مقاصد سات دن کے وظیفہ سے حاصل ہوجائیں گے۔

(۳) "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ" کا وظیفہ جمعرات سے شروع کیا جائے اور اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے پڑھتے رہیں ہر مشکل آسان ہوجائیگی۔

امتحان میں کامیابی کے لئے 11,000 ہزار مرتبہ روزانہ تین دن تک پڑھ کر دعا مانگے۔

یَاجَلِیْلُ (اے بلند مرتبت والے) کے وظائف

(۱) مشک وزعفران سے یہ اسم لکھ کر اپنے پاس رکھے اور بکثرت پڑھے تو ان شاء اللہ عزت وعظمت، قدر ومنزلت، حاصل ہوگی۔

(۲) جو شخص اس اسم مبارک کو بکثرت نماز کے بعد پڑھتا رہے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہوگی اگر اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے تو لوگوں کے دلوں میں

صاحبِ عزت ہوگا۔

(۳) شبِ عروسی میں گیارہ سو مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے دلہن کو کھلانا میاں بیوی میں محبت کا موجب بنے گا، اور آئندہ زندگی میں سکون پیدا ہوگا۔

یَا کَرِیْمُ (اے کرم کرنے والے) کے وظائف

(۱) روزانہ اس اسم کو پڑھتے ہوئے سو جایا کریں تو اسے علماء و صلحاء میں عزت نصیب ہوگی۔

(۲) عزت و تکریم کے لئے یہ اسم بے حد مجرب ہے۔

(۳) اگر کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ اس اسم کو ۱۱۰۰۰ مرتبہ چالیس دن تک پڑھے ان شاء اللہ جائز حاجات پوری ہوں گی۔

شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں جو شخص اس اسم مبارک کو پابندی کے ساتھ روزانہ پڑھے تو معزّز و مکرّم ہو جائے اور مستجاب الدّعوات ہو جائے، تنگدستی و مفلسی دور ہوگی دولت اور وسعت رزق حاصل ہو۔

بخل و کنجوسی دور کرنے کے لئے 1,000 ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں، سخاوت کی صفت پیدا ہوگی۔

یَا رَقِیْبُ (اے نگہبانی فرمانے والے) کے وظائف

(۱) "یَا رَقِیْبُ" ۷ مرتبہ اپنے بچوں اور اپنے مال و اسباب پر پڑھ کر دم کریں، اور بکثرت اس کا ورد کریں ان شاء اللہ سب آفتوں سے محفوظ رہیں گے۔

(۲) یہ اسم مبارک خاص کر حفاظت حمل، مال و اولاد کی حفاظت کے لئے سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں بہت مجرب ہے۔

(۳) دشمنوں اور چوروں کے خطرات سے محفوظ رہے گا۔

(۴) اگر کوئی شخص سفر پر جاتے ہوئے اس اسم کو ۱۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اپنے مکان کی دیواروں پر چھڑک دے تو اس کی واپسی تک اس کا مکان بحفاظت رہے گا۔

گمشدہ چیز کو تلاش کرنے کے لئے اس اسم مبارک کا کثرت سے ورد کرے۔

یَا مُجِیْبُ (اے دعا قبول کرنے والے) کے وظائف

(۱) حضرت امام علی رضا علیہ رحمۃ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس اسم مبارک کو 1,000 ہزار مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔ اگر دعا کے آخر میں 26 مرتبہ (یَا سَرِیْعُ، یَا مُجِیْبُ) پڑھ لے تو فوراً ظہور ہوگا۔

(۲) جو اس کا تعویذ گلے میں ڈالے تو گمشدہ چیز اس کو مل جائے گی۔

(۳) اگر حمل ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو سات روز تک اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے، ان شاء اللہ بچہ ضائع نہ ہوگا۔

(۴) اگر مسافر کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھا جائے تو دورانِ سفر محفوظ رہے گا۔

(۵) جو قید میں ہو اس کو چاہئے کہ اس اسم کو کثرت سے پڑھے کہ یہ خلاصی پانے کا ذریعہ ہے۔

(۶) یہ اسم ناراض بیوی کو واپس بلانے کیلئے بھی مجرب ہے۔

(۷) شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس اسم کے نقش کو اپنے پاس رکھیں تو ہر بلا سے حفاظت ہوگی۔ اور سخت مہم و مشکل درپیش ہو تو ایک مجلس میں

90,000 ہزار مرتبہ پڑھے ہر حاجت پوری ہوگی نہایت مجرّب ہے۔

یَاوَاسِعُ (اے وسعت دینے والے) کے وظائف

(۱) اس اسم کو بکثرت پڑھنے والے کے لئے غنائے ظاہری و باطنی کے در کشادہ فرما دیئے جائیں گے۔

(۲) صبر و قناعت، مال و دولت کے حصول کے لئے یہ اسم بے حد مجرب ہے۔

(۳) نمازِ عصر کے بعد خاص طور پر ایک سو مرتبہ "یَاوَاسِعُ" پڑھا جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی دوکان کا کاروبار بڑھانا چاہے تو اسے چاہئے کہ نماز جمعہ کے بعد چند آدمی اکٹھے کرکے اس اسم کو ۳۱۲۵۰ مرتبہ پڑھے، اور چار جمعوں تک اسی طرح پڑھائی کروائے، ان شاء اللہ اس کی برکت سے کاروبار میں اضافہ ہوگا۔

اس اسم مبارک کا بکثرت ورد کرنے والے کو دین و دنیا کی دولت نصیب ہوگی اور کبھی تنگدستی نہ ہوگی۔ نیز جس بچہ کو قرآن شریف یاد نہ ہوتا ہو اسے ہر ہفتہ میں تین روز پانی پر 100 سو مرتبہ دم کرکے پلائیں۔

یَاحَکِیْمُ (اے حکمت والے) کے وظائف

(۱) جو شخص بکثرت اس کا ورد کرے گا اس پر ان شاء اللہ علم و حکمت کے دروازے کھل جائیں گے۔

(۲) علم کی زیادتی اور حکمت کے دروازے کھلنے کے لئے آدھی رات میں یہ اسم ۱۴۱ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھا جائے تو ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

(۳) اس کی برکت سے ہر مصیبت سے نجات ملے گی۔

زوجین میں نااتفاقی رہتی ہو تو اس اسم مبارک کو 1,000 ہزار مرتبہ پڑھ کر کسی

کھانے کی چیز پر دم کرکے زیادتی کرنے والے کو کھلا دیا جائے۔

یَا وَدُوْدُ (اے دوستی کرنے والے) کے وظائف

یہ اسم اگر ایک ہزار بار کھانے پر پڑھ کر بیوی کے ساتھ کھانا کھائے تو میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہوگی اور ساتھ ہی اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی محبت سے دل سرشار ہوگا۔

محبتِ الٰہی کے لئے اس کا ورد لازمی کرنا چاہیئے۔

اپنے کو شوہر کی محبوب بنانے کے لئے زوجہ 3,000 ہزار مرتبہ اس اسم کو عطر پر دم کرے اور خاوند کے سامنے جائے تو شوہر محبت کرنے لگے گا۔

یَامَجِیْدُ (اے عزّت والے) کے وظائف

اگر کسی شخص کو جذام (کوڑھ) ہو جائے تو وہ ایّام بیض یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھے اور افطار کے بعد سے مسلسل اس اسم پاک کو نمازِ عشاء تک پڑھتا رہے ان شاء اللہ تین دن میں اس کا اثر دیکھ لے گا۔

صاحب عزت بننے کے لئے اس اسم کو روزانہ بعد نماز فجر 100 مرتبہ پڑھیں۔

ذلت و رسوائی سے بچنے کے لئے، مالدار بننے کے لئے، رشتہ یا شادی کرنے کے لئے، عہدہ کی بحالی کے لئے اس اسم مبارک کا کثرت سے ورد کرے۔

یَا بَاعِثُ (اے قبر سے اٹھانے والے) کے وظائف

جو شخص سوتے وقت اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر سو مرتبہ پڑھے اس کا دل علم و حکمت سے منوّر ہو جائے گا۔ گناہ سے نفرت ہوگی، نیکی سے رغبت اور دل صاف ہوگا۔

یَا شَہِیْدُ (اے موجود) کے وظائف

یہ اسم مبارک صبح کے وقت آسمان کی طرف منہ کر کے ۲۱ مرتبہ پڑھا جائے تو

اولاد نیک کردار اور پرہیزگار ہو جائے۔

اگر بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھے تو اس کے دل میں بے حد محبت ہو جائے۔

نافرمان بیوی یا بچہ یا پھر شرارتی ہو تو روزانہ صبح کو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں، مطیع وفرمانبردار ہو جائیں گے۔

یَا حَقُّ (اے ثابت کرنے والے) کے وظائف

اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو کاغذ کے چاروں کونوں پر اس کو لکھ کر آدھی رات کے وقت ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھتا رہے اور پانچ سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ چیز مل جائے گی۔ یا پتا چل جائے گا۔

قید سے رہائی کے لئے قیدی آدھی رات کو سر ننگا کر کے 160 مرتبہ اس اسم پاک کو پڑھ لے۔

مقدمہ میں جائز وحق فیصلہ کے لئے 7,000 ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھیں ان شاء اللہ عزوجل تین دن میں حق ظاہر ہو جائے گا۔

یَا وَکِیْلُ (اے کارساز) کے وظائف

رزق کی کشادگی کے لئے ہر نماز کے بعد ۱۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

اگر آندھی طوفان میں کوئی پھنس جائے، یا آفات وبلیّات میں گھر جائے تو بکثرت اس کا ورد کرے اور ساتھ ہی "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" کا ورد بھی کرے۔

شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ اس اسم مبارک میں مراد پوری ہونے کی مکمل تاثیر موجود ہے۔ اس کو کثرت سے پڑھنے کی برکت سے اگر قیدی ہے تو رہائی نصیب ہو، مسافر ہے تو وطن واپسی ہو، مقروض ہے تو قرض سے خلاصی نصیب ہو،

جدائی ہے تو ملاپ نصیب ہو۔

یَا قَوِیُّ (اے طاقت وقوت والے) کے وظائف

اگر دشمن کا خوف ہو تو اس کی ہلاکت کے لئے بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ دشمن ہلاک ہو جائے گا یا اس کے شر سے نجات مل جائے گی۔ مگر یہ یقین ضروری ہے کہ دشمن ظالم ہے اور یہ مظلوم ہے۔ اگر ناحق دشمن پر یہ عمل کیا تو کرنے والا گنہگار ہو گا۔

حمل کے دن آسانی سے گزر جائیں تو (یَا قَوِیُّ یَا قَادِرُ یَا قَائِمُ یَا دَائِمُ) روزانہ کم از کم 100 سو مرتبہ پڑھ لیں۔

اگر فجر کی نماز کے بعد روزانہ 40 مرتبہ اس اسم کو پڑھ لیں تو تمام دینی و دنیوی مقاصد پورے ہوں گے۔

یَا مَتِیْنُ (اے بہت مضبوطی والے) کے وظائف

اگر ماں کا دودھ کم ہو گیا ہو تو یہ اسم کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر خود پیئے اور کچھ چھاتیوں پر لگایا جائے تو ان شاء اللہ دودھ میں زیادتی ہو گی۔

اگر اولاد فسق وفجور میں مبتلا ہو جائے تو دس مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں اور بچّوں سے بھی اس کا ورد کرائیں۔

جو بچہ چلنے سے معذور ہو تو اس اسم مبارک کا نقش باندھ دیں۔

کسی اہم مہم (مقدمہ، انٹرویو، امتحان وغیرہ) کے لئے اتوار کے دن فجر کی نماز کے بعد 360 مرتبہ پڑھ لیں اور صدقِ دل سے دعا کریں بہت فائدہ ہو گا۔

یَا وَلِیُّ (اے دوست) کے وظائف

حسنِ عمل کی توفیق کے لئے جمعہ کی شب میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے۔

دشمن کی بدنیتی بھانپنے کے لئے اس کا ورد مجرّب ہے۔

اگر بیوی یا اولاد بدکاری کی طرف مائل ہوں تو ان کے سامنے چالیس روز تک اس اسم کو پڑھتے رہیں، ان شاء اللہ پارسائی اور پرہیزگاری پیدا ہوگی۔

یَا حَمِیْدُ (اے تعریف کے لائق) کے وظائف

اگر طبیعت نیکی پر مائل نہ ہو اور برائی کی عادت نہ چھوٹتی ہو تو چالیس دن تک تنہائی میں یہ اسم پڑھا جائے جلد ہی اخلاق اچھے ہو جائیں گے۔

یَا مُحْصِیْ (اے گھیرنے والے) کے وظائف

اگر طبیعت عبادت کی طرف مائل نہ ہوتی ہو تو سوتے وقت اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر سات مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے بہت جلد عبادت و ریاضت کا شوق پیدا ہوگا۔

عذاب قبر کا خطرہ ہو تو اس سے بھی محفوظ رہے گا۔

جمعہ کی رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ لیا کرے تو بے حساب جنّت میں داخل ہوگا۔

یہ اسم مبارک حساب کتاب کرنے والوں (*Accountantship*) اور امتحان دینے والوں، کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتا ہے کتنا ہی کام کیوں نہ ہو آسان ہو جائے گا اور غلطی سے محفوظ ہو جائے گا۔

یَا مُبْدِئُ (اے پیدائش کی ابتداء کرنے والے) کے وظائف

حمل ظاہر ہونے کے بعد جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ایک ہفتہ تک ننانوے ۹۹ مرتبہ پڑھ کر اس اسم کو دم کرے تو حمل محفوظ رہے گا اور اگر حمل نو ماہ سے زیادہ ہو جائے تو بھی اس کے ورد سے جلد لڑکا پیدا ہوگا۔

یَا مُعِیْدُ (اے دوبارہ پیدا کرنے والے) کے وظائف

نسیان یعنی بھول چُوک اور بیماری سے شِفاء کے لئے اس کا ورد بے حد مجرّب ہے۔

اگر کوئی شخص غائب ہو جائے یا کوئی چیز گم ہو جائے تو گھر کے صحن میں یہ اسم ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ سوتے وقت پڑھا جائے اور گم شدہ کا تصوّر کیا جائے جلد واپس آئے گا یا خبر ملے گی۔

یَا مُحْیِیْ (اے زندہ کرنے والے) کے وظائف

عذاب قبر سے تحفّظ کے لئے اس کا ورد ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ کر لیا کریں۔

اگر گرفتاری یا جیل کا ڈر ہو تو سات روز تک ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھیں۔

یَا مُمِیْتُ (اے مارنے والے) کے وظائف

بغیر حساب جنّت میں داخلے کے لئے ہر نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھ کر اپنے گریبان میں دم کرے بری عادت چھوٹ جائے گی۔ عبادت کا ذوق پیدا ہوگا۔

یَا حَیُّ (اے زندہ) کے وظائف

لاعلاج مریض کے لئے روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور وہی پانی مریض کو پلایا جائے، عام بیماری میں چینی کے برتن میں گلاب و مشک سے گیارہ مرتبہ لکھ کر پانی سے دھو کر بیمار کو پلایا جائے، یا اکّیس (۲۱) مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں۔

یَا قَیُّوْمُ (اے ہمیشہ سے قائم رہنے والے) کے وظائف

دلوں کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے بعد نماز فجر پانچ سو مرتبہ اونچی آواز سے "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کا ورد کریں، ہر مصیبت میں یہ وظیفہ کارساز ہے۔

یَا وَاجِدُ (اے پانے والے) کے وظائف

صفائی قلب کے لئے اور نور ایمان کے لئے کھانے کے ہر لقمہ پر اس کو پڑھ لیا جائے تو دل میں وجد (معرفت حق کا جذبہ) پیدا ہوگا اور معرفت کا مقام بھی حاصل ہوگا۔

یَا مَاجِدُ (اے بزرگی والے) کے وظائف

کفّار و مشرکین پر دھاک بٹھانے کے لئے یا پھر ظالم کو مرعوب کرنے کے لئے بے حد مجرّب ہے۔ اس اسم مبارک کی کثرت کرنے سے حال طاری ہوگا اور نورِ عرفان بھی حاصل ہوگا۔

یَا وَاحِدُ (اے یکتا) کے وظائف

اولاد صالح کے لئے اس کا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالے اور اگر تنہائی میں ڈر لگتا ہو تو اس کا کثرت سے ورد کرے، دل سے خوف جاتا رہے گا اور دل میں قوّت و ہمّت حاصل ہوگی۔

یَا اَحَدُ (اے واحد) کے وظائف

اس کی تلاوت سے بھی وحشت دور ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوگی، بعض بزرگوں نے اس کو اسم اعظم بتایا ہے، بوقتِ ضرورت اس کا بھی وظیفہ کر سکتے ہیں۔

یَا صَمَدُ (اے بے نیاز) کے وظائف

ظالم سے نجات، بھوک سے حفاظت، مخلوق سے بے پرواہونے کے لئے صدّیقوں میں شمولیت کے لئے نماز فجر کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ اس کا ورد کریں۔

یَا قَادِرُ (اے طاقت والے) کے وظائف

دشمن کو ذلیل ورسوا کرنا مقصود ہو تو وضو کے دوران اسے پڑھتے رہیں پھر دو رکعت

تحیۃ الوضو کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر دشمن کا تصوّر کر کے اس کی طرف دم کریں فوراً اثر ہوگا۔

یَا مُقْتَدِرُ (اے قدرت والے) کے وظائف

صبح بیدار ہوتے ہی اس اسم کو پڑھ لیا کریں تو دن بھر کے تمام اچھے کام آسان ہو جائیں گے عبادت کا شوق پیدا ہوگا، غفلت دور ہوگی۔

یَا مُقَدِّمُ (اے بڑھانے والے) کے وظائف

تنہائی میں ڈر لگتا ہو تو اسے پڑھتا رہے بے خوف ہوگا اور ہر اذیت و بلا سے محفوظ رہے گا۔ اگر میدان جنگ ہو تو زخمی نہ ہوگا، دشمن پر فتح حاصل ہوگی۔

یَا مُؤَخِّرُ (اے پیچھے کرنے والے) کے وظائف

جو شخص اس کا ورد کرے گا اس کا خاتمہ بالخیر اور ایمان پر ہوگا، توبہ نصیب ہوگی خدا ورسول (عزوجل و ﷺ) کا مطیع و فرمانبردار ہوگا۔

یَا اَوَّلُ (اے سب سے پہلے) کے وظائف

دورانِ سفر اس کا ورد بے حد مفید ہے، پوری کامیابی کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں واپس ہوگا۔ بھاگے ہوئے کو واپس لانے کے لئے بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

یَا اٰخِرُ (اے سب سے آخر میں رہنے والے) کے وظائف

اگر کسی شخص نے زندگی بھر نیک عمل نہ کیا ہو تو ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھا کرے، ان شاء اللہ توبہ قبول ہوگی اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔

یَا ظَاهِرُ (اے سب سے ظاہر) کے وظائف

جو شخص نمازِ اشراق کے بعد اسے پانچ سو ۵۰۰ مرتبہ پڑھے اس کی آنکھوں میں

چمک پیدا ہوگی اور دل میں روشنی ہوگی۔

یَا بَاطِنُ (اے سب سے پوشیدہ) کے وظائف

اگر کسی شخص کے دل میں برے وسوسے پیدا ہوں تو ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ اس کا ورد کریں، گندے خیالات دل سے نکل جائیں گے یہ چاروں اسماء ایک آیتِ قرآنی میں موجود ہیں ''هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ'' اگر یہ آیت پڑھ لی جائے تو چاروں اسماء کے فوائد حاصل ہونگے۔

یَا وَالِیُ (اے کام بنانے والے) کے وظائف

اگر کوئی شخص بارش یا سیلاب میں پھنس گیا ہو تو اس کا ورد کرے ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ اگر سیلاب کا خطرہ ہو تو ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گھر میں چھڑک دیں گھر سیلاب سے محفوظ رہے گا۔

یَا مُتَعَالِیُ (اے سب سے اونچے) کے وظائف

اگر حیض تکلیف سے آتا ہو تو اس کا ورد کریں تکلیف ختم ہوجائے گی اور شوہر کے دل میں بے پناہ محبت پیدا ہوگی۔

یَا بَرُّ (اے نیکوکار) کے وظائف

جس شخص کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ اسے سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے بچے پر چھڑک دے اور اللہ کے سپرد کردے۔ بچہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا، شرابی، زانی، یہ اسم پڑھنا شروع کردے تو اس کے دل سے گناہوں کی رغبت دور ہوگی، نیکی کا جذبہ بیدار ہوگا۔

یَا تَوَّابُ (اے توبہ قبول کرنے والے) کے وظائف

جو شخص چاشت کی نماز کے بعد تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ پڑھے گا اس کو سچی توبہ نصیب ہوگی، خاتمہ بالخیر ہوگا اور اگر ظالم پر پڑھیں تو وہ ہلاک ہوگا۔

یَا مُنْتَقِمُ (اے بدلہ لینے والے) کے وظائف

اگر دشمن کو راضی کرنا مقصود ہو تو اس اسم کو تین جمعہ کی راتوں کو نماز عشاء کے بعد سو مرتبہ پڑھے دشمن راضی یا ہلاک ہوجائے گا۔

یَا عَفُوُّ (اے معاف کرنے والے) کے وظائف

جو شخص بہت گنہگار ہو اور مایوسی کے قریب پہنچ چکا ہو وہ اس اسم مبارک کو ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ خاتمہ بالخیر ہوگا۔ بغیر حساب کے جنّت میں داخلہ ہوگا۔

یَا رَءُوْفُ (اے مہربان) کے وظائف

اگر کسی حاکم، افسر کے پاس جانا مقصود ہو یا ظالم سے حق لینا ہو تو اس کو کثرت سے پڑھے کامیابی نصیب ہوگی۔

یَا مَالِكَ الْمُلْكِ (اے مُلک کے مالک) کے وظائف

جو شخص نمازِ فجر کے بعد سو مرتبہ پڑھے گا اس سے نحوست دور ہوجائے گی، تونگری بے حساب آئے گی، کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (اے عظمت اور بزرگی والے) کے وظائف

اگر کوئی مہم، اہم ترین کام درپیش ہو تو بعد نمازِ عشاء سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرلیں کامیابی نصیب ہوگی۔

يَا مُقْسِطُ (اے انصاف کرنے والے) کے وظائف

دل میں شیطانی وسوسے پیدا ہوں تو بعد نمازِ عصر سو مرتبہ پڑھ لیں دل روشن ہوگا اور ہر مقصد حاصل ہوگا۔

يَا جَامِعُ (اے جمع کرنے والے) کے وظائف

جو اس کو بکثرت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اچھے دوست واحباب عطا فرمائے گا اور اگر کسی کے اہل وعیال جدا ہوں تو اتوار کے دن صبح غسل کرے اور اس اسم کو پڑھ کر ایک ایک انگلی بند کرتا جائے اور آسمان کی طرف دیکھتا رہے۔ جب دسوں انگلیاں بند ہو جائیں تو ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ ان شاء اللہ جدائی ملاپ میں بدل جائے گی۔

يَا غَنِيُّ (اے بے پروا) کے وظائف

اگر کوئی کسی مرض، بلا ومصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اس اسم مبارک کو ستر (۷۰) مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور سارے بدن پر پھیر لے۔

يَا مُغْنِيُ (اے بے پروا کرنے والے) کے وظائف

اگر اس اسم کو مسلسل پڑھا جائے تو مخلوق سے بے نیازی حاصل ہوگی۔ اگر صبح و شام سو سو مرتبہ پڑھیں تو ظاہر وباطن کی دولت حاصل ہوگی۔

يَا مُعْطِيُ (اے دینے والے) کے وظائف

دعا کے وقت ”يَا مُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ“ کے ورد سے دعا قبول ہوگی، غنا حاصل ہوگا، مخلوق سے بے نیازی ہوگی، طبیعت میں سخاوت پیدا ہوگی۔

يَا مَانِعُ (اے روکنے والے) کے وظائف

جس شخص کی بیوی نافرمان ہو تو سوتے وقت اس اسم کا وظیفہ کریں بیوی کے دل میں محبت پیدا ہوگی، جائز محبت کے لئے بھی اس کا عمل کیا جا سکتا ہے۔

يَا ضَارُّ (اے نقصان پہنچانے والے) کے وظائف

اگر کوئی شخص کہیں ٹھہرنا چاہتا ہو اور یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اس کا یہاں ٹھہرنا مفید ہے یا مضر تو ایامِ بیض کے روزے رکھے اور افطار کے وقت اس اسم کو سو مرتبہ پڑھے تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ جگہ اس کے حق میں اچھی ہے یا بری، چاند کی ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخ کو ایامِ بیض کہتے ہیں۔

يَا نَافِعُ (اے نفع دینے والے) کے وظائف

بیوی سے محبت اور اولادِ صالح کے لئے سوتے وقت سو ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں،

دورانِ سفر اس کا ورد بے حد مفید ہے۔

يَا نُوْرُ (اے روشنی کرنے والے) کے وظائف

جو شخص جمعہ کی رات میں بعد نمازِ عشاء گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس اسم کو ہزار مرتبہ پڑھے تو اسرارِ الٰہی ظاہر ہوں گے اور تمام جسم نور سے منوّر ہو جائے گا۔

يَا هَادِيُ (اے ہدایت دینے والے) کے وظائف

جو شخص رات میں کسی بھی وقت اٹھ کر دعا کے لئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر پانچ سو مرتبہ اسے پڑھے تو دل ہدایت پر مضبوط ہوگا اور جلد معرفت حاصل ہوگی۔

یَا بَدِیْعُ (اے بغیر ذریعے کے پیدا کرنے والے) کے وظائف

کوئی غم یا مصیبت یا کوئی مہم درپیش ہوتو بارہ روز تک بعد نمازِ عشاء بارہ سو (۱۲۰۰) مرتبہ ''یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ'' کا ورد کریں بارہ دن کے اندر تمام مقاصد میں کامیابی ہوگی۔ استخارہ کرنا ہوتو سوتے وقت پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سوجائے خواب میں صحیح بات معلوم ہوجائے گی۔

یَا بَاقِیُ (اے ہمیشہ رہنے والے) کے وظائف

بعد نمازِ فجر جو شخص اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہے گا۔ صدقۂ جاریہ کرنے کی توفیق ہوگی۔ دولت کبھی ختم نہ ہوگی۔

یَاوَارِثُ (اے مالک) کے وظائف

طلوعِ آفتاب سے پہلے جو شخص اس اسم کو سومرتبہ پڑھتا رہے گا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا، شک وشبہ دل سے نکل جائے گا۔

یَارَشِیْدُ (اے سیدھی تدبیر والے) کے وظائف

اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو یا کسی معاملہ میں فیصلہ نہ کرسکتا ہوتو ''یَا رَشِیْدُ'' نمازِ مغرب وعشاء کے درمیان ہزار مرتبہ پڑھے توگم شدہ چیز مل جائے گی اور قوتِ فیصلہ حاصل ہوگی۔

یَاصَبُوْرُ (اے سب سے بڑھ کر تحمّل والے) کے وظائف

دن نکلنے سے پہلے اگر کوئی شخص اس اسم کو سومرتبہ پڑھ لے تو دن بھر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

اگر بیماری یا درد ہوتو تیس ۳۰ ہزار مرتبہ اس کو پڑھیں۔

اہم وضاحت

ان اسماء الحسنیٰ پر عمل کرتے ہوئے ان کے معنیٰ پر پوری توجّہ رکھیں تاکہ جلد کامیابی وکامرانی نصیب ہو۔

اسماء الحسنیٰ کے ورد کے خواص

روزی میں وسعت کیلئے

یَا بَاسِطُ (۷۲۰) یَا مُنْعِمُ (۲۰۰)=۹۲۰

خیروبرکت کیلئے

یَا مُعْطِیُ (۱۲۹) یَا شَکُوْرُ (۵۲۶)=۶۵۵

محتاجی سے بچنے کیلئے

یَا عَزِیْزُ (۹۴) یَا مُغْنِیُ (۱۱۰۰)=۱۱۹۴

حصولِ عزت کیلئے

یَا جَلِیْلُ (۷۳) یَا کَرِیْمُ (۲۷۰)=۳۴۳

ہردلعزیز ہونے کیلئے

یَا مُعِزُّ (۱۱۷) یَا رَافِعُ (۳۵۱)=۴۶۸

تندرستی کیلئے

یَا عَظِیْمُ (۱۰۲۰) یَا حَیُّ (۱۸)=۱۰۳۸

مخلوق سے بے نیازی کیلئے

یَا وَھَّابُ (۱۴) یَا وَاسِعُ (۱۳۷)=۱۵۱

عبادت کے شوق کیلئے

یَا مُحْصِیُ (۱۴۸) یَاقُدُّوسُ (۱۷۰)=۳۱۸

گناہوں سے چھٹکارے کیلئے

یَا اٰخِرُ (۸۰۱) یَا ھَادِیُ (۲۰)=۸۲۱

صفائی قلب کیلئے

یَا بَاعِثُ (۵۷۳) یَا نُوْرُ (۲۵۶)=۸۲۹

ظاہر و باطن کی صفائی کیلئے

یَا مُھَیْمِنُ (۱۴۵) یَا حَسِیْبُ (۸۰)=۲۲۵

جان و مال کی حفاظت کیلئے

یَا مُؤْمِنُ (۱۳۶) یَا نَافِعُ (۲۰۱)=۳۳۷

دشمن کو کچلنے کیلئے

یَا خَافِضُ (۱۴۸۱) یَا قَادِرُ (۳۰۵)=۱۷۸۶

لڑکیوں کی شادی کیلئے

یَا لَطِیْفُ (۱۲۹) یَا حَلِیْمُ (۸۸)=۲۱۷

حصولِ اولاد کیلئے

یَا مُتَکَبِّرُ (۶۶۲) یَا وَاحِدُ (۱۹)=۶۸۱

اولادِ نرینہ کیلئے

یَا بَرُّ (۲۰۲) یَا بَدِیْعُ (۸۶)=۲۸۸

بانجھ عورت کے حمل کیلئے

یَا مُصَوِّرُ (۳۳۶) یَا خَالِقُ (۷۳۱)=۱۰۶۷

حفاظتِ حمل کیلئے

یَا مُبْدِئُ (۵۶) یَا سَلَامُ (۱۳۱)=۱۸۷

میاں بیوی میں محبت کیلئے

یَا وَدُوْدُ (۲۰) یَا کَبِیْرُ (۲۳۲)=۲۵۲

گمشدہ کیلئے

یَا جَامِعُ (۱۱۴) یَا مُعِیْدُ (۱۲۴)=۲۳۸

بلاؤں سے نجات کیلئے

یَا رَحْمٰنُ (۲۹۸) یَا سَلَامُ (۱۳۱)=۴۲۹

جادو آسیب، جنّات سے تحفظ کیلئے

یَا حَفِیْظُ (۹۹۸) یَا رَقِیْبُ (۳۱۲)=۱۳۱۰

مکان، دکان، دفتر، کی حفاظت کیلئے

یَا رَزَّاقُ (۳۰۸) یَا حَسِیْبُ (۸۰)=۳۸۸

علم کی زیادتی کیلئے

یَا حَکِیْمُ (۱۷۸) یَا بَاعِثُ (۵۷۳)=۷۵۱

دعا کی قبولیت کیلئے

یَا سَمِیْعُ (۱۸۰) یَا مُجِیْبُ (۵۵)=۲۳۵

خاتمہ بالخیر کیلئے

یَا مُؤَخِّرُ (۸۴۶) یَا اٰخِرُ (۸۰۱)=۱۶۴۷

عذابِ قبر سے تحفظ کے لئے

یَا بَارِئُ (۲۱۳) یَا وَکِیْلُ (۶۶)=۲۷۹

حشر کی گرمی سے بچنے کیلئے

يَا رَحِيْمُ (۲۵۸) يَا كَرِيْمُ (۲۷۰)=۵۲۸

شفاعت نصیب ہونے کیلئے

يَا حَسِيْبُ (۸۰) يَا تَوَّابُ (۴۰۹)=۴۸۹

دخولِ جنت کیلئے

يَا عَفُوُّ (۱۵۶) يَا رَافِعُ (۳۵۱)=۵۰۷

حصولِ دولت کیلئے

يَا غَنِيُّ (۱۰۶۰) يَا مُغْنِيُ (۱۱۰۰)=۲۱۶۰

ہر کام ہونے کیلئے

يَا حَيُّ (۱۸) يَا قَيُّوْمُ (۱۵۶)=۱۷۴

غلبہ کیلئے

يَاقَوِيُّ (۱۱۶) يَا عَزِيْزُ (۹۴)=۲۱۰

دوکان چلنے کیلئے

يَا فَتَّاحُ (۴۸۹) يَا رَزَّاقُ (۳۰۸)=۷۹۷

خواصِ قصیدہ بردہ شریف

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعاً عَلٰى طَلَلٍ وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

ترجمہ: اگر تجھے محبت نہ ہوتی تو کھنڈروں پر آنسو نہ بہاتا اور نہ بان و پہاڑ کی یاد سے جاگتا رہتا۔

ضعف قلب اور تنگیٔ نفس کے لئے یہ شعر مبارک حروف مقطعات میں سیب پر لکھ

کر کھلائیں، چند روز کھلانے سے صحت ہوگی اور اگر شیشہ کے برتن پر شعر لکھا جائے اور دھو کر پلایا جائے تو ضیق النفس کے لئے عجیب الاثر ہے۔

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبّاً بَعْدَ مَاشَهِدَتْ بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

ترجمہ: تو کس طرح انکار کرسکتا ہے محبت کا جب کہ اس محبت پر تیری اشکباری اور قلب کی بیماری معتبر شاہد ہیں۔

برائے قضائے حاجات وحصول مراد تین بار یہ شعر پڑھ کر کام شروع کرے، ان شاءاللہ حاجت ومقصد پورا ہو جائیگا۔

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِىْ وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ترجمہ: ہاں رات کی سیر میں اس محبوب کا خیال آیا اور اس نے مجھے بے چین کر دیا شب بھر بے خواب رہا اور محبت کے اندر لذتیں ماری جاتی ہیں الم مہاجرت سے۔

(۱) اگر اپنی زوجہ کی طرف سے کسی رازِ مخفی کا وہم ہو تو اس شعر کو لیموں کے پتے پر لکھ کر جب کہ وہ سو رہی ہو، اس کی بائیں چھاتی پر رکھیں تو وہ سوتے ہوئے سب کچھ ظاہر کر دے گی۔

(۲) اگر کسی پر چوری کا شبہ ہو تو شعر مذکور مینڈک کی رنگی ہوئی کھال پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور اس سے سوال کرے، وہ دہشت زدہ ہو کر فوراً اقرارِ جرم کرلے گا۔

مَحَّضْتَنِى النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُزَّالِ فِىْ صَمَمٖ

ترجمہ: تو نے مجھے بے غرض نصیحت کی لیکن میں اسے سننے والا نہیں اس لئے کہ عاشق نکتہ چینی اور اعتراض کی آواز سے بہرا ہوتا ہے۔

خطرناک دشمن کے لئے گول کاغذ پر دائرہ کی شکل میں لکھ کر اپنے عمامہ کے اندر

رکھے اور پیشانی کی طرف یہ شعر رہے، ان شاء اللہ دشمن ذلیل ہو اور خود اس کے شر سے محفوظ رہے۔

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَئَتْ مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

ترجمہ: اور بہا آنسوؤں کو اس آنکھ سے جو حرام چیزوں کے مشاہدہ سے پُر ہو چکی ہے اور پشیمان ہو کر ایسے افعالِ شنیعہ سے پرہیز کرنے کو لازم پکڑ۔

خطرناک دشمن کے لئے گول کاغذ پر دائرہ کی شکل میں لکھ کر اپنے عمامہ میں اس طرح رکھے کہ پیشانی کی طرف یہ نقش رہے، ان شاء اللہ عزوجل دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر مطالعۂ کتب سے جی گھبرائے اور مضمون کتاب سمجھ نہ آئے تو یہ شعر ایک سو انیس بار ۱۱۹ پڑھ کر مطالعہ کرے ان شاء اللہ کتاب حل ہوگی۔

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْماً وَّلَا حَكَماً فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

ترجمہ: اور نہ پیروی کر نفس و شیطان کی، فریقِ مخالف بنیں یا منصف تو فریقِ مخالف اور منصف کے دھوکے اور فریب سے واقف ہے۔

گناہوں کی عادت چھڑانے کے لئے یہ عمل عجب الاثر ہے، یہ شعر ایک کاغذ پر بعد نماز جمعہ لکھ کر گلاب کے عرق سے دھو کر پلائیں اور اسی جگہ رو بقبلہ بٹھائیں اور خشوع و خضوع سے بارگاہ الٰہی میں دعائے توفیق توبۃ النصوح کرائیں، عصر و مغرب وہاں ہی پڑھی جائے عشاء تک اسی طرح صلوۃ وسلام بخشوع وخضوع پڑھا جائے، تو ان شاء اللہ ہر قسم کے کبائر سے محفوظ رہے۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ترجمہ: وہی حبیب لبیب ہیں کہ امید کی گئی ہے ان کی شفاعت کی ہر شدت و

مصیبت میں، شدتوں اور مصیبتوں سے جو سختی کے ساتھ ان کے غلاموں پر نازل ہو چکی ہیں۔

دینی و دنیوی حاجتوں کے لئے یہ شعر مبارک ایک مجلس میں ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) مرتبہ مع اول و آخر درود و قصیدہ گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ ان شاء اللہ ایک ہی مجلس کے پڑھنے سے مراد پوری ہو اور اگر اتنی مقدار نہ پڑھ سکے تو میرا تجربہ ہے کہ ہر وقت پڑھتا رہے، تو بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا، بفضلہٖ تعالیٰ مراد پوری ہوتی ہے۔

مقدمہ، انٹرویو (*Interview*) یا امتحان میں کامیابی

مقدمہ، انٹرویو (*Interview*) یا امتحان میں کامیابی کی صورت میں اسی تاریخ، اسی دن ''سورۃ التغابن'' (پارہ ۲۸) گیارہ مرتبہ پڑھ کر جائے، ان شاء اللہ عزوجل بہترین کامیابی نصیب ہوگی۔

ہر آزمائش و امتحان میں کامیابی کے لئے

وظیفہ (سورۂ فتح)

کسی کام میں فتح و کامیابی مقصود ہو تو اکتالیس بار ''سورۂ فتح'' (پارہ ۲۶) پڑھ کر اس کام کو شروع کرے تو ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

ہر جائز کام میں کامیابی کے حصول کیلئے وظائف

(۱) ''یَا مُتَكَبِّرُ'' کسی بھی کام کی ابتداء میں پڑھنے سے کامیابی حاصل ہوگی۔

(۲) دل میں مقصد کا خیال رکھ کر ''یَا لَطِیْفُ'' ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں، کامیابی حاصل ہوگی۔

(۳) (یَا عَلِیُّ) جو ہمیشہ اس کو پڑھتا رہے اور اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے اسے

رتبہ کی بلندی، خوشحالی، اور مقصد میں کامیابی ملے گی۔

(۴) "یَا مُقِیْتُ" ۷ مرتبہ پڑھ کر خالی آب خورے (پیالہ) پر دم کرے، پھر اس میں پانی پیئے کامیابی حاصل ہوگی۔

ہر کام میں آسانی اور کامیابی کیلئے

ذہن تیز کرنے، حافظہ مضبوط کرنے اور زبان کی لکنت دور کرنے کے لئے روزانہ فجر کے بعد ۲۱ مرتبہ

"رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ O وَیَسِّرْ لِیْ أَمْرِیْ O
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ O یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ" O

ترجمہ: اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرمادے، اور میرا کام میرے لئے آسان فرمادے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات (آسانی سے) سمجھ سکیں۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت ۲۵ تا ۲۸)

علم وعمل اور قوّتِ حافظہ کے وظائف

(۱) ہر فرض نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ "یَا رَحْمٰنُ" کا ورد کرنے سے قوت حافظہ کے ساتھ ساتھ خشوع وخضوع سے دل سرشار ہوتا ہے اور ہر قسم کی غفلت اور سستی دور ہوتی ہے۔

"یَا عَلِیُّ یَا عَلِیْمُ" روزانہ کسی بھی نماز کے بعد ۱۴۱ مرتبہ پڑھنا بہتر ہے۔ علم ومعرفت اور حکمت کے فیضان عطا ہوں گے۔

بچے پڑھائی سے بھاگتے ہوں تو

"یَا عَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ" ۱۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے ذہن تیز ہوتا ہے، جو بچے پڑھائی سے بھاگتے ہیں یہ وردان کو باداموں پر دم کرکے کھلادیں۔

علم وحکمت کے دروازے کھولنے کے وظائف

(۱) "یَا عَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ" بکثرت پڑھنے والے کے لئے علم وحکمت کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔

(۲) روزانہ رات کو سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر ۱۰۱ مرتبہ "یَا بَاعِثُ" کا ورد کرنے سے دل علم وحکمت سے بھر جائے گا۔

(۳) حصولِ علم وحکمت کے لئے روزانہ ۱۴۱ ۳ مرتبہ بعد نمازِ عصر "یَا بَدِیْعُ" کا ورد کریں۔

(۴) جو فجر کے بعد (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ "یَا سَلَامُ" پڑھے گا وہ صاحبِ علم ہوجائے گا۔

(۵) "یَا حَکِیْمُ" علم کی زیادتی اور حکمت کے دروازے کھولنے کے لئے آدھی رات میں یہ اسم ۱۴۱ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھا جائے تو ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

بچہ صاحبِ علم کیسے بنے؟

وظیفہ

"یَا عَلِیْمُ" اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے چالیس روز تک نہار منہ پلانے سے بچہ صاحبِ علم اور اس کا حافظہ روشن ہوگا۔

کند ذہن کا علاج

کند ذہن کو روشن ذہن کرنے کے لئے سات روز یا گیارہ روز یا اکیس روز تک صبح نہار منہ تازہ روٹی پکا کر اس پر شہادت کی انگلی سے سات مرتبہ "یَا اَللّٰہُ" لکھ کر کھلائیں۔

امتحان میں نتیجہ حسبِ مراد

اگر کسی طالب علم کو نتیجہ برا آتا معلوم ہو تو گیارہ سو گیارہ مرتبہ "یَا حَسِیْبُ" تین دن تک ایک وقت میں باوضو قبلہ رخ ہو کر پڑھے ان شاء اللہ نتیجہ حسب مراد ہوگا۔

علم میں زیادتی کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً

اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔ (سورۂ طٰہٰ، پارہ ۱۶ آیت ۱۱۴)

گمشدہ شخص یا چیز کی واپسی کے وظائف

(۱) "یَا مُبْدِئُ، یَا مُعِیْدُ" ۷ دن تک روزانہ ۷۰ مرتبہ گھر کے چاروں طرف پڑھیں۔ ان شاء اللہ وہ شخص سات روز میں صحیح سلامت واپس مل جائیگا۔

(۲) روزانہ ۱۴۱ بار "یَا اَللّٰہُ ، یَا رَقِیْبُ" پڑھ کر اپنے گھر کے دروازے پر انگلی سے اشارہ کریں۔

(۳) روزانہ ۵۰۰ بار "یَا جَامِعُ" پڑھیں۔

(۴) روزانہ رات کو سوتے وقت ۵۱ مرتبہ پڑھیں۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

ترجمہ: "بے شک ہم بھی اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں"۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۶)

گمشدہ کو پانے اور قید سے جلد رہائی پانے کے لئے

(۵) قید سے نجات کے لئے اور گمشدہ کیلئے "یَا حَقُّ" ۱۰۰ مرتبہ یا ۱۰۰۰

مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اس کے ساتھ ۱۰۰ مرتبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ" بھی پڑھیں دیگر فوائد بھی ملیں گے۔

(۶) سورۃ الضحیٰ ۱۴ بار روزانہ ۳، ۷، یا ۱۱ دن تک پڑھیں۔

(۷) گمشدہ بچہ کے لئے ۵۰۰۰ بار "یَا خَالِقُ" پڑھیں۔

(۸) " اَللّٰھُمَّ رُدَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (لڑکے کا نام مع والدہ کے نام) بِخَیْرِ حُرْمَۃِ اِنَّہٗ ھُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ۔ ۱۹۳ بار روزانہ اول و آخر، ۱۱ مرتبہ درود شریف بعد نمازِ عشاء والدین پڑھیں۔

گمشدہ بچہ ملنے کا مجرّب وظیفہ

(۹) بیٹے کو واپس بلانے کے لئے " اَللّٰھُمَّ رُدَّ اِلَیَّ وَلَدِیْ بِالْخَیْرِ بِحُرْمَۃِ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤی اُمِّكَ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُھَا وَلَا تَحْزَنَ"۔

یہ عمل سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے پڑھا تھا جب کہ آپ کئی سال کے لئے والدہ سے بچھڑ گئے تھے، بہتر ہے کہ ماں اس عمل کو پڑھے۔

(۱۰) " یَا حَفِیْظُ" ۱۱۹ بار پڑھے اور اسی تعداد میں " یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ " (سورۂ لقمان، آیت ۱۶) ۳ روز، ۷ روز، ۲۱ روز متواتر پڑھیں، ان شاء اللہ چوری کیا ہوا مال مل جائے گا۔

(۱۱) چوکور کاغذ کے چاروں کونوں پر " اَلْحَقُّ " لکھے پھر سحر کے وقت کاغذ ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف بلند کرے اور دعا کرے تو ان شاء اللہ عزوجل گم شدہ شخص یا سامان محفوظ مل جائے گا۔

(۱۲) ''یَا مُجِیْبُ'' لکھ کر جو اس کا تعویذ گلے میں ڈالے تو گمشدہ چیز اس کو مل جائے گی۔

(۱۳) جو قید میں ہو اس کو چاہیئے کہ اس اسم کو کثرت سے پڑھے کہ یہ خلاصی پانے کا ذریعہ ہے۔

گمشدہ چیز کے ملنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ۝

وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝

''اے اللہ! اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں''۔ (ابراھیم، آیت ۳۸)

قید سے رہائی کیلئے

''سورۂ جن''

کوئی شخص قید میں ہو تو اس سورہ کو پڑھے اسے رہائی نصیب ہو جائے گی۔

چوری شدہ مال واپس حاصل کرنے کیلئے

أَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترجمہ: ''اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے''۔ (سورۂ انبیاء، پارہ ۱۷، آیت ۸۳)

فضیلت: اگر چوری شدہ مال واپس نہ ملتا ہو اور نہ ہی کوئی نشان ملتا ہو تو اس آیت کو ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اسی جگہ قبلہ رخ ہو کر سو جائیں، اسی طرح سات روز تک عمل کریں خواب میں مال کا نشان اور پتہ مل جائے گا۔

بچہ کی ولادت میں آسانی کے لئے

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الاتقان'' میں محدّث ابن السنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ جب فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو وضع حمل کا وقت قریب ہوتا رسول اللہ ﷺ (سورۂ اعراف کی آیت ۵۴)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ قف یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا لا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اور معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) لکھ کر عنایت فرما دیا کرتے تھے۔ جس سے وضع حمل میں آسانی ہو جایا کرتی تھی۔

آسانیٔ وضعِ حمل کیلئے

علّامہ قرطبی علیہ رحمۃ نے ''تفسیر قرطبی'' میں (ج ۱۶ ص ۲۲۲ طبع دار الشعیب) اور علّامہ صاوی علیہ رحمۃ نے ''حاشیہ صاوی علی تفسیر جلالین'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل فرمائی ہے:

اِذَا عَسَرَ عَلَی الْمَرْاَةِ وَلَدُهَا تَكْتُبُ الْاٰیَتَیْنِ وَالْكَلِمَتَیْنِ فِیْ صَحِیْفَةٍ ثُمَّ تَغْسِلُ وَتُسْقِیْ مِنْهَا وَهِیَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْن صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب عورت کو بچہ کی ولادت میں مشکل ہوتو وہ ان دو آیتوں اور دو کلموں کو کاغذ پر لکھے، پھر غسل کرے اور اسے پانی میں گھول کر پی لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ۔ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحَاهَا۔

(ج ۳ ص ۲۹۰ طبع مکتبہ غوثیہ، کراچی)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ”خصائص کبریٰ“ میں ج ۲ ص ۹۸ پر نقل فرماتے ہیں:

هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةٌ فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ رَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَ رُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ (اَلْاَصْنَامِ) وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ تُقْلَبُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تُفَرَّقُ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ

خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

احادیث مبارکہ سے ماخوذ دعائیں

عفو وسلامتی اور طلب مغفرت کے لئے دعائیں

”اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ! نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔“

”اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے، اے اللہ! مجھے خطاؤں سے یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے“۔ (بخاری، الصحیح، ۱: ۲۵۹، کتاب صفۃ الصلوٰۃ، رقم: ۷۱۱)

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ“۔

”اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے مجھے اپنی بارگاہ سے بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے“۔

(بخاری الصحیح، ۱: ۲۸۶ کتاب صفۃ الصلوٰۃ، رقم: ۷۹۹)

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَ مَالِيْ“

”اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں عفو اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں“۔ (ابوداؤد، السنن، ۴: ۳۱۸، کتاب الادب، رقم: ۵۰۷۴)

”اَللّٰهُمَّ! لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ

"أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ
وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَآ إِلٰهَ لِيْ غَيْرُكَ"۔

"اے اللہ! میں تیرا ہی تابع فرمان ہوا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع ہوا اور تجھی سے میں نے انصاف چاہا اور تجھی کو حاکم مانا تو مجھے بخش دے وہ لغزشیں جو مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو میں نے چھپ کر کیا اور جن کو میں نے علانیہ کیا تو ہی میرا معبود ہے میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

(بخاری، الصحیح، ۶: ۲۶۸۹، کتاب التوحید، رقم: ۶۹۵۰)

"اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ،
اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ"۔

"اے اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ اے اللہ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

(ابوداود، السنن، ۴: ۳۲۴ کتاب الادب رقم: ۵۰۹۰)

"اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"

"اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے"۔ (ترمذی الجامع الصحیح، ۵: ۵۳۴ ابواب الدعوات رقم: ۳۵۱۳)

"اَللّٰهُمَّ أَغْنِنِيْ بِالْعِلْمِ وَزَيِّنِّيْ بِالْحِلْمِ
وَأَكْرِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَجَمِّلْنِيْ بِالْعَافِيَةِ"

"اے اللہ! مجھے علم کی دولت سے مالا مال فرما دے حِلم (بردباری) سے مزین کر دے تقویٰ کے ساتھ عزت بخش دے اور عافیت و سلامتی کے ساتھ آراستہ فرما"۔

(دیلمی، الفردوس، ۱: ۴۶۹ رقم: ۱۹۰۶)

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِيْ
وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ
لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ"۔

"اے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ معاف فرما دے اور مجھے بلند کر اور میری کمی کی تلافی کر اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت دے بے شک اچھے اخلاق کی صرف تو ہی ہدایت دے سکتا ہے اور برے اعمال اور برے اخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے"۔ (طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۳۶۵ رقم: ۶۱۰)

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ"

"اے اللہ! میری خطا جہل اور کسی بھی معاملے میں کمی بیشی کو معاف فرما دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے"۔ (بخاری الصحیح، ۵: ۲۳۵۰ کتاب الدعوات رقم: ۶۰۳۶)

دین و ایمان پر ثابت قدمی کے لئے دعائیں

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ
وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا
صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ"۔

"اے اللہ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، تیری نعمت پر شکر، حُسنِ عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے یقینا تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے"۔

(ترمذی الجامع الصحیح، ۵: ۴۷۶ ابواب الدعوت رقم: ۳۴۰۷)

''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ ''

''اے اللہ! میں تجھ سے تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور میں تمام برائیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہی ہاتھ میں ہیں''۔ (حاکم المستدرک، ۱:۷۰۶رقم:۱۹۲۴)

''اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَ عَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ''۔

''اے اللہ! تو نے جو علم مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور مزید نفع بخش علم عطا فرما اور میرے علم میں اضافہ فرما، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں عذاب والوں کی حالت میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں''۔ (ترمذی الجامع الصحیح، ۵:۵۷۸ابواب الدعوات رقم:۳۵۹۹)

''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِيْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِيْ
طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ''۔

''اے اللہ! اپنے ذکر کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی اور اپنے رسول (ﷺ) کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق عطا فرما''۔
(طبرانی المعجم الاوسط، ۵:۲۸۹رقم:۵۳۴۱)

''اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ
الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ
الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ''۔

''اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے جو میرے معاملے کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس سے میری روزی وابستہ ہے اور میری آخرت کو درست

کر دے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنا اور میری وفات کو ہر شر سے میرے لئے راحت بنا دے''۔
(صحیح مسلم، ۴:۲۰۸۷ کتاب الذکر والدعا، رقم:۲۷۲۰)

''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ
وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ''

''اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، حُسنِ خلق اور رضا بہ تقدیر ہونے کا سوال کرتا ہوں''۔ (بخاری الأدب المفرد، ۱:۱۵۱رقم:۳۰۷)

''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَ نَجَاحًا
يَتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا''۔

''اے اللہ! میں تجھ سے صحت ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ اور ایسی نجات جس کے پیچھے فلاح ہو اور تیری رحمت اور عافیت، مغفرت اور تیری خوشنودی چاہتا ہوں''۔ (حاکم المستدرک، ۱:۷۰۴رقم:۱۹۱۹)

''اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ
عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَأَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ''۔

''اے اللہ! ہر تنگی کو اپنے لطف و کرم سے مجھ پر آسان فرما دے پس بے شک ہر مشکل کو آسان کرنا تیرے لئے آسان ہے میں تجھ سے دنیا و آخرت میں آسانی اور عفو و درگزر کا سوال کرتا ہوں''۔ (طبرانی المعجم الاوسط، ۲:۶۱رقم:۱۲۵۰)

''رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ
حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ''۔

''اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال،

میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قائم رکھ، میری زبان کو درست رکھ، میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے‘‘۔

(ترمذی الجامع الصحیح، ۵: ۵۵۴، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۵۱)

’’اَللّٰھُمَّ! اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ‘‘۔

’’اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کے انجام کو حسین بنا دے اور ہمیں دنیا کی ندامت اور عذابِ آخرت سے بچا‘‘۔ (احمد بن حنبل المسند، ۴: ۱۸۱)

’’رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ‘‘۔

’’اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما‘‘۔

(ترمذی الجامع الصحیح، ۵: ۵۵۴، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۵۱)

پاکیزگی اخلاق واحوال کے لئے دعائیں

’’اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا‘‘۔

’’اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت ڈال اور ہمارے درمیان صلح وصفائی رکھ اور

ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اجالے سے اندھیرے کی طرف جانے سے بچا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں، ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں ہمیں برکت دے اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا بنا۔ اپنا ثناء خواں وقائل اور یہ نعمت ہم پر پوری فرما‘‘۔ (ابوداؤد، السنن، ۱: ۲۵۴ کتاب الصلوۃ رقم: ۹۶۹)

’’اَللّٰھُمَّ! طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ‘‘۔

’’اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک فرما اور میرے عمل کو رِیاء سے میری زبان کو جھوٹ سے اور آنکھوں کو خیانت سے پاک فرما دے۔ بے شک تو ہی آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور دلوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے‘‘۔

(حکیم ترمذی نوادر الاصول فی احادیث الرسول، ۲: ۲۲۷)

’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَسْاَلَۃِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیَاۃِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَہٗ وَجَوَامِعَہٗ وَاَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ وَظَاھِرَہٗ وَبَاطِنَہٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ آمِیْنَ‘‘۔

’’اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعاء، بہترین کامرانی، بہترین عمل، بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت مانگتا ہوں تو مجھے (حق پر) ثابت قدم رکھ اور میری (نیکیوں کی) ترازو (کا پلہ) بھاری کر دے اور میرے ایمان کو محکم (و مضبوط) کر دے اور میرے درجات بلند کر دے اور میری نماز قبول فرما اور میری خطاؤں کو

معاف کردے اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

''اے اللہ! میں تجھ سے خیر وخوبی کی ابتداؤں کا اور خیر وخوبی کی انتہاؤں کا اور جامع خیر وخوبی کا اور اول وآخر اور ظاہر وباطن خیر کا اور جنت میں اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں''۔ آمین (حاکم، المستدرک، ۱:۷۰۱، رقم: ۱۹۱۱)

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ خَیۡرَ مَا اٰتِیۡ وَخَیۡرَ مَا اَفۡعَلُ وَخَیۡرَ مَا اَعۡمَلُ وَخَیۡرَ مَا بَطَنَ وَخَیۡرَ مَا ظَھَرَ وَالدَّرَجَاتِ الۡعُلٰی مِنَ الۡجَنَّۃِ'' آمین۔

''اے اللہ! میں ہر اس چیز کی خیر کا جو میں اختیار کروں اور ہر اس کام کی خیر کا جو میں کروں اور ہر اس کام کی خیر کا جو میں اختیار کروں اور جو ظاہر ہے اس کی خیر کا اور جو پوشیدہ ہے اس کی خیر کا اور جنت میں بلند درجات کا تجھ سے سوال کرتا ہوں آمین''۔

(حاکم، المستدرک، ۱:۷۰۱، رقم: ۱۹۱۱)

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ اَنۡ تَرۡفَعَ ذِکۡرِیۡ وَتَضَعَ وَتُصۡلِحَ اَمۡرِیۡ
وَتُطَھِّرَ قَلۡبِیۡ وَتُحَصِّنَ فَرۡجِیۡ وَتُنَوِّرَ قَلۡبِیۡ وَتَغۡفِرَ لِیۡ ذَنۡبِیۡ۔
وَاَسۡاَلُکَ الدَّرَجَاتِ الۡعُلٰی مِنَ الۡجَنَّۃِ آمین''۔

''اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند کردے اور میرا بوجھ ہلکا کردے اور میرا ہر کام درست کردے اور میرا دل پاک کردے اور تو میری شرمگاہ کی حفاظت کر اور تو میرے دل کو روشن کردے اور میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ درجات کی دعا بھی کرتا ہوں''۔ آمین۔ (حاکم، المستدرک، ۱:۷۰۱، رقم: ۱۹۱۱)

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ اَنۡ تُبَارِکَ لِیۡ فِیۡ نَفۡسِیۡ وَفِیۡ سَمۡعِیۡ وَفِیۡ بَصَرِیۡ
وَفِیۡ رُوۡحِیۡ وَفِیۡ خُلُقِیۡ وَفِیۡ اَھۡلِیۡ وَفِیۡ مَحۡیَایَ وَفِیۡ مَمَاتِیۡ وَفِیۡ عَمَلِیۡ
فَتَقَبَّلۡ حَسَنَاتِیۡ وَاَسۡاَلُکَ الدَّرَجَاتِ الۡعُلٰی مِنَ الۡجَنَّۃِ آمین''۔

''اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرے کانوں میں، میری آنکھوں میں، میری روح میں، میرے جسم میں، میرے اخلاق میں، میرے گھر بار میں، میری (پوری) زندگی میں، میری موت میں اور میرے ہر عمل میں میرے لئے برکتیں عطا فرما دے تو میری نیکیوں کو قبول فرمالے میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ وارفع درجات کی دعا کرتا ہوں آمین''۔ (حاکم المستدرک، ۱:۷۰۱، رقم: ۱۹۱۱)

روزمرہ کے معمولات کے لئے دعائیں

{۱} سونے کے وقت کی دعا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور (ﷺ) رات کو جب استراحت فرماتے تو یہ دعا کرتے ''اَللّٰھُمَّ بِاسۡمِکَ اَمُوۡتُ وَاَحۡیَا''۔

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام پر مرتا ہوں اور تیرے ہی نام پر جیتا ہوں''۔

(صحیح بخاری، ۵:۲۳۲۶، ۲۳۲۷، کتاب الدعوات، رقم: ۵۹۵۳، ۵۹۵۵)

{۲} بیدار ہونے کے بعد کی دعا

بیدار ہوتے وقت آپ (ﷺ) یہ دعا مانگتے ''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ''۔

''اللہ تعالیٰ کے لئے حمد وشکر ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور قبر سے اٹھ کر اسی کی طرف جانا ہے۔ (بخاری الصحیح، ۵:۲۳۲۶، ۲۳۲۷، کتاب الدعوات رقم: ۵۹۵۳، ۵۹۵۵)

{۳} بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعاء

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور (ﷺ) جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ''۔

’’اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبث اور خبائث سے (یعنی شیاطین کے ذکور واناث سے)‘‘۔ (بخاری الصحیح، ۱: ۶۶ کتاب الوضوء رقم: ۱۴۲)

{۴} بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور (ﷺ) جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ‘‘۔

’’اللہ رب العزت کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور عافیت بخشی‘‘۔ (ابن ماجہ، السنن، ۱: ۱۱۰ کتاب الطہارۃ، رقم: ۳۰۱)

{۵} مسجد میں داخل ہونے کی دعا

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور (ﷺ) مسجد میں داخل ہونے کے وقت کہتے تھے ’’بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ‘‘۔

’’میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے‘‘۔ (ابن ماجہ، السنن، ۱: ۲۵۳ کتاب المساجد، رقم: ۷۷۱)

{۶} مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

’’اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ‘‘

’’اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں‘‘۔

(مسلم، الصحیح، ۱: ۴۹۴، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۷۱۳)

{۷} بازار میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور (ﷺ) بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے ’’بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً‘‘۔

’’اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار میں اور جو اس بازار میں ہے خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس (بازار) اور جو اس بازار میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں! اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس سے کہ میں اس (بازار) میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا کوئی گھاٹے کا معاملہ کروں‘‘۔

(حاکم، المستدرک، ۱: ۷۲۳، رقم: ۱۹۷۶)

{۸} نیا کپڑا پہننے کے وقت کی دعاء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور (ﷺ) جب نیا کپڑا پہنتے تو کپڑے کا نام مثلاً عمامہ قمیص یا چادر وغیرہ لے کر یہ دعا مانگتے ’’اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ مَا صُنِعَ لَهٗ‘‘۔

’’اے اللہ! تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے، میں تجھ سے اس بھلائی کا اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس شر سے اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں‘‘۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۲۳۹ کتاب لباس، رقم: ۱۷۶۷)

{۹} آئینہ دیکھنے کے وقت کی دعا

حضور (ﷺ) جب آئینہ میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ"۔

"تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری صورت و سیرت کو خوب بنایا اور میرے علاوہ جو (اعضاء) دوسروں کے عیب دار بنائے"۔ (بیہقی، شعب الایمان، ۴: ۱۱۱، رقم: ۴۴۵۹)

{۱۰} پہلی رات کا چاند دیکھنے کے وقت کی دعا

حضور (ﷺ) جب ہلال (پہلی رات کا چاند) دیکھتے تو فرماتے "اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ"۔

"اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی و اسلام اور ہر اس عمل کی توفیق کے ساتھ نکال دیجئے جو تجھے محبوب ہو اور جس سے تو راضی ہو (اے چاند) ہمارا اور تمہارا پروردگار اللہ ہے"۔ (ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۷۱، رقم: ۸۸۸)

رزق میں برکت اور غناء قلب کی دعائیں

(۱): "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ"۔

"اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے۔ میرے گھر کو وسعت عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما"۔ (ابویعلی، المسند، ۱۳: ۲۵۷، رقم: ۷۲۷۳)

(۲): "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ"۔

"اے اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور مجھے اپنے فضل و کرم سے

اپنے ماسواء دوسروں سے بے نیاز کردے"۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۶۰، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۶۳)

(۳): "اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی"۔

"اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غناء کا سوال کرتا ہوں۔

(مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۸۷، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۷۲۱)

(۴): "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْیَاءِ إِلَیَّ وَاجْعَلْ خَشْیَتَكَ أَخْوَفَ الْأَشْیَاءِ عِنْدِیْ وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ إِلٰی لِقَائِكَ وَإِذَا أَقْرَرْتَ أَعْیُنَ أَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَاهُمْ فَأَقْرِرْ عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِكَ"۔

"اے اللہ! تو اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے محبوب تر بنا دے۔ اپنی خشیت کو تمام اشیاء کے خوف سے بڑھ کر نصیب فرما اور تو اپنی ملاقات کے شوق کے بدلے مجھے دنیوی حاجات سے بے نیاز فرما دے اور جب تو دنیاداروں کی نظروں کو ان کی دنیا سے بھرے تو میری نظر کو اپنی عبادت کے ذوق سے بھر دے"۔ (دیلمی، الفردوس، ۱: ۴۸۰، ۴۸۱، رقم: ۱۹۶۵)

(۵): "اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا"۔

"اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں"۔ (ابن ماجہ، السنن، ۱: ۲۹۸، کتاب اقامۃ الصلوۃ، رقم: ۹۲۵)

(۶): "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَإِنَّهٗ لَا یَذِلُّ إِلَّا مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ"۔

”اے اللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت دے، عافیت یافتہ لوگوں میں مجھے عافیت دے، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا، جو رزق تو مجھے دیتا ہے اس کو بابرکت فرما دے، تقدیر کے شر سے محفوظ رکھ، بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا جس کو تو نے دوست بنایا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا، اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند ہے“۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۲: ۳۲۸، ابواب الصلوٰۃ، رقم: ۴۶۴)

(۷): ”اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تُنْقِصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا“۔

”اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما، کم نہ دے، ہمیں عزت دے، ذلیل نہ کر، ہمیں عطا فرما، محروم نہ رکھ، ہمیں چن لے اور ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن، ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو“۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۲۶، ابواب التفسیر، سورہ المومنون، رقم: ۳۱۷۳)

(۸): ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ“۔

”اے اللہ! تو میرے (بڑھاپے) میں اور اخیر عمر میں زیادہ فراخ روزی مجھے عطا فرما“۔ (حاکم، المستدرک، ۱: ۷۲۶، رقم: ۱۹۸۷)

(۹): ”اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ“۔

”اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار! اے ہمارے پروردگار اور ہر

چیز کے پروردگار دانہ اور گٹھلی کے چیرنے والے اور اگانے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے نازل فرمانے والے، ہر شر رساں چیز کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اے اللہ تو سب سے پہلے ہے پس تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی سب سے آخر میں ہے پس تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی سب سے ظاہر ہے پس تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو چھپا ہوا ہے پس تیرے سوا کچھ نہیں میرا قرض ادا فرما اور مفلسی دور کر کے مجھے غنی کر دے“۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۴۷۲، ابواب الدعوات، رقم: ۳۴۰۰)

(۱۰): ”اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ“۔

اے اللہ! فکر مندی دور فرمانے والے، غم کے مٹانے والے، جو لوگ مجبور حال ہوں ان کی دعاؤں کے قبول فرمانے والے، دنیا اور آخرت میں بہت مہربانی فرمانے والے، تو ہی مجھ پر رحم فرماتا ہے پس تو مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ جس کے ذریعے تو مجھے دوسروں کے رحم کرنے سے بے نیاز فرما دے“۔ (حاکم، المستدرک، ۱: ۶۹۶، رقم: ۱۸۹۸)

نقصان دہ احوال سے پناہ کے لئے دعائیں

(۱۱) ”اَللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ“۔

”اے اللہ! میں سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زیادہ بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔ (بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۴۳، کتاب الدعوات، رقم: ۶۰۱۰)

(۱۲): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ''۔

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(بخاری، الصحیح، ۱: ۴۶۳، کتاب الجنائز، رقم: ۱۳۱۱)

(۱۳): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا''۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور ان دعاؤں سے جو قبول نہ کی جاتی ہوں''۔

(مسلم الصحیح، ۴: ۲۰۸۸، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۷۲۲)

(۱۴): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّیْ''۔

''اے اللہ! میں آنکھ، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۲۳ ابواب الدعوات، رقم: ۳۴۹۲)

(۱۵): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ''۔

اے اللہ! میں بُرے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۷۵ ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۹۱)

(۱۶): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ''۔

اے اللہ! میں نے جو کام کئے ہیں ان کے شر سے اور جو کام میں نے نہیں کئے ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ (مسلم، الصحیح، ۴: ۲۰۸۵، کتاب الذکر والدعائ، رقم: ۲۷۱۶)

(۱۷): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ''۔

اے اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے عذاب سے ہی تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی''۔

(الصحیح المسلم، ۱: ۳۵۲، کتاب الصلوۃ، رقم: ۴۸۶)

(۱۸): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ''۔

''اے اللہ! میں کفر، فقروفاقہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(ابن خزیمہ الصحیح، ۱: ۳۶۷)

(۱۹): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ''۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، فقر سے، قلت اور ذلت سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظالم یا مظلوم بنوں''۔ (بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۲، رقم: ۱۲۹۲۹)

(۲۰): ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ''۔

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ برا ساتھی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بہت بری عادت ہے''۔ (ابوداؤد، السنن، ۲: ۹۱، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۱۵۴۷)

(۲۱): "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ"

اے اللہ! میں برے دن، بری گھڑی، برے وقت، برے دوست، برے ہمسایہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۷: ۲۹۴، رقم: ۸۱۰)

دفع آفات وبلیّات اور امن وعافیت کیلئے دعائیں

(۲۳): انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور (ﷺ) کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ (ﷺ) یہ دعا پڑھتے "يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ"۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۵۳۹، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۲۴)

"اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے! اے (تمام مخلوق کو) قائم رکھنے والے! رب تیرے ہی رحمت کے واسطہ سے فریاد کرتا ہوں"۔

(۲۴): ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ حضور (ﷺ) شدت بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھتے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ"۔ (بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۳۶، کتاب الدعوات، رقم: ۵۹۸۶)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا ہے، حلم والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور جو عظمت والے عرش کا رب ہے"۔

(۲۵): "اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (يعنى الذى يريد) وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ اَتْبَاعِهِمْ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ"۔ (طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۵، رقم: ۹۷۹۵)

"اے زمین وآسمان اور عظمت والے عرش کے رب! تو میرے فلاں شخص (متعلقہ شخص کا نام لیں) کے شر سے پناہ دینے والا بن جا اور (اس کے علاوہ دیگر تمام) جن و انس اور ان کے پیروکاروں کے شر سے پناہ دینے والا بن جا (میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ) ان میں سے کوئی بھی مجھ پر زیادتی کرے، تجھ سے پناہ لینے والا (ہمیشہ) غالب ہوتا ہے اور تیری حمد وثناء بہت بڑی ہے اور تیرے سواء کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں"۔

دفع پریشانی کے لئے آپ (ﷺ) نے یہ دعا تلقین فرمائی

(۲۶): "حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ"۔ (عمل الیوم واللیلۃ، ۱: ۴۰۳)

"اللہ ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے"۔

(۲۷): "تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا"۔ (حاکم، المستدرک، ۱: ۶۸۹، رقم: ۱۸۷۶)

"میں نے اس پاک ذات پر بھروسہ کیا جو ہمیشہ سے زندہ ہے جسے کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔ سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے کوئی بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو"۔

(۲۸): "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ" اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ"۔ (طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۱۲۶، رقم: ۳۲۰۲)

"اللہ کے نام کے ساتھ دعا مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ نہایت مہربان اور بہت رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! مجھ سے غم و پریشانی کو دور فرما"۔

''آفات وبلیّات اور پریشانی کو ٹالنے کے لئے اس قرآنی دعا کا کثرت سے پڑھنا مفید ومجرب ہے''۔

(۲۹): ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''۔

(القرآن، الانبیاء، ۲۱:۸۷)

''اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا''۔

(۳۰): ''اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكُهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ''۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۵۴۲)

''اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان اور اس کے (دھوکہ فریب کے) جال سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز سے بھی کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان پر برائی کا الزام لگاؤں (تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے)''۔

(۳۱): ''اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْكَ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ''۔ (ابوداؤد، السنن، ۴:۳۲۴، کتاب الأدب، رقم: ۵۰۹۰)

''اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام معاملات کو درست کر دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

مریض کے لئے دعائیں

{۱}: بخار میں مبتلا ہو تو یہ دعا پڑھے:

''بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ''۔ (الجامع الترمذی، ۴:۴۰۵، ابواب الطب، رقم: ۲۰۷۵)

بزرگ و برتر اللہ کا نام لے کر شِفا چاہتا ہوں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ جو عظیم ہے جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

{۲}: کسی کی آنکھ دکھے تو یہ دعا پڑھے

''اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَاْرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ''۔ (حاکم، المستدرک، ۴:۴۵۹، رقم: ۸۲۷۲)

''اے اللہ! مجھے میری بینائی سے نفع عطا فرما اور میری بینائی کو میری شخصیت کا مظہر بنا اور مجھے میرے دشمن سے انتقام لے کر دکھا اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے مقابلے میں میری مدد فرما''۔

{۳}: مزاج پرسی کے وقت یہ دعا پڑھے

''اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا''۔ (بخاری، الصحیح، ۵:۲۱۴۷، کتاب المرضی، رقم: ۵۳۵۱)

''اے اللہ تکلیف کو دور فرما اے لوگوں کے پروردگار! اس بیمار کو شِفاء دے اور تو ہی شِفاء دینے والا ہے تیری شِفاء کے سوا کوئی شِفا نہیں ایسی شِفاء دے جو ذرا سا مرض بھی نہ چھوڑے''۔

{۴}:"اِمۡسَحِ الۡبَأۡسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا أَنۡتَ"۔ (الصحیح بخاری،۵:۲۱۶۸،کتاب الطب،رقم:۵۴۱۲)

"اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور فرما دے، تیرے دست قدرت میں شِفاء ہے بے شک تیرے سوا کوئی تکلیف کو دور نہیں کرسکتا"۔

{۵}:"بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشۡفِ عَبۡدَكَ وَصَدِّقۡ رَسُوۡلَكَ"۔

(ترمذی، الجامع الصحیح، ۴:۴۱۰، ابواب الطب، رقم:۲۰۸۴)

"اللہ کے نام سے اے اللہ! تو اپنے بندے کو شِفاء دے اور اپنے رسول (ﷺ) (کے قول کی) تصدیق فرما"۔

{۴} مریض کو دم کرنا

(۶):حضور(ﷺ) مریض پر یہ کلمات پڑھ کر تین مرتبہ دم فرماتے تھے "بِاسۡمِ اللّٰهِ أَرۡقِيۡكَ مِنۡ كُلِّ شَيۡئٍ يُّؤۡذِيۡكَ مِنۡ شَرِّ كُلِّ نَفۡسٍ أَوۡ عَيۡنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشۡفِيۡكَ بِاسۡمِ اللّٰهِ أَرۡقِيۡكَ"۔

(مسلم، الصحیح، ۴:۱۷۱۸، کتاب السلام، رقم:۲۱۸۶)

"میں آپ کو ہر ایذاء دینے والی چیز کے شر اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ کے ضرر سے اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں۔ اللہ آپ کو شِفاء دے گا میں آپ کو اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں"۔

(۷):"بِسۡمِ اللّٰهِ أَرۡقِيۡكَ وَاللّٰهُ يَشۡفِيۡكَ مِنۡ كُلِّ دَاءٍ فِيۡكَ مِنۡ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الۡعُقَدِ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ"۔

(ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۱۶۴، رقم:۳۵۲۳)

"اللہ کے نام کے ساتھ! میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے شِفاء عطا فرمائے ہر

اس بیماری سے جو تیرے وجود میں ہے گرہوں میں پھونکنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے"۔

ہر قسم کے جادو اور بندش کی کاٹ کا طریقہ

جمعۃ المبارک کے دن اوّل و آخر سات سات مرتبہ درود شریف درمیان میں سات مرتبہ سورۂ فاتحہ، سات مرتبہ آیۃ الکرسی، سات سات مرتبہ چاروں قل شریف پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں۔

(۸) میت کے لئے دعا

(۸)"اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لَهُ وَارۡحَمۡهُ وَعَافِهٖ عَنۡهُ وَأَكۡرِمۡ نُزُلَهُ وَوَسِّعۡ مَدۡخَلَهُ وَاغۡسِلۡهُ بِالۡمَاءِ وَالثَّلۡجِ وَالۡبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الۡخَطَايَا كَمَا نَقَّيۡتَ الثَّوۡبَ الۡاَبۡيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبۡدِلۡهُ دَارًا خَيۡرًا مِّنۡ دَارِهٖ وَأَهۡلًا خَيۡرًا مِّنۡ أَهۡلِهٖ وَزَوۡجًا خَيۡرًا مِّنۡ زَوۡجِهٖ وَأَدۡخِلۡهُ الۡجَنَّةَ وَأَعِذۡهُ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ عَذَابِ النَّارِ"۔ (مسلم، الصحیح، ۲:۶۶۲، کتاب الجنائز، رقم:۹۶۳)

"اے اللہ! اس (فوت شدہ شخص) کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، اس کو عافیت میں رکھ اور اس کو معاف فرما، اس کی عزت کے ساتھ مہمانی کر، اس کے مدخل (قبر) کو وسیع کر، اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال، اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اس کے (دنیاوی) گھر کے بدلے میں بہتر گھر جنت میں عطا فرما، اس کے (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں بہتر گھر والے عطا فرما اس کی (دنیاوی) بیوی کے بدلے میں اس سے بہتر بیوی عطا فرما، اس کو جنت میں داخل فرما، اس کو عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ"۔

حضور (ﷺ) کی دعائے نور

"اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ لِّيۡ نُوۡرًا فِيۡ قَلۡبِيۡ وَنُوۡرًا فِيۡ قَبۡرِيۡ وَنُوۡرًا مِّنۡ بَيۡنِ يَدَيَّ،

وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَ نُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ
وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ
وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ
اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَأَعْطِنِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا ۔"

"اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میری قبر میں میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پھیلا دے ،اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میری جلد، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے، اے اللہ! میرے لئے نور کو بڑا فرما، مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے"۔ (ترمذی، ۵: ۴۸۲، ابواب الدعوات، رقم: ۳۴۱۹)

جامع دعا

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔"

"اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ خیر وخوبی مانگتے ہیں جو تیرے محبوب نبی محمد (ﷺ) نے تجھ سے مانگی ہے۔ اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے پیارے نبی محمد (ﷺ) نے پناہ مانگی ہے تو ہی مددگار ہے اور تیرے ہی اوپر (ہمیں مقصود تک) پہنچانا ہے اور کوئی طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ کے سوا (میسر) نہیں"۔ (ترمذی، ۵: ۵۳۷، ابواب الدعوات، رقم: ۳۵۲۱)

استخارہ کی فضیلت

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ اِسْتِخَارَتُهُ اللّٰهَ وَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ

بِمَا قَضَاهُ اللّٰهُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کی خوش بختی میں سے اللہ سے خیر طلب کرنا ہے اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا ہے اور ابن آدم کی بدبختی میں سے اللہ سے خیر مانگنے کو چھوڑ دینا ہے اور اللہ کے فیصلے سے ناراض ہونا ہے"۔ (سنن ترمذی، ج ۴ ص ۴۵۵)

جو استخارہ کرے نقصان نہ اٹھائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو استخارہ کرے گا نقصان نہ اٹھائے گا، جو مشورہ کرے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا، جو درمیانی خرچ رکھے گا وہ فقیر نہ ہوگا"۔ (المعجم الاوسط، ج ۶ ص ۳۶۵)

استخارہ صرف مباح اور مستحب کام میں جائز ہے

فیض القدیر میں ہے: مصطفی جان رحمت ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ

حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عام ہے، (یعنی بندہ ہر جائز ومستحب کام سے قبل اس دعا کو پڑھ لے تو دو کاموں میں سے ایک کو منتخب کرنے میں مدد ملے گی۔ اور ان شاء اللہ دل خود ہی خیر وبھلائی کی طرف مائل ہوگا اور اس کام میں برکت بھی ہوگی) اور اس سے خاص صورت مراد ہے۔ (یعنی یہ دعا صرف جائز ومباح اور مستحب کاموں میں پڑھی جائے کیونکہ) واجب اور مستحب عمل کے درمیان استخارہ نہیں۔ اور نہ ہی

حرام اور مکروہ کے چھوڑنے میں استخارہ ہے۔ استخارہ صرف مباح اور مستحب کام کے کرنے پر منحصر ہے۔ جب ان دونوں کاموں میں سے تعارض ہو جائے کہ کس کام سے ابتداء کی جائے یا کس کام پر اکتفاء کیا جائے۔ (فیض القدیر، ج ۵ ص ۵۶۴)

استخارہ کی دعا

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور (ﷺ) ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے آپ (ﷺ) نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا پختہ ارادہ کر لے تو دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡاَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ، اَللّٰھُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ (وتسمیہ باسمہ) خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡهُ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ كَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِهٖ''

اے اللہ! میں تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قوت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں مطلوبہ کام کا نام لیں) میرے دین میں، میرے معاش اور میرے انجام میں، بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ پھر اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام میں برا ہے، تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے

اور بھلائی جہاں کہیں ہو میرے لئے مقدر فرما پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

(بخاری، الصحیح، ۱:۳۹۱، ابواب التطوع، رقم: ۱۱۰۹)

نماز استخارہ میں کون سی سورتیں پڑھیں

مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول و آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ اور دوسری میں قُلۡ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں

وَرَبُّكَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخۡتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الۡخِیَرَةُ ط سُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ۝ وَرَبُّكَ یَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ۝

(پارہ ۲۰، القصص ۶۸، ۶۹)

اور دوسری رکعت میں

وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِیَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ ط وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا ۝

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۶) پڑھے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۷۰)

سات مرتبہ استخارہ کرنا بہتر ہے

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ''اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عزوجل سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اسی میں خیر ہے۔

اور بعض مشائخ کرام رحمہم اللہ السلام سے منقول ہے کہ دعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو جائے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۷۰)

استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری طرح جم نہ چکی ہو۔

(بہار شریعت حصہ ۴، ص ۲۳)

استخارہ کی مختصر دعائیں

حضرت عائشہ صدیقہ بنتِ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعاء فرماتے:

اَللّٰھُمَّ خِرۡ لِیۡ وَاخۡتَرۡ لِیۡ

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے لئے بہتری فرما اور دونوں امروں میں سے بہتر کو منتخب فرما''۔ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۳۵)

اس کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دعا پڑھنے سے ان شاء اللہ عزوجل اس کام میں خیر و برکت ہوگی۔ (یعنی استخارہ کرنے کا موقع نہ ملے تو یہ دعا پڑھ لے ان شاء اللہ عزوجل خود ہی درست راہ کی طرف دل مائل ہوجائے گا اور کام میں برکت بھی ہوگی)۔

حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

اور اگر کام میں جلدی ہو تو پھر یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ خِرۡ لِیۡ وَاخۡتَرۡ لِیۡ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ الۡخِیَرَۃُ

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے لئے بہتر فرما اور دونوں امروں میں سے بہتر کو منتخب فرما۔ اور میرے لئے افضل و بہترین کو متعین فرما''۔

یا پھر یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ خِرۡ لِیۡ وَاخۡتَرۡ لِیۡ وَلَا تَکِلۡنِیۡ اِلٰی اِخۡتِیَارِیۡ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے بہتر فرما اور دونوں امروں میں سے بہتر کو منتخب فرما۔ اور میرے اختیار پر مت چھوڑ۔

اس دعا کو شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ انصاری علیہ رحمۃ نے نقل فرمایا ہے۔
(مرقاۃ المفاتیح، ج ۴ ص ۱۷۴)

حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری مزید فرماتے ہیں:

دینی و دنیاوی امور میں سے کسی خاص کام کے لئے استخارہ کرنا مستحب ہے۔ اور استخارہ کی مختصر دعا وہ ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ اور افضل و اکمل یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے پھر وہ مشہور دعا جو سنّت سے ثابت ہے وہ پڑھے۔ (مرقاہ المفاتیح، ج ۱۵ ص ۲۳۳)

قرآنی آیتوں کے ذریعے استخارہ

تیسری صدی ہجری کے ایک بزرگ حضرت ابو یوسف سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی فارسی کی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں: سورۂ زلزال کی آخری دو آیتیں

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ، وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ

کو تین تین مرتبہ لکھیں، اب ان کی چھ پرچیاں بنا کر تہہ (*Fold*) کرلیں، اب ان چھ ۶ پرچیوں کو کسی پیالے وغیرہ میں رکھ کر جائے نماز کی سیدھی جانب رکھ دیں اب دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کرے، سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم O اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں، پھر دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کرے، سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم O اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک اور پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں، پھر دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کرے، سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم O اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک اور پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں اس طرح یہ چھ ۶ نوافل ہوگئے اور تین پرچیاں آپ نے اٹھا کر خالی پیالے میں رکھ دیں، اب اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں، اور پھر دعا کے بعد پرچیاں کھول کر دیکھیں اگر دو مرتبہ (خیرا یرہ) والی آیت آئی ہے تو وہ کام اپنے حق میں بہتر سمجھے اور اگر تین مرتبہ (خیرا یرہ) والی آیت آئی ہے تو وہ کام اپنے حق میں بہترین سمجھے۔ اور اگر ایک مرتبہ خیر آیا تو اس کام کو نہ کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں شر زیادہ ہے اور خیر کم ہے۔

دین و دنیا کی بھلائیوں والی 49 دعائیں

(1) دعائے مصطفیٰ ﷺ

اللہ عزوجل کے پیارے محبوب ﷺ اکثر یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

''یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ''۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۴، صفحہ ۵۱۱، حدیث ۱۳۶۹۷)

یہ دعا تعلیم امت کے لیے ہے تاکہ لوگ سن کر سیکھ لیں۔ (مراۃ جلد ۱، صفحہ ۱۰۹)

(2) سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)''۔ (الصحیح البخاری، جلد ۴، صفحہ ۱۹۳، حدیث ۶۳۱۴)

(3) نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے''۔

(صحیح البخاری، جلد ۴، صفحہ ۱۹۳، حدیث ۶۳۱۴)

(4) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! میں ناپاک جن اور جنّیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

(صحیح البخاری، جلد ۴، صفحہ ۱۹۵، حدیث ۶۳۲۲)

چونکہ بیت الخلاء میں گندے جنّات رہتے ہیں۔ اس لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

(مراۃ المناجیح، جلد ۱، صفحہ ۲۵۹)

(5) بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی''۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۷، صفحہ ۱۴۹، حدیث ۲)

(6) گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ
بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں، اللہ عزوجل کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ عزوجل کے نام سے باہر نکلے اور ہم نے اپنے رب عزوجل پر بھروسا کیا''۔ (سنن ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۴۲۱، حدیث ۵۰۹۶)

(7) گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: ''اللہ عزوجل کے نام سے، میں نے اللہ عزوجل پر بھروسا کیا، گناہ سے بچنے

کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہے۔

(سنن ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۴۲۰، حدیث ۵۰۹۵)

اس دعا کے پڑھنے پر غیبی فرشتہ پڑھنے والے سے کہتا ہے کہ تو نے بسم اللہ کی برکت سے ہدایت پائی اور تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ کے وسیلہ سے کفایت اور لَا حَوْلَ کے واسطہ سے حفاظت۔ (مراۃ المناجیح، جلد ۴، صفحہ ۴۸)

(8) کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والے۔

(کنز العمال، جلد ۱۵، صفحہ ۱۰۹، حدیث ۴۰۷۹۲)

کھانا شروع کرنے سے قبل یہ دعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے پینے میں زہر بھی ہوگا تو ان شاء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا۔ (کنز العمال، جلد ۱۵، صفحہ ۱۰۹، حدیث ۴۰۷۹۲)

(9) کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: ''اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا''۔

(سنن ابی داؤد، جلد ۳، صفحہ ۵۱۳، حدیث ۳۸۵۰)

(10) دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل ہمارے لئے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما''۔ (سنن ابی داؤد، جلد ۳، صفحہ ۴۷۶، حدیث ۳۷۳۰)

(11) آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

ترجمہ: ''یا اللہ! عزوجل تو نے میری صورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے''۔ (الحصن والحصین، صفحہ ۱۰۲)

(12) کسی مسلمان کو مسکراتا دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَضْحَكَ اللّٰہُ سِنَّكَ

ترجمہ: ''اللہ! عزوجل آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے''۔

(صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۴۰۳، حدیث ۳۲۹۴)

(13) شکریہ ادا کرنے کی دعا

جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے''۔ (سنن الترمذی، جلد ۳، صفحہ ۴۱۷، حدیث ۲۰۴۲)

اس مختصر سے جملہ میں اس کی نعمت کا اقرار بھی ہوگیا اپنے عجز کا اظہار بھی ہوگیا اور اس کے حق میں دعائے خیر بھی، شکریہ کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد ۴، صفحہ ۳۵۷)

حدیث میں ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہ کرے گا۔

(مشکاۃ المصابیح، جلد ۲، صفحہ ۵۵۷، حدیث ۳۰۲۵)

(14) ادائے قرض کی دعا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کردے''۔ (المستدرک للحاکم، جلد ۲، صفحہ ۲۳۰، حدیث ۲۰۱۶)

یہ دعا تیر بہدف نسخہ ہے اگر ہر مسلمان یہ دعا ہر نماز کے بعد ضرور ایک بار پڑھ لیا کرے ان شاء اللہ عزوجل قرض وظلم سے محفوظ رہے گا۔ (مراۃ المناجیح، جلد ۴، صفحہ ۵۱)

(15) غصہ آنے کے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ: ''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں''۔

(صحیح البخاری، جلد ۴، صفحہ ۱۳۱، حدیث ۶۱۱۵)

(16) علم میں اضافے کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

ترجمہ کنزالایمان: ''اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے''۔ (طٰہٰ: ۱۱۴)

(17) شِعارِ کفار کو دیکھے یا آواز سنے تو یہ دعا پڑھے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَّا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ معبود یکتا ہے ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں''۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت میں ہے کہ مندروں کے گھنٹے اور سنکھ (ناقوس یعنی بڑی کوڑی جو مندروں میں بجائی جاتی ہے) کی آواز اور گرجا وغیرہ کو دیکھ کر بھی یہ دعا پڑھے۔

(الملفوظ، حصہ دوم، صفحہ ۲۳۵)

(18) مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی''۔ (سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۲۷۲، حدیث ۳۴۴۲)

جو شخص کسی موذی مرض، بلاء وتکلیف، اور مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے گا ان شاء اللہ عزوجل اس بلاء سے محفوظ رہے گا۔ ہر طرح کے امراض وبلاء میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن تین قسم کی بیماریوں میں مبتلاء کو دیکھ کر یہ دعا نہ پڑھی جائے اس لئے کہ منقول ہے کہ تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو۔

(1) زکام کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

(2) کھجلی کہ اس سے امراض جلدیہ اور جذام وغیرہ کا انسداد ہوجاتا ہے۔

(3) آشوب چشم نابینائی کو دفع کرتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ اول، صفحہ ۷۸، ملخصاً)

(اس دعا کو پڑھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ مصیبت زدہ تک آواز نہ پہنچے کیونکہ اس سے اس کی دل شکنی ہوسکتی ہے۔)

(19) مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

ترجمہ: ''یا الٰہی! عزوجل میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''۔

(صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۴۰۵، حدیث ۳۳۰۳ ماخوذاً)

مرغ رحمت کا فرشتہ دیکھ کر بولتا ہے، اس وقت کی دعا پر فرشتے کے آمین کہنے کی امید ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد ۴، صفحہ ۳۲)

(20) بارش کی زیادتی کے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ
وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

ترجمہ: ’’اے اللہ عزوجل! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ! عزوجل ٹیلوں اور پہاڑیوں پر اور وادیوں پر اور درخت اگنے کے مقامات پر برسا۔ (یعنی جہاں جانی و مالی نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو)۔ (صحیح البخاری، جلد۱، صفحہ ۳۴۷، حدیث ۱۰۱۴)

(21) آندھی کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَ خَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

ترجمہ: ’’یا الٰہی! عزوجل میں تجھ سے اس (یعنی آندھی) کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس (آندھی) کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے‘‘۔ (صحیح مسلم، صفحہ ۴۴۶، حدیث ۸۹۹)

(22) ستارہ ٹوٹتا دیکھتے وقت کی دعا

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: ’’جو اللہ تعالیٰ چاہے، کوئی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے‘‘۔

(عمل الیوم واللیلۃ، صفحہ ۱۹۸، حدیث ۶۵۳)

(23) بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ

وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے اس کو ہرگز موت نہیں آئے گی، تمام بھلائیاں اسی کے دست قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے‘‘۔ (سنن الترمذی، جلد۵، صفحہ ۲۷۱، حدیث ۳۴۳۹)

اللہ تعالیٰ اس (دعا کے پڑھنے والے) کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد۴، صفحہ ۳۹)

(24) بازار میں نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو

بازار جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِهِ السُّوْقِ وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ
اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً

(المستدرک للحاکم، جلد۲، صفحہ ۲۳۲، حدیث ۲۰۲۱)

اس دعا کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ بازار میں خوب نفع ہوگا اور کوئی گھاٹا نہیں ہوگا اس دعا کو حضور اکرم ﷺ نے پڑھا ہے۔ (جنتی زیور، صفحہ ۵۸۰)

(25) شب قدر کی دعا

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: میں نے اپنے سرتاج، صاحب معراج ﷺ کی خدمت بابرکت میں عرض کی: ’’یا رسول اللہ! عزوجل و ﷺ

اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟'' سرکار ابد قرار شفیع روز شمار ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس طرح دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل بے شک تو معاف فرمانے والا، درگزر فرمانے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے''۔

(سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۳۰۶، حدیث ۳۵۲۴)

(26) افطار کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق سے افطار کیا''۔ (سنن ابی داؤد، جلد ۲، صفحہ ۴۴۷، حدیث ۲۳۵۷)

(27) آب زم زم پیتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل میں تجھ سے علم نافع کا اور رزق کی کشادگی کا اور ہر بیماری سے شِفایابی کا سوال کرتا ہوں''۔ (المستدرک للحاکم، جلد ۲، صفحہ ۱۳۲، حدیث ۱۷۸۲)

سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: آب زمزم جس کام کے لئے پیا جائے (کارآمد ہے) آپ اس کو پیتے وقت شِفاء طلب کریں تو اللہ عزوجل شِفاء عطا فرمائے گا، اور اگر پناہ مانگیں تو اللہ عزوجل اسے پناہ عطا فرمائے گا۔ (المستدرک للحاکم، جلد ۲، صفحہ ۱۳۲، حدیث ۱۷۸۲)

(28-29) نیا لباس پہنتے وقت کی دو دعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

ترجمہ: ''اللہ! عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں''۔

(سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۳۲۷، حدیث ۳۵۷۱)

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل تیرا شکر ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی برائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔

(سنن الترمذی، جلد ۳، صفحہ ۲۹۷، حدیث ۱۷۷۳)

(30) تیل لگاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ: ''اللہ عزوجل! کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا''۔

سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: جو بغیر بسم اللہ پڑھے تیل لگائے تو اس کے ساتھ ستر (۷۰) شیطان تیل لگاتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلۃ، صفحہ ۶۲، حدیث ۱۷۴)

(31) لڑکے کے عقیقہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اِبْنِیْ (یہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لِّاِبْنِیْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(دعا ختم کر کے فوراً ذبح کر دے) (فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۰، صفحہ ۵۸۵)

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل یہ میرے فلاں بیٹے کا عقیقہ ہے، اس کا خون اس کے خون، اس کا گوشت اس کے گوشت، اس کی ہڈی اس کی ہڈی، اس کا چمڑا اس کے چمڑے اور اس کے بال اس کے بال کے بدلے میں ہیں۔ اے اللہ! عزوجل اس کو میرے بیٹے کے لئے جہنم کی آگ سے فدیہ بنادے۔ اللہ! عزوجل کے نام سے، اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے''۔

(32) لڑکی کے عقیقہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ بِنْتِیْ (یہاں پر لڑکی کا نام لیا جائے) دَمُھَا بِدَمِھَا
وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا وَعَظْمُھَا بِعَظْمِھَا وَجِلْدُھَا بِجِلْدِھَا وَشَعْرُھَا بِشَعْرِھَا
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لِّبِنْتِیْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(دعا ختم کر کے فوراً ذبح کردے) (فتاوی رضویہ، جلد ۲۰، صفحہ ۵۸۵)

ترجمہ: ''اے اللہ! عزوجل یہ میری فلاں بیٹی کا عقیقہ ہے، اس کا خون اس کے خون، اس کا گوشت اس کے گوشت، اس کی ہڈی اس کی ہڈی، اس کا چمڑا اس کے چمڑے اور اس کے بال اس کے بال کے بدلے میں ہیں۔ اے اللہ! عزوجل اس کو میری بیٹی کے لئے جہنم کی آگ سے فدیہ بنادے۔ اللہ عزوجل کے نام سے، اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔

(33) سواری پر اطمینان سے سوار ہو جانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا
كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کردیا اور یہ ہمارے بوتے (طاقت) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے''۔ (سنن ابی داوٗد، جلد ۳، صفحہ ۴۹، حدیث ۲۶۰۲)

(34) جب کوئی شگون دل میں کھٹکے اس وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ
السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! تو ہی بھلائی عطا فرماتا ہے اور تو ہی برائی دور کرتا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت تیری ہی مدد سے ہے''۔

(سنن ابی داوٗد، جلد ۴، صفحہ ۲۵، حدیث ۳۹۱۹)

بدشگونی کی اسلام میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مثلاً بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اگر ان کے سامنے سے کالی بلی راستہ کاٹ کر گزر جائے تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے برا ہوا، ہم جس مقصد کے لیے جا رہے تھے وہ پورا نہ ہوگا لہٰذا واپس گھر لوٹ جاتے ہیں اور دوبارہ پھر جس مقصد کے لیے گھر سے نکلے تھے اس کام کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ اسلام میں ایسے توہمات (وہموں) اور بدشگونیوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے، ان سے اجتناب ضروری ہے، اگر دل میں کبھی ایسی بات کھٹکے تو یہ دعا پڑھے کہ اس دعا میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے یہی بات اگر بندۂ مومن ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھے تو تمام توہمات اور بدشگونیوں سے چھٹکارا ہو جائے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

(35-36) نظر بد لگنے پر پڑھے

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ
لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝

ترجمہ کنز الایمان: ''اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بدنظر لگا کر تمہیں گرادیں گے، جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں''۔ (پارہ ۲۹ سورۂ قلم: ۱۵)

یہ آیت نظر بد سے بچنے کے لیے اکسیر ہے۔ (نور العرفان، صفحہ ۱۷۹)

سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے۔ (خزائن العرفان، صفحہ ۱۰۱۹)

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ حَرَّھَا وَ بَرْدَھَا وَوَصَبَھَا

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! اس (نظر بد) کی گرمی، سردی اور مصیبت اس سے دور کر دے''۔ (المستدرک للحاکم، جلد ۵، صفحہ ۳۰۵، حدیث ۷۵۷۵)

(37) جل جانے پر پڑھنے کی دعا

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیْ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: ''اے تمام لوگوں کے رب! عزوجل تکلیف دور فرما، شِفاء دے تو ہی شِفاء دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں''۔ (سنن الکبریٰ للنسائی، جلد ۶، صفحہ ۲۵۴، حدیث ۱۰۷۶۴)

(38) زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دعا

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ہر روز تین بار یہ دعا پڑھے اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھ لے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: ''میں اللہ عزوجل کے پورے اور کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ لیتا ہوں۔ (یہاں مخلوق سے مراد وہ مخلوق ہے جس سے شر ہو سکے) پھر یہ کلمات پڑھے۔

یہ دعا سفر و حضر میں ہمیشہ ہی صبح و شام پڑھا کیجئے، زہریلی چیزوں سے محفوظ رہیں گے، بہت مجرب ہے۔ (مراۃ جلد ۴، صفحہ ۵۳)

سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ کنزالایمان: ''نوح پر سلام ہو جہان والوں میں''۔ (الصافات: ۷۹)

خدا عزوجل نے چاہا تو زہریلے جانور، سانپ، بچھو وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ نہایت مجرب ہے۔ (اسلامی زندگی، صفحہ ۱۲۸)

(39) کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! ہم تجھے دشمنوں کے مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں''۔ (سنن ابی داؤد، ج ۲ ص ۳۳۵)

(40) سخت خطرے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

ترجمہ: ''الٰہی! عزوجل ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی و اطمینان سے بدل دے''۔ (مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۴، صفحہ ۷، حدیث ۱۰۹۹۶)

(41) زبان کی لکنت کی دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

ترجمہ کنزالایمان: ''اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں''۔

(پارہ ۱۶، سورۂ طٰہٰ: ۲۵ تا ۲۸)

(42) کفر وفقر سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

(سنن النسائی، صفحہ ۲۳۱، حدیث ۱۳۴۴)

(43-44) عیادت کرتے وقت کی دو دعائیں

لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''کوئی حرج کی بات نہیں ان شاء اللہ عزوجل یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے''۔ (صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۵۰۵، حدیث ۳۶۱۶)

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ

ترجمہ: ''میں عظمت والے اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفاء دے''۔ (سنن ابی داؤد، جلد ۳، صفحہ ۲۵۱، حدیث ۳۱۰۶)

(45) مصیبت کے وقت کی دعا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

ترجمہ: ''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ عزوجل میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور مجھے اس سے بہتر عطا فرما''۔

(صحیح مسلم صفحہ ۴۵۷، حدیث ۹۱۷)

(46) تعزیت کرتے وقت کی دعا

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی كُلٌّ وَعِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اور ہر چیز کی اس کی بارگاہ میں میعاد مقرر ہے۔ پس چاہئے کہ تو صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے''۔ (صحیح البخاری، جلد ۱، صفحہ ۴۳۴، حدیث ۱۲۸۴)

(47) کفن پر لکھنے کی دعائیں

جو یہ دعا میت کے کفن پر لکھے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس سے عذاب اٹھا لے۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ یَا عَالِمَ السِّرِّ یَا عَظِیْمَ الْخَطَرِ یَا خَالِقَ الْبَشَرِ یَا مُوْقِعَ الظَّفَرِ یَا مَعْرُوْفَ الْاَثَرِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْمَنِّ یَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْمِحَنِ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ هُمُوْمِیْ وَاكْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ وَصَلِّ اَللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ

جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب قبر نہ ہو، نہ منکر نکیر نظر آئیں اور وہ دعا یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

(فتاویٰ رضویہ مخرجہ، جلد ۹، صفحہ ۱۰۸، ۱۱۰)

مدنی پھول: بہتر یہ ہے کہ یہ پرچہ (بلکہ عہد نامہ اور شجرہ وغیرہ) میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(بہار شریعت، جلد ۱، صفحہ ۴، صفحہ ۸۴۸)

مدنی مشورہ: کچھ پرچے اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں کی فوتگی کے مواقع پر پیش کر کے ثواب کمایئے نیز کفن فروشوں اور تجہیز وتکفین کرنے والے سماجی اداروں کو بھی پیش کیجئے کہ وہ ہر مسلمان کے لیے کفن کے ساتھ ایک پرچہ فی سبیل اللہ دے دیا کریں۔

(48) دعا برائے روشنیٔ چشم

آیۃ الکرسی، ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھی جائے اور نماز پنجگانہ کی پابندی کرے جن دنوں میں عورت کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی پانچوں نماز کے وقت آیۃ الکرسی اسی نیت سے کہ اللہ عزوجل کی تعریف ہے، نہ اس نیت سے کہ کلام اللہ ہے، پڑھ لے اور جب اس کلمہ پر پہنچے ''وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا'' دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پورے آنکھوں پر رکھ کر اس کلمہ کو گیارہ بار کہے پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لے۔

(49) فرض نماز کے بعد کی دعائیں

ہر نماز کے بعد پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

ترجمہ: ''اللہ عزوجل کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمن ورحیم ہے، اے اللہ عزوجل مجھ سے غم ورنج کو دور کر دے''۔

(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۴۴، حدیث ۱۶۹۷۱) (بہار شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ ۵۳۹)

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل! تو اپنے ذکر وشکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما''۔

(سنن ابی داؤد، جلد ۲، صفحہ ۱۲۳، حدیث ۱۵۲۲)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ: ''اے اللہ عزوجل تو سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے جلال وبزرگی والے''۔ (صحیح مسلم، صفحہ ۲۹۸، حدیث ۵۹۲)

دعائے غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ الْکَافِیْ - قَصَدْتُّ الْکَافِیْ - وَجَدْتُّ الْکَافِیْ - لِکُلِّ کَافٍ -

کَفَانِیَ الْکَافِیْ نِعْمَ الْکَافِیْ - وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ -

ترجمہ: اللہ کافی ہے۔ میں نے کافی کا ارادہ کیا۔ میں نے کافی کو پالیا۔

وہ کیا ہی اچھا کافی ہے۔ اور اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔

نوٹ: دعائے غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد کم از کم ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ وظیفہ ہر دینی ودنیاوی حاجات میں کفایت کرے گا۔ کیونکہ اللہ سب کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ سود، ناجائز لین دین، حرام کاموں کو چھوڑ دے۔

عہد نامہ

جو ہر نماز (یعنی فرض وسنتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ عزوجل اس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ وہ نوشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں، انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے روایت کر کے فرمایا، امام طاؤس رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن میں لکھا گیا۔ (الدر المنثور، جلد ۵، صفحہ ۲۴۵)

عہد نامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تُکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تُکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ لِیْ عَھْدًا عِنْدَکَ تُؤَدِّیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

(الدر المنثور، جلد ۵، صفحہ ۵۴۲)

مدنی پھول: بہتر یہ ہے کہ عہد نامہ (بلکہ شجرہ وغیرہ) میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔ (بہار شریعت، جلد اول، حصہ ۴، صفحہ ۸۴۸)

قبولیّت کے اوقات کا بیان

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث مبارکہ کی روشنی میں ان مقبول اوقات کا بیان فرمایا ہے جن اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱) شب قدر میں (ترمذی، عن عائشۃ رضی اللہ عنھا)

(۲) عرفہ کے دن (ترمذی، عن عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ)

(۳) ماہ رمضان میں (بزار عن عبادۃ رضی اللہ عنہ)

(۴) شب جمعہ میں (ترمذی، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

(۵) جمعہ کے دن میں (ابوداؤد، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)

(۶) شب آخر میں (احمد، ابویعلیٰ)

(۷) سحر کے وقت میں (صحاح ستۃ، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)

(۸) امام کا خطبہ کے لئے جانے سے ختم تک (مسلم، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

(۹) جمعہ کے دن نماز سے سلام تک (ترمذی، عن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ)

(۱۰) جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک (ترمذی، عن انس رضی اللہ عنہ)

(۱۱) جمعہ کا آخری وقت (ابوداؤد، عن جابر رضی اللہ عنہ)

(۱۲) جمعہ کے دن طلوع فجر سے غروبِ آفتاب تک

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کچھ قبولیّت کے اوقات ذکر فرمائے ہیں۔

(۱۳) بدھ کے دن ظہر وعصر کے درمیان

(۱۴) جمعہ کے دن زوال سے لے کر غروب تک

(۱۵) تہجد کے وقت

(۱۶) عرفہ کے دن

(۱۷) اذان کے وقت

(۱۸) افطار کے وقت

(۱۹) نزول بارش کے وقت

(۲۰) مسلمانوں کے دینی اجتماع کے موقع پر

(۲۱) فرائض کے بعد

(۲۲) مجلس سے اٹھنے کے وقت (شعب الایمان، ص ۴۶، ج ۲)

علمائے کرام نے ان کے علاوہ اور بھی قبولیّت کے مزید اوقات ذکر فرمائے ہیں:

(۲۳) اذان کے بعد

(۲۴) حیّ علی الفلاح کے بعد جواذان کا جواب دے رہا ہو

(۲۵) اقامت کے وقت

(۲۶) اذان واقامت کے درمیان

(۲۷) صفِ جہاد میں

(۲۸) معرکہ میں قتال کے وقت

(۲۹) سجدہ میں

(۳۰) تلاوت قرآن کے بعد

(۳۱) امام کے قول ولا الضآلّین کے بعد

(۳۲) آب زمزم پیتے وقت

(۳۳) مرغ کی بانگ کے وقت

(۳۴) مجالسِ ذکر میں

(۳۵) میت کی آنکھ بند کرتے وقت

(۳۶) بارش کے وقت

(۳۷) بدھ کے دن زوال کے وقت

(۳۸) ایام بیض میں

(۳۹) میّت کے پاس جاتے وقت

عقائدِ صَحِیحَہ کا بیان

کچھ عقائد توضمناً بیان ہو چکے کچھ کا بیان مختصراً کیا جا رہا ہے تا کہ ہم اپنے عقیدوں کی اصلاح کر کے عمل کی اصلاح کی طرف آئیں، کیونکہ اگر عقائد ہی درست نہ ہوں، عمل فائدہ نہ دے گا۔ اس کی سب سے بڑی مثال ابلیس لعین کی ہے۔ کہ وہ عملی عبادت میں اتنا آگے تھا کہ روایتوں میں آتا ہے کہ زمین پر کوئی ایک بالشت برابر جگہ اس نے ایسی نہ چھوڑی جہاں سجدہ نہ کیا ہو، مگر عقائد میں اتنا کمزور و نادان بلکہ جاہل تھا کہ ربّ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے ربّ تعالیٰ کے حکم کا انکار کر دیا۔ معلوم ہوا کہ اگر بندہ عمل میں کمزور ہو، گناہ گار ہو تو فاسق و فاجر ہوتا ہے، مگر عقائد میں اتنا کمزور ہو کہ توہین انبیاء کر بیٹھے، گستاخیاں کر بیٹھے، رب کے حکم کو ٹھکرا دے، انکار کر دے تو پھر کافر ہوتا ہے۔

اسی لئے ہم نے چاہا کہ اوراد و وظائف کے ساتھ عقائد و اعمال کی اصلاح بھی کی جائے۔ تا کہ اوراد و وظائف کا کماحقّہٗ فائدہ پہنچ سکے۔

امّتِ مُسلمہ پر شرک کا خوف نہیں!

وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ،

وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا۔

نبیٔ غیب داں سرورِ کون و مکاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! مجھے تم پر اس بات کا کوئی خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔

(صحیح بخاری، ج ۲ ص ۹۷۵، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

"تفسیر ابن کثیر" میں ہے: نبیِ غیب داں سرورِ کون ومکاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے تم پر ایسے شخص کا خوف ہے جو قرآن اتنا پڑھے گا کہ اس کے چہرے پر اس کی رونق بھی نظر آئے گی۔ اس کا اوڑھنا بچھونا اسلام بن جائے گا، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ چیز اس کو لاحق رہے گی۔ پھر اس شخص سے وہ حالت چھن جائیگی، وہ ان تمام چیزوں کو پسِ پشت (پیٹھ کے پیچھے) ڈال کر اپنے پڑوسیوں پر شرک کا فتویٰ صادر کر کے ہتھیار پکڑ کر حملہ آور ہوگا۔ راوی حدیث (حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں:

قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَیُّھُمَا اَوْلٰی بِالشِّرْكِ الْمَرْمِیُّ اَوِ الرَّامِی ، قَالَ بَلِ الرَّامِی ۔

میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! جس پر شرک کا فتویٰ لگے گا وہ شرک کا حقدار ہوگا یا کہ شرک کا فتویٰ صادر کرنے والا۔ نبیِ غیب داں ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک کا فتویٰ لگانے والا شرک کا حقدار ہوگا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۶۵ طبع امجد اکیڈمی لاہور)

معلوم ہوا کہ اہلسنت وجماعت پر جو بات بات پر شرک کے فتوے صادر کرتے ہیں وہ خود شرک کے حقدار ہوتے ہیں۔

الحمد للہ اہلِ سنّت وجماعت کے تمام عقائد قرآن وسنّت سے ثابت اور ان کے عین مطابق ہیں۔

مؤمنوں کو مدد طلب کرنے کا حکم

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ O

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔
(سورۂ بقرہ، آیت ۱۵۳)

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ O

"اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں"۔

اس آیت کی تفسیر میں صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" میں فرماتے ہیں: یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد چاہو، سبحان اللہ! کیا پاکیزہ تعلیم ہے۔ صبر، مصیبتوں کا اخلاقی مقابلہ ہے۔ انسان عدل وعزم حق پرستی پر بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا۔ صبر کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) شدت ومصیبت پر نفس کو روکنا (۲) طاعت وعبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا (۳) معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا، بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ استعانت کی تعلیم بھی فرمائی، کیونکہ وہ عبادتِ بدنیہ ونفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ حضور ﷺ اہم امور کے پیش آنے پر مشغولِ نماز ہو جاتے تھے، اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مؤمنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے۔

ان آیات میں نماز اور صبر سے مدد طلب کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے، معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا دوسروں سے مدد طلب کرنا شرک یا حرام وناجائز نہیں۔ اگر شرک، حرام یا ناجائز ہوتا تو ربّ تعالیٰ کبھی قرآن مبین میں صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرنے کا حکم ارشاد نہ فرماتا۔

مؤمنوں کو نیکی کے کاموں میں باہم مدد کرنے کا حکم

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

ترجمہ کنز الایمان: ''اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو''۔

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرنا منشاء الٰہی ہے۔ بہرحال ہر جائز کام میں مدد کرنے کا ثبوت موجود ہے۔ صرف ناجائز و گناہ اور ظلم و زیادتی والے کاموں میں مدد کرنے کی اجازت نہیں۔ جس کا ثبوت اسی آیت کے دوسرے جزو میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

ترجمہ کنز الایمان: ''اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو''۔ (سورۂ مائدہ، آیت ۲)

لہٰذا معلوم ہوا کہ ہر مدد ناجائز و حرام نہیں بلکہ صرف گناہ و زیادتی پر مدد ناجائز اور حرام ہے، اور ان لوگوں کو اصلاح کرنی چاہئے جو مطلقاً یہ کہتے پھرتے ہیں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے۔ اگر مطلقاً مدد شرک، حرام یا ناجائز ہوتی ربّ تعالیٰ قرآنِ کریم و فرقانِ حمید میں باہم مدد کا حکم ارشاد نہ فرماتا، ربّ تعالیٰ کا ارشاد فرمانا ہی الحمدللہ اہل حق کے لئے سب سے بڑی دلیل ہے۔ رہا انبیاء و اولیاء سے مدد طلب کرنے کا مسئلہ تو اس کا بیان بھی مختصراً کیا جا رہا ہے۔

دانش منداں را اشارہ کافی است

محبوبانِ خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ عَوْنًا وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللهِ أَعِيْنُوْنِيْ فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ۔ (رواہ طبرانی)

ترجمہ: ''عتبہ بن غزوان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب

تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے یا وہ مدد حاصل کرنا چاہے اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں اس کا کوئی مددگار نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ کہے (یَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ) اے اللہ عزوجل کے بندو! میری مدد کرو بے شک اللہ عزوجل کے ایسے مقبول بندے ہیں جو نظر نہیں آتے۔ مگر وہ مدد کرتے ہیں''۔

کچھ خارجی قسم کے لوگ ان باتوں پر غور و فکر کئے بغیر ہر بات پر شرک کا حکم لگا دیتے اور بتوں سے متعلق نازل شدہ آیات کو مؤمنوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ نبیٔ کریم ﷺ نے خارجیوں کو شرارِ خلق فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خارجی لوگ اس امت کے بدترین لوگ ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول امام بخاری علیہ رحمۃ نے اپنی صحیح میں نقل فرمایا:

اِنَّهُمْ اِنْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ: ''خارجی اتنے گمراہ لوگ ہیں کہ جو آیتیں کافروں کی مذمت میں نازل ہوئیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں''۔ (صحیح بخاری، ج 2 ص1024)

انبیائے کرام علیہم السلام سے مدد کا عہد

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

ترجمہ کنز الایمان: ''تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا''۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۸۱)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام علیہم السلام سے اپنے نبیٔ آخر الزماں ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے پر عہد لینے کا ذکر ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ میرے محبوب کی ولادت باسعادت کے وقت یہ دنیا سے بظاہر پردہ فرما جائیں

گے پھر بھی مدد کا ذکر فرما کر شرک کا فتویٰ لگانے والوں کا قلع قمع فرما دیا، اس سے معلوم ہوا کہ ربّ تعالیٰ ہمیں ہمارا عقیدہ سمجھانا چاہتا تھا کہ انبیائے کرام بعداز وصال بھی مدد فرما سکتے ہیں اس میں کوئی شک *Doubt* نہیں۔ دیکھئے موسیٰ علیہ السلام نے شبِ معراج پچاس نمازوں سے پانچ کروانے میں مدد فرمائی۔ جب کہ موسیٰ علیہ السلام کا وصال کئی سو سال پہلے ہو چکا تھا مگر شب معراج سارے انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں نماز بھی ادا فرمائی اور چھٹے آسمان پر شبِ اسراء کے دولہا ﷺ سے ملاقات بھی فرمائی، اور یہ ثابت کر دیا کہ اللہ کے پیارے بعداز وفات بھی زندہ ہوتے ہیں اور مدد فرما سکتے ہیں۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

عیسیٰ علیہ السلام کا مدد طلب کرنا

مَنْ أَنصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللّٰهِ

''کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف، حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں''۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۵۲)

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے دینِ خدا کے معاملے میں مدد طلب کی، اور حواریوں نے اس معاملے میں مدد کرنے کا اقرار کیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اگر کسی اور سے مدد طلب کرنا شرک یا ناجائز ہوتا تو عیسیٰ علیہ السلام کبھی مدد طلب نہ فرماتے۔

اللہ کا اپنے دین کیلئے مدد کا حکم

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنْ تَنصُرُوا اللّٰهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (7)

ترجمہ کنزالایمان: ''اے ایمان والو! اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری

مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا''۔ (سورۂ محمد، آیت ۷)

معلوم ہوا جب وہ خالق و مالک اور ہر شئے پر قادر ہو کر اپنے بندوں کو اپنے دین کی مدد کرنے کا حکم دے رہا ہے، تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر جائز کام میں مدد کرنا اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنا شرک یا حرام و ناجائز نہیں۔ کیونکہ اگر شرک یا حرام و ناجائز ہوتا تو اللہ دین کی مدد کرنے کا حکم نہ فرماتا، حالانکہ وہ تو اپنے اور اپنے پیاروں کے مددگار ہونے کا ذکر اپنے کلام میں فرماتا ہے۔

مؤمنوں کے مددگار

فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ط وَالْمَلَآئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ

ترجمہ کنزالایمان: ''تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں''۔ (سورۂ تحریم، آیت ۴)

الحمدللہ مؤمنوں کا اللہ تعالیٰ خود بھی مددگار ہے اور اس کی عطا سے اس کے فرشتے اور صالح مؤمنین بھی مددگار ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کے چار معجزات

ہر عقلمند آدمی جانتا ہے کہ اندھوں کو بینائی دینا، بیماروں کو شفاء دینا، مُردوں کو زندہ کرنا، غیب کی خبریں دینا، یہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی شان ہے مگر وہ کتابِ مبین جس کا حرف بہ حرف حق وصداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے، جو کلامِ الٰہی ہے، اس میں خود شافیٔ حقیقی عزوجل عیسیٰ علیہ السلام کے قول کو نقل فرما کر ان کے قول کی تصدیق فرما رہا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا م بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۔

ترجمہ کنزالایمان : ''میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہوجاتی ہے، اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سپید داغ والے کو اور میں مُردے جِلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو''۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۴۹)

اس آیت کی تفسیر میں صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ '' خزائن العرفان فی تفسیر القرآن '' میں فرماتے ہیں: جب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعوٰی کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی، چمگادڑ کی خصوصیّت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ، کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اُڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اُڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں۔

جس کا برص عام ہوگیا ہو اور اطبّاء اس کے علاج سے عاجز ہوں چونکہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں یدطولٰے رکھتے تھے اس لئے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کردینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق

نبوّت کی دلیل ہے، وہب کا قول ہے کہ اکثر عیسٰی علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہوجاتا تھا ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضرِ خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت عیسٰی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کرلیتے۔

ابن عباس نے فرمایا کہ عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہوچکے آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالٰے سے دعا فرمائی عازر باذنِ الٰہی زندہ ہوکر قبر سے باہر آیا اور مدّت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی۔ ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ آپ کے سامنے جارہا تھا آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی وہ زندہ ہوکر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا، کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا اولاد ہوئی، ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا، ایک سام بن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے۔ لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سِام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اَجِبۡ رُوۡحَ اللّٰہِ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہوگیا، پھر وہ عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لائے اور انہوں نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے، چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال

ہو گیا، اور باذنِ اللہ فرمانے میں رد ہے نصاریٰ کا جو مسیح کی الوہیت کے قائل تھے۔

جب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بیماروں کو اچھا کیا اور مُردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھایئے تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر کر رکھتے ہو میں اس کی تمہیں خبر دیتا ہوں اس سے ثابت ہوا کہ غیب کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کے دستِ مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور آج کھائے گا اور جو اگلے وقت کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ آپ کے پاس بچے بہت سے جمع ہو جاتے تھے آپ انہیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے۔ تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے، فلاں چیز تمہارے لئے اٹھا رکھی ہے بچے گھر جاتے، روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے۔ گھر والے وہ چیز دیتے۔ اور ان سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا بچے کہتے عیسیٰ علیہ السلام نے تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا وہ جادوگر ہیں ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے؟ انہوں نے کہا سور ہیں، فرمایا ایسا ہی ہو گا اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سور ہی سور تھے۔ الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر امور غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے اس ربّ کریم عزوجل کی جس نے اپنے کلام کے ذریعے ہم پر حق کو واضح کر دیا۔ اور یہ عقیدے بھی بتا دیئے کہ میرے محبوب بندے میرے اذن سے مٹی میں بھی جان ڈال سکتے ہیں، پیدائشی نابیناؤں کو بینائی کی دولت عطا کر سکتے ہیں، اور کوڑھ جیسے مرض سے بھی شِفاء بلکہ ہر موذی مرض، مہلک بیماری سے نجات دلا سکتے ہیں۔ اور غیب کی خبریں بھی دیتے ہیں اور یہ تمام عقائد ہمیں قرآن کریم فرقانِ حمید سکھاتا ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کو علمِ غیب عطا فرمانا!

قرآن کریم میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

ترجمہ کنزالایمان: ''غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے''۔ (سورۂ جن، آیت ۲۶، ۲۷)

''تفسیر خزائن العرفان'' میں ہے: تو انہیں (رسولوں کو) غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاعِ کامل (مکمل خبر) اور کشفِ تام (تمام چیزوں کی حقانیّت) عطا فرماتا ہے اور یہ علمِ غیب ان کیلئے معجزہ ہوتا ہے، اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبارِ کشف اجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا وارفع و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت (واسطے، ذریعے سے) اور انہیں کے فیض سے ہوتے ہیں۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کیلئے علمِ غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیثِ کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تمسّک (دلیل پکڑنا) صحیح نہیں۔ بیانِ مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سیّد الرُّسُل خاتم الانبیاء محمّد مصطفیٰ ﷺ مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کیلئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔

اور سب سے بڑی دلیل اہلِ محبت کے لئے یہ ہے کہ شبِ معراج اس عالم الغیب عزوجل نے بھی اپنا جلوہ اپنے محبوب ﷺ کو بے نقاب کر کے دکھایا اس موقع پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

رسول اللہ ﷺ کا عقیدۂ علمِ غیب

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب دانائے غیوب ﷺ نے فرمایا:

وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔

خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ میں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری، ج۱ ص۵۹ و ۱۰۲)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کا یہ عقیدہ ہے کہ خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے، وہ بھی ان سے پوشیدہ نہیں بلکہ آپ اسے بھی جانتے ہیں۔

علم غیب رسول ﷺ اور جدید تحقیق

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔

ترجمہ کنز الایمان: ''یہ نبی غیب کی خبر بتانے میں بخیل نہیں''۔ (سورۂ تکویر آیت ۲۴)

حدیث شریف میں ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مال غنیمت کو (گھر کی دولت) سمجھا جانے لگے، امانتیں مال غنیمت سمجھ کر دبالی جائیں، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، دینی تعلیم دنیا کے لئے حاصل کی جائے، انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں کو ستائے، دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کرے، مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونے لگے قبیلہ (خاندان) کے سردار بدترین لوگ بن جائیں، کمینے قوم کے حکمراں ہوجائیں، انسان کی عزّت اس لئے کی جائے کہ وہ شرارت نہ پھیلادے۔ گانے بجانے والی عورتیں اس لئے گائیں کہ سامان کی کثرت

ہوجائے، شرابیں پی جانے لگیں، بعد میں آنے والے لوگ امت کے پچھلے نیک لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس زمانے میں سرخ آندھیوں اور زلزلوں کا انتظار کرو، صورتیں مسخ ہوجانے، زمین میں دھنس جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو، اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے در پے دانے گرنے لگیں۔

علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ (مرد) ریشمی لباس پہننے لگیں گے۔ (ترمذی شریف)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلاء ہوجاؤ اور اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ تم مبتلاء ہو (تو پانچ چیزیں بطور نتیجہ ظاہر ہوں گی پھر ان کی تفصیل فرمائی کہ) جب کسی قوم میں کھلم کھلا بے حیائی کے کام ہونے لگیں تو ان میں ضرور طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیلنے لگیں گی جو ان کے باپ داداؤں میں کبھی نہیں ہوئیں اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی۔ (حتّٰی کہ) اگر چوپائے (جانور) وغیرہ نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو اور جو قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کو توڑ دے گی اللہ تبارک وتعالیٰ ان پر غیروں میں سے دشمن مسلط کردے گا۔ جو ان کی بعض مملوکہ چیزوں پر قبضہ کرے گا اور جس قوم کے بااقتدار لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے خلاف فیصلے دیں گے اور احکام خداوندی میں اپنا اختیار و انتخاب جاری کریں گے تو وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے۔ (ابنِ ماجہ)

فی زمانہ مشاہدات اور تحقیقی انکشافات

مذکورہ احادیث مبارکہ کو سن کر اگر ہم غور کریں تو نبی غیب داں ﷺ کی تمام غیبی

خبروں کا اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرسکتے ہیں۔

آج !!!!!!!!!!!!!!!!

حکمرانوں نے مالِ غنیمت کو گھر کا مال سمجھ لیا۔

دوسروں کا مال دبا لینے کو گناہ نہیں سمجھا جاتا۔

زکوٰۃ کو بوجھ اور تاوان سمجھ لینا۔

دینی تعلیم کا دنیا کے لئے کمایا جانا۔

بیوی کے غلام اور والدین کو تنگ کیا جانا۔

دوستوں کو باپ پر فوقیت دیا جانا۔

مسجدوں میں شوروغل کرنا۔

سرداروں کا بدترین ہونا۔

ناچ گانے کا عام ہونا۔

شراب کا استعمال عام ہونا۔

آج کی نسلوں کا نیک لوگوں کو برا بھلا کہنا۔

بے حیائی کا بازار گرم ہوجانا۔

ناپ تول میں کمی کا ہونا۔

گناہوں کی نحوست کی وجہ سے عذابات

ان گناہوں کی نحوست کی وجہ سے آج ہم ان عذابات کا شکار ہیں۔

قتل وغارت گری کا شکار ہیں۔

قحط سالی میں مبتلا ہیں۔

ظالم حکمران مسلّط ہیں۔

طوفان، آندھی، زلزلہ، مہلک بیماریوں میں گرفتار ہیں۔

کاروبار، مال ودولت میں برکتیں ختم ہوگئی ہیں۔

محبتیں نفرتوں میں بدل گئی ہیں۔

اولادیں نافرمان ہوگئی ہیں۔

حادثاتی اموات، ناگہانی آفات عام ہوگئی ہیں۔

جنگ وجدال اور خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔

ہم قوم، ملک، نسل، زبان پرستی کے فتنہ میں مبتلا ہوچکے ہیں۔

ان سے نجات کا حل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

اہلسنّت وجماعت کا عقیدۂ حاضر وناظر

استاذی مناظرِ اسلام علامہ مولانا سعید احمد اسعد صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''**مسئلہ حاضر و ناظر**'' میں لکھتے ہیں: ہم اہلسنّت وجماعت نبی کریم ﷺ کے جسم بشری کے ساتھ ہر جگہ موجود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے، ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس طرح آسمان کا سورج اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر ہے لیکن اپنی روشنی اور نورانیّت کے ساتھ روئے زمین پر موجود ہے۔ اسی طرح نبوّت کے آفتاب جناب محمّد ﷺ اپنے جسم اطہر، جسم بشری کے ساتھ گنبدِ خضریٰ میں جلوہ گر ہیں لیکن اپنی نورانیت، روحانیّت اور علمیت کے ساتھ ہر جگہ جلوہ گر ہیں۔

قرآن کریم سے حاضر و ناظر کا ثبوت

يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝ وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝

''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب''۔ (سورۂ احزاب، پارہ ۲۲، آیت ۴۵، ۴۶)

مفرداتِ راغب میں ہے"

اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهِدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ

یعنی شہود اور شہادت کے معنٰی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لئے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے۔ سیدِ عالم ﷺ تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں، آپ کی رسالت عامّہ ہے جیسا کہ سورۂ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پُرنور ﷺ قیامت تک ہونے والی ساری خَلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال و افعال و احوال، تصدیق، تکذیب، ہدایت، ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ (ابوالسعو د و جمل)

اس بات کا ثبوت خود حضور ﷺ کے فرمان مبارک سے ملتا ہے۔

احادیث مبارکہ سے حاضر و ناظر کا ثبوت

حوض کوثر کو دیکھنا

صحیح مسلم میں ہے: سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے آگے پیش رو ہوں اور تمہارا گواہ ہوں اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اسے اس وقت اپنی اسی جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔ (صحیح مسلم، ج ۲ ص ۲۵۰)

مشارق و مغارب کو دیکھنا

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے حتّٰی کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۲ ص ۳۹۰)

قیامت تک کے مناظر کو ہتھیلی کے مانند دیکھنا

مبیٔ غیب داں ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو سمیٹ دیا ہے اور میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی روشنی ہے جو اس نے میرے لئے اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کے لئے کی تھی۔ (زرقانی علی المواہب، معجم کبیر، کتاب فتن)

مذکورہ بالا تمام احادیث کریمہ کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوبوں کو وہ کمالات عطا کئے ہیں کہ عقل ان کا ادراک کر ہی نہیں سکتی، تو پھر عقل پر عقائد کی بنیاد کیسے رکھی جاسکتی ہے۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

ایک فرشتہ تمام جہانوں کی بات سنتا ہے

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی مَلَكًا اَعْطَاهُ اِسْمَاعُ الْخَلَائِقِ (زاد الطبرانی كُلَّهَا) قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِىْ (زَادَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ) فَمَا مِنْ اَحَدٍ يُّصَلِّىْ صَلٰوةً اِلَّا اَبْلَغَنِيْهَا

''بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے۔ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے''۔ (الترغیب بحوالہ المعجم الکبیر، طبع مصطفی البابی مصر)

علامہ زرقانی شرح مواہب اور علامہ عبدالرؤف شرح جامع صغیر میں ''اعطاہ اسماع الخلائق'' کی شرح میں یوں فرماتے ہیں:

اَیْ قُوَّۃً یَّقْتَدِرُ بِہَا عَلٰی سَمَاعِ مَا یَنْطِقُ بِہٖ کُلَّ مَخْلُوْقٍ مِّنْ اِنْسٍ وَّجِنٍّ وَّغَیْرِ ھِمَا (زاد المناوی فِیْ اَیِّ مَوْضَعٍ کَانَ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو ایسی قوت دی ہے کہ انسان جن وغیرہما تمام مخلوقِ الٰہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اسے سب کے سننے کی طاقت ہے، چاہے کہیں کی آواز ہو۔
(التیسیر شرح جامع الصغیر، مکتبۃ الامام الشافعی ریاض)

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، حضور پُرنور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ اللہَ تَعَالٰی وَکَّلَ بِیْ مَلَکاً عِنْدَ قَبْرِیْ فَاِذَا صَلّٰی عَلَیَّ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِیْ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ الْمَلَکُ یَا مُحَمَّدُ اَنَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ السَّاعَۃَ

''مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے جب کوئی امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یارسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی حضور پر درود بھیجا ہے''۔ (کنز العمال بحوالہ مسند الفردوس، موسسۃ الرسالۃ بیروت)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ کے مزار پُرانوار پر کھڑا ہونے والا ایک فرشتہ جو ایک خادم کی حیثیت سے کھڑا ہے اس کی شانِ سماعت اور حاضر و ناظر ہونے کا عالَم یہ ہے کہ وہ تمام مخلوق کو ان کے ناموں مع ولدیت جانتا بھی ہے، پہچانتا بھی ہے، آواز بھی سن لیتا ہے، تو اندازہ لگائیں جس کے خادموں کے شان یہ ہے تو ان کے آقا ﷺ کی شانوں کا عالَم کیا ہوگا۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان

حضور سیّدی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اپنے قصیدے میں ارشاد فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللہِ جَمْعاً کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ

میں نے اللہ کے تمام ملک کو اس طرح ملاحظہ فرمایا کہ گویا وہ سب میرے سامنے رائی کے دانہ کے برابر ہیں۔

سبحان اللہ! اس موضوع کو سمجھانے کے لئے صرف یہ شعر کافی ہے:

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار ﷺ کا عالم کیا ہوگا

لہٰذا جب دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور ﷺ کو شاہد (یعنی حاضر و ناظر) بنا کر بھیجا گیا ہے، علم غیب عطا کیا گیا ہے، مختارِ کل بنایا گیا ہے، تو پھر کون سا ایسا عقیدہ رہ گیا جس کو بنیاد بنا کر لوگوں کو گمراہ کیا جاتا ہے، الحمدللہ اہلسنت و جماعت کا ہر عقیدہ قرآن وسنّت کی روشنی میں واضح اور ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

آیئے! آخر میں ہم ایک اور عقیدے کی اصلاح کرتے ہوئے اپنے مسائل کے حل کی طرف چلتے ہیں۔

حضور ﷺ دافع بلاء وعذاب ہیں

سیدی اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' میں اس موضوع سے متعلق دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (سورۂ انفال، آیت ۳۳)

سبحان اللہ! ہمارے حضور دافع البلاء ﷺ کفار پر سے بھی سبب دفع بلاء ہیں کہ مسلمانوں پر تو خاص رؤف ورحیم ہیں ﷺ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔

(سورۂ انبیاء، آیت ۱۰۷)

یہ ظاہر ہے کہ رحمت سبب دفع بلاء وزحمت (جو خوب ظاہر ہے کہ رحمت سبب ہے مصیبت ورحمت کی دوری کا)۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ کنزالایمان: ''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔ (سورۂ النساء، آیت ۶۴)

آیۂ کریمہ صاف ارشاد فرماتی ہے کہ حضور پرنور عفوغفور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سبب قبول توبہ ودفع بلائے عذاب ہے، بلکہ آیت بیمار دلوں پر اور بھی بلاء وعذاب کہ رب العزت قادر تھا یونہی گناہ بخش دے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ قبول ہونا چاہو تو ہمارے پیارے کی سرکار میں حاضر ہو، ﷺ والحمدللہ رب العالمین۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۳۰، ص ۳۷۹ تا ۳۸۱ طبع رضا فاؤنڈیشن)

آخری عرض

الحمدللہ اس عقیدہ کو سن کر ہم نے اپنی اصلاح کرلی، اور جب یہ معلوم ہوگیا کہ حضور ﷺ کی ذات اقدس بلاؤں، آفتوں، پریشانیوں اور مشکلوں سے نجات کا ذریعہ ہے تو ہمیں چاہئے کہ حضور ﷺ کو اپنی دعاؤں میں وسیلہ بنائیں، اور اپنی حاجتوں کو پورا کروائیں۔ اس کا ایک ذریعہ درودِ پاک بھی ہے۔

اگر غنی (مالدار) بننا چاہو

صاحبِ ''تحفۃ الاخیار'' نے یہ حدیث نقل کی ہے: ''جو مجھ پر پانچ سو ۵۰۰ بار درود شریف پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔''

پھر اس حدیث مبارکہ کو بیان کرنے کے بعد یہ واقعہ بیان فرمایا! ایک نیک آدمی تھا اس نے یہ حدیث سنی تو غلبۂ شوق کے ساتھ پانچ سو بار ۵۰۰ بار درود شریف کا ورد شروع کردیا۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی کردیا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرمایا کہ اسے پتا بھی نہ چل سکا حالانکہ اس سے پہلے وہ مفلس اور حاجت مند تھا۔

اگر ہم بھی غنی بننا چاہتے ہیں تو یہ عمل ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ مگر ہمارے اعتقاد کی پختگی لازمی ہے، اور نیت اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنے کی ہو۔ تو پھر ان شاء اللہ عزوجل محتاجی ضرور بالضرور دور ہوگی۔

مزید فضائل وبرکات جاننے کے لئے حصۂ فضائل درود پاک میں درود رضویہ کے فوائد کا مطالعہ کریں۔

اللہ ہمیں اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب میں دیئے گئے اوراد ووظائف اور دیگر نفلی عبادتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسے ہمارے لئے باعث فلاح ونجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ